بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ (طٰہٰ ۱۱۴)

اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے

# گلدستۂ اطفال

مکاتب کے بچوں کے لئے بنیادی دینی تعلیم کا بہترین مجموعہ

(ترمیم واضافہ شدہ نیا ایڈیشن)

مؤلف

(مولانا) شمس الحق بن ہاشم غفرلہٗ

خادم: دیوان ٹرسٹ مسجد، نڑیاد، چانگا، ضلع آنند، گجرات




| نام کتاب | گلدستۂ اطفال |
| --- | --- |
| مؤلف | (مولانا) شمس الحق ہاشم غفرلہ |
| طبع اول، ایک ہزار (اردو) | جمادی الاول ۱۳۹۹ھ |
| طبع ثانی، دو ہزار (گجراتی) | محرم الحرام ۱۴۱۴ھ |
| طبع ثالث، ایک ہزار (گجراتی) | جمادی الاول ۱۴۱۷ھ |
| طبع چہارم، دو ہزار (گجراتی) | رجب المرجب ۱۴۲۵ھ |
| طبع پنجم، ایک ہزار (اردو) | رجب المرجب ۱۴۳۶ھ |

## کتاب ملنے کا پتہ

| | |
| --- | --- |
| (۱) شمس الحق ہاشم<br>سوتھارا اسٹریٹ<br>چانگا، ضلع آنند<br>MO.9173087542 | (۳) رفیق میمن<br>دیوان ٹرسٹ اسٹیشن مسجد<br>نڑیاد، ضلع کھیڑا<br>MO.9375962245 |
| (2) Asif s. Moman.<br>Anand<br>Mo. 8140142320 | |

# فہرست


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | پیش لفظ (مفتی اسماعیل بھڈکودروی صاحبؒ) | ۱۰ |
| ۲ | عرض مؤلف | ۱۲ |
| ۳ | باادب گذارش والدین کی خدمت میں | ۱۵ |
| ۴ | مدرسین حضرات کی خدمت میں | ۱۸ |
| ۵ | ہمارے بچوں سے بات چیت | ۲۰ |
| ۶ | علم کی فضیلت | ۲۲ |
| ۷ | مدرسہ کے آداب | ۲۴ |
| ۸ | والدین کی ذمّہ داریاں، موزوں استاد | ۲۷ |
| ۹ | استاد کا مقام ومرتبہ | ۲۸ |
| ۱۰ | استاد کے حقوق | ۲۹ |
| ۱۱ | نصیحت | ۳۰ |
| ۱۲ | نقلی طالبِ علم | ۳۱ |
| ۱۳ | تلاوتِ قرآن مجید | ۳۲ |
| ۱۴ | فضیلت | ۳۲ |





| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | آداب | ۳۳ |
| ۱۶ | سجدۂ تلاوت کا بیان | ۳۷ |
| ۱۷ | ایمان واسلام | ۳۹ |
| ۱۸ | کلمۂ طیبہ | ۴۱ |
| ۱۹ | نماز کا بیان | ۴۲ |
| ۲۰ | اوقاتِ نماز | ۴۳ |
| ۲۱ | اذان کے الفاظ | ۴۶ |
| ۲۲ | وضو کا بیان | ۴۸ |
| ۲۳ | تیمّم کا بیان | ۵۱ |
| ۲۴ | تیمّم کا طریقہ | ۵۲ |
| ۲۵ | نماز کے واجبات | ۵۸ |
| ۲۶ | نماز پڑھنے کا پورا طریقہ | ۵۹ |
| ۲۷ | مرد اور عورت کی نماز میں فرق | ۶۶ |
| ۲۸ | نمازِ تراویح | ۶۷ |
| ۲۹ | نمازِ عیدین | ۶۹ |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۰ | عیدین کے خاص اعمال | ۶۹ |
| ۳۱ | جمعہ کی نماز کا بیان | ۷۱ |
| ۳۲ | نفل نمازیں | ۷۶ |
| ۳۳ | مسافر کی نماز کا بیان | ۸۴ |
| ۳۴ | بیمار کی نماز کا بیان | ۸۶ |
| ۳۵ | دعائیں | ۹۱ |
| ۳۶ | روزے کا بیان | ۹۳ |
| ۳۷ | نفل روزے | ۱۰۲ |
| ۳۸ | زکوۃ کا بیان | ۱۰۶ |
| ۳۹ | زکوۃ اور صدقہ دینے کے آداب | ۱۱۰ |
| ۴۰ | حج کا بیان | ۱۱۱ |
| ۴۱ | مدینہ منورہ کی حاضری | ۱۱۳ |
| ۴۲ | عشرۂ ذی الحجہ | ۱۱۴ |
| ۴۳ | موت کا بیان | ۱۲۲ |
| ۴۴ | کفن کا نقشہ | ۱۳۷ |
| ۴۵ | پاکی اور صفائی | ۱۳۷ |





| | | |
|---|---|---|
| ۴۶ | مسجد کے آداب | ۱۴۳ |
| ۴۷ | لباس کے آداب | ۱۴۴ |
| ۴۸ | بات چیت کرنے کے آداب | ۱۴۶ |
| ۴۹ | مسنون دعائیں | ۱۵۴ |
| ۵۰ | مختلف اوقات کی دعائیں | ۱۶۳ |
| ۵۱ | وضو کی دعائیں | ۱۶۶ |
| ۵۲ | قرآن وحدیث کی متفرق دعائیں | ۱۶۸ |
| ۵۳ | ضروری معلومات | ۱۷۱ |
| ۵۴ | رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت | ۱۷۱ |
| ۵۵ | تاریخ ولادت/تاریخ وفات | ۱۷۲ |
| ۵۶ | ازواج مطہرات | ۱۷۳ |
| ۵۷ | اولاد رسول | ۱۷۳ |
| ۵۸ | خلفاء راشدین | ۱۷۵ |
| ۵۹ | خلافت | ۱۷۵ |
| ۶۰ | دس جنتی | ۱۷۵ |
| ۶۱ | چار فرشتے | ۱۷۷ |

| | | |
|---|---|---|
| ۶۲ | چار پیغمبر | ۱۷۷ |
| ۶۳ | چار امام | ۱۷۸ |
| ۶۴ | چار شیخ | ۱۷۹ |
| ۶۵ | سب سے پہلے ایمان لانے والے | ۱۷۹ |
| ۶۶ | اسلامی مہینوں کے مبارک دن | ۱۷۹ |
| ۶۷ | فضیلت اور برکت والے دن | ۱۸۱ |
| ۶۸ | اسلامی تہوار | ۱۸۲ |
| ۶۹ | یاد رکھنے کی باتیں | ۱۸۲ |
| ۷۰ | نماز کے ضروری حصے اور انکے نام | ۱۸۶ |
| ۷۱ | ہم کیا کریں گے؟ | ۱۸۶ |
| ۷۲ | بزرگانِ دین کی باتیں | ۱۹۰ |
| ۷۳ | (۱)علم کی چاٹ | ۱۹۰ |
| ۷۴ | (۲)صلح | ۱۹۱ |
| ۷۵ | (۳)شکر | ۱۹۱ |
| ۷۶ | پانچ کلمے | ۱۹۲ |
| ۷۷ | اسلام کا پہلا کلمۂ طیّبہ | ۱۹۲ |





| | | |
|---|---|---|
| ۷۸ | اسلام کا دوسرا کلمہ شہادت | ۱۹۳ |
| ۷۹ | اسلام کا تیسرا کلمہ تمجید | ۱۹۳ |
| ۸۰ | اسلام کا چوتھا کلمہ توحید | ۱۹۳ |
| ۸۱ | اسلام کا پانچواں کلمہ ردکفر | ۱۹۳ |
| ۸۲ | التحیات | ۱۹۳ |
| ۸۳ | درود ابراہیم | ۱۹۴ |
| ۸۴ | دعا | ۱۹۴ |
| ۸۵ | قنوت | ۱۹۴ |
| ۸۶ | ثناء | ۱۹۴ |
| ۸۷ | عام معلومات | ۱۹۵ |
| ۸۸ | اسلامی مہینوں کے نام | ۱۹۵ |
| ۸۹ | (۲)یہ گنتی عورتوں نے کی ہے | ۱۹۵ |
| ۹۰ | (۳)ہندی مہینوں کے نام یہ ہیں: | ۱۹۵ |
| ۹۱ | (۴)انگریزی مہینوں کے نام یہ ہیں | ۱۹۶ |
| ۹۲ | دنوں کے نام | ۱۹۶ |
| ۹۳ | فارسی نام | ۱۹۸ |

| | | |
|---|---|---|
| ۹۴ | عربی نام | ۱۹۶ |
| ۹۵ | سمتوں کے نام | ۱۹۶ |
| ۹۶ | مفید کھیل | ۱۹۷ |
| ۹۷ | بے فائدہ کھیل تماشے | ۱۹۷ |
| ۹۸ | ناول اور افسانے | ۱۹۷ |
| ۹۹ | مفید کتابیں | ۱۹۸ |
| ۱۰۰ | اردو کتابیں | ۱۹۸ |
| ۱۰۱ | گجراتی کتابیں | ۱۹۹ |
| ۱۰۲ | دینی کتابوں کے فضائل اور فائدے | ۱۹۹ |
| ۱۰۳ | ہم کیوں پڑھتے ہیں؟ | ۲۰۰ |
| ۱۰۴ | ٹی وی، وی سی آر، اور ڈش انٹینا کا بھیانک فتنہ | ۲۰۱ |
| ۱۰۵ | ماحول کا اثر | ۲۰۲ |
| ۱۰۶ | صحت اور تندرستی | ۲۰۳ |
| ۱۰۷ | حکایت سعدیؒ | ۲۰۴ |
| ۱۰۸ | بیماری بھی نعمت ہے | ۲۰۵ |
| ۱۰۹ | عمل کے لئے مختصر یادداشت | ۲۰۶ |




# پیش لفظ

مولانا مفتی اسمٰعیل صاحب بھڈ کودروی (دارالعلوم کنتھاریہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلّیا:

عقائد اسلام اور اعمالِ عبادت کی صحت و مقبولیت کے لئے علم دین و علم نبوی ﷺ سیکھنا اور اپنی اولاد کو سکھانا بہت اہم اور ضروری ہے۔ بلا علم طریقۂ نبویّہ کے خلاف جو عمل بھی بنیت عبادت کیا جائے وہ گمراہی و بدعت ہے۔

**اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:**

﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا﴾

ترجمہ:- اے ایمان والوتم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اس آیت کے تحت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: ’’حضرات فقہاء نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائضِ شرعیہ اور حلال وحرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔‘‘ (معارف القرآن، ص۵۰۲، ج۸)

جن کو ہم ابتدائی دینی تعلیم یا بنیادی دینی تعلیم کہتے ہیں، اس کا درجہ فرضِ عین کا ہے۔ علّامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے کہ دین کی ضروری باتوں کا علم فرائضِ اسلام میں

سے ایک فریضہ ہے اور ہر مسلمان مرد اور عورت پر اس کا سیکھنا فرضِ عین ہے۔

(شامی ص ۲۹، ج ۱)

اپنی اولاد کے لئے آسائش وراحت کا سامان مہیا کرنا بلا شبہ جائز اور محمود مقصد ہے مگر اپنے بچوں کو دینی علم اور اسلامی اخلاق سیکھانا یہ سب سے بڑی دولت و نعمت ہے اور انکی سچی محبت اور اصل خیر خواہی یہی ہے کہ ان کو علمِ دین اور اسلامی اخلاق کی قیمتی دولت سے آراستہ کرنے کی فکر کی جائے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا اپنی اولاد کو علم وادب سکھانا یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

(ترمذی شریف، ۲)

دوسری حدیث میں ہے کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو اچھے علم وادب کی دولت سے افضل اور بہتر عطیہ اور تحفہ نہیں دے سکتا۔ (ترمذی ۲)

احقر کے دورِ طالب علمی کے ہم سبق وہمسفر اور رفیقِ مخلص ومحترم مولانا شمس الحق چانگوی صاحب زید مجدہم نے چھوٹے بچوں کے مطالعہ وحوالہ سے بڑی عرق ریزی کے ساتھ یہ ایک مفید رسالہ مرتب فرمایا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی سعی بلیغ کو قبول فرما کر اس رسالہ کو بچوں کی تعلیم وتربیت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

العبد اسماعیل بھڈکودروی
خادم تدریس وافتاء
دار العلوم کنتھاریہ، ضلع بھروچ



# عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ و اتباعہ اجمعین''

موجودہ دور مادہ پرستی اور بے دینی کا دور ہے، جس میں غیروں سے لیکر اپنوں تک سب ہی کے دماغوں میں مادّہ پرستی اور بے دینی کا جنون سوار ہے، اس لئے ہر ایک کی زبان پر مادّی چیزوں کی اہمیت اور ضرورت اور ان کی فضیلت کا تذکرہ ہے، حالانکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے، اس میں وہ پورے پورے طور پر آزاد نہیں، بلکہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کا طوق گلے میں لگا ہوا ہے، بالفاظ دیگر وہ احکام خداوندی کی قید میں رہتا ہے، کیونکہ اس دنیا میں آنے کا مقصد ہی آخرت اور اس کی تیاری ہے، لہذا مردِ مومن کی تمام کوشش اور اعمال آخرت ہی کے پیش نظر ہوتے ہیں۔

کسی مومن کے لئے یہ بات کسی طرح زیب نہیں دیتی کہ وہ علم دین کو پس پُشت ڈالکر غیر مومن کی طرح کمر کس کے دنیوی تعلیم کے پیچھے لگ جائے کیونکہ وہ حق کے خلاف اور باطل کی پشت پناہی اور رہبری کرنے میں لگے ہوئے ہیں، لہذا ان کے نقش قدم پر چلنا یہ حال مومن کی شان کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ان الذین لا یرجون لقائنا﴾ ''جو آخرت میں اللہ کی ملاقات کا یقین نہیں رکھتے اور

دنیوی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھتے ہوئے اس پر راضی اور مطمئن ہو چکے ہیں، یہ لوگ دنیوی زندگی میں پورے طور پر آزاد ہیں، جس طرح چاہیں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گذاریں۔'' ان کے لئے حدیث کے فرمان کے مطابق یہی زندگی جنّت ہے۔

آج کل عصری تعلیم کا موجودہ نظام کچھ اس انداز کا بن چکا ہے کہ وہ آخرت کی تیاری میں انتہائی خلل انداز اور مانع ہے، اس لئے ہماری اولاد کو اوّلاً کم از کم دین کی فرض مقدار حاصل ہو اس کی پوری کوشش اور محنت کی جائے تا کہ ان کا دین وایمان محفوظ رہے، اور اس کی قوت اور تازگی ایمانی زندگی گذارنے میں معین و مددگار بن سکے۔

لیکن عام طور پر مشاہدہ یہی ہے کہ یہ تعلیم یافتہ حضرات بھی اپنی اولاد کو علم دین نہیں پڑھاتے، بلکہ ان کو بھی اپنے رنگ ڈھنگ میں رنگنے اور ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے دین سے بے پرواہ ہوکر اولاد کو عصری تعلیم گاہوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور پھر آگے بھی آئندہ نسلوں میں اس قسم کا ذہن بن جانے کی وجہ سے اس لائن کو اختیار کرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور دین سے نزدیکی اور اس کی طرف واپسی تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

اسلامی اوصاف کے ساتھ زندگی گذارنے کے لئے علم دین حاصل کرنا اور اس کو عمل میں لانا ضروری ہے، احقر نے مکاتب کے بچوں کو کچھ سال دینی تعلیم دینے کے دوران جو باتیں بچوں کے لئے یاد ہونا ضروری ہیں ان کو جمع کر کے گلدستہ کی شکل میں آپ حضرات کی خدمت میں پانچویں بار ترمیم واضافہ کے ساتھ پیش کرنے کی



سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت مولانا اقبال بن علی خانپوری فلاحی صاحب مدظلہ العالی، ناظم اعلیٰ جامعہ علوم القرآن، جمبوسر نے گلدستۂ اطفال میں مناسب مقامات پر مفید اضافے فرما کر نیز کمپیوٹر میں بذات خود کمپوز کر کے کتاب کو اور زیادہ مفید بنا کر زینت بخشی ہے، حضرت کے پرخلوص تعاون کی بدولت احقر ان کا شکر گذار ہے، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اس کا دونوں جہاں میں بہتر بدلہ نصیب فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ اس دینی کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور پیارے بچوں اور امت مسلمہ کو عمل کرنے اور اتباع سنت کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

احقر: شمس الحق ھاشم غفرلہ

چانگا، ضلع آنند، گجرات

# باادب گذارش
# والدین کی خدمت میں

اولاد کے حوالہ سے والدین پر جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان میں سے ایک بڑا حق اور ذمہ داری دن کی تعلیم وتربیت ہے، جو صرف اخلاقی نہیں بلکہ مذہبی فریضہ ہے، لیکن افسوس کہ ہم اہل اسلام اس ذمہ داری میں نہ صرف غفلت میں ہیں بلکہ مجرمانہ حد تک غفلت کا شکار ہیں۔

جو لوگ اپنی اولاد کو علم دین کے حصول میں کوتاہی کے مرتکب ہوکر اعمال واخلاق کے درست کرنے پر توجہ نہیں دیتے ان کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں، یا ایسی غلط تعلیم دلاتے ہیں کہ جس سے ان کے اسلامی اخلاق تباہ ہو اور بے دین بن جائیں وہ بھی ایک حیثیت سے قتل اولاد کے مجرم ہیں، اور ظاہری قتل کا اثر تو صرف دنیا کی چندروزہ زندگی کو تباہ کرتا ہے، لیکن یہ قتل انسان کی اخروی اور دائمی زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۴۸۴)

یہ اولاد جو والدین کی محتاجی کے وقت سہارا اور راحت وسکون کا باعث ہونی چاہیئے تھی دینی تعلیم وتربیت کے جوہر سے محروم ہونیکی وجہ سے ان کے ہمہ وقت دردِ سر اور ایذارسانی کا سبب بن جاتی ہیں، لہذا ہم پر لازم ہے کہ جس طرح ہم اولاد کے لئے جسمانی تربیت، روٹی، کپڑا، مکان، صحت وتندرستی اور دنیوی تعلیم کے لئے فکر اور کوشش



کرتے ہیں، اسی طرح دینی تعلیم وتربیت کے لئے جو کہ اصل اور اہم فرض ہے، سب سے زیادہ فکر واہتمام کریں تا کہ اپنے فریضہ سے سبکدوش ہوسکیں، بعض والی حضرات اپنی اولاد میں سے بعض کو علم دین اور بعض کو ضروری علم دین حاصل کر لینے سے پہلے دوسرے مشاغل میں لگا دیتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔

جو علم وقتی طور سے مفید ہے اس کے لئے کمر کس لی ہے اور جو علم اصل ہے اور اس کے فوائد ونتائج دوررس اور طویل المیعاد اور دائمی ہیں اس کی طرف توجہ برائے نام توجہ ہے، ہمارا یہ منفقی رویّہ افسوس ناک ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناک بھی ہے۔

یہ بات مومن کو جھنجھور کر رکھ دینی والی ہے کہ بچوں سے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں بعد میں مواخذہ ہوگا، پہلے ہم سے ہوگا کہ تم نے ہماری امانت کو کیوں بگاڑا؟ تم نے کیوں صحیح طریقے سے ان کی تربیت نہ کی؟ تم نے کیوں ان کو قاتلوں اور دشمنوں کے حوالے کر دیا؟ تم نے کیوں اپنے گھر کا ماحول ایسا مسموم اور زہر آلود کر دیا؟ پہلے ہم سے سوال ہوگا، اس لئے والی حضرات اگر اپنی اولاد کو عصری تعلیم دینا چاہتے ہیں تو ایسا نظام لازمی ہے کہ اس سے اولاد کا نہ صرف دین محفوظ رہے بلکہ محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ اس میں ترقی بھی ہوتی رہے تا کہ ہم پر تعلیم وتربیت کا عائد فرض خداوندی کسی درجہ میں ادا ہو۔

لہذا ایسی صورت اختیار نہ کریں کہ کل قیامت میں بعض اولاد یہ شکایت کرے کہ اے اللہ ہمارے والد نے ہمیں دنیا میں لگا کر ہمارے دین کی کوئی فکر نہیں

فرمائی، پس عقلمندی کی بات یہ ہے کہ جس طرح اولاد کے دیگر حقوق، اچھا نام، عقیقہ کرنا، نکاح کرانا وغیرہ امورانجام دینے کا اہتمام کرتے ہیں اسی طرح تھوڑی سی ہمت اورصبر کے ساتھ اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرنے کا بڑا حق اور فرض بھی ادا کیا جائے تا کہ ابتدا ہی سے مزاج دینی بن جائے پھر آپ شوق سے اپنے بچے کو دنیا کی کسی جائز لائن میں لگا دیجئے، بس کم از کم علم کی فرض مقدار سے فراغت تک تھوڑی سی تاخیر برداشت کر لیجئے، آپ کے ذمہ سے فرض اتر جائیگا اور اولاد کی آخرت بن جائیگی اور قیامت اللہ کے حضور اولاد میں سے کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع بھی نہ رہیگا۔

اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں اور امت مسلمہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس اور درد نصیب فرمائیں، موت سے پہلے یعنی ابھی وقت ہے اللہ سے توفیق طلب کرتے ہوئے اقدام شروع کر دینا ہی عین عقلمندی ہے۔



# مدرسین حضرات کی خدمت میں

یہ طفلِ مکتب جو آپ کے حوالے کیا گیا ہے، یہ قوم کی ایک امانت ہے، اس کی روحانی تربیت، اخلاقی درستگی اور علم دین سے مزیّن کرنا آپ کا ملّی فریضہ ہے۔ یہ معصوم بچہ اپنے دل کے کورے کاغذ کو لے کر آپ کی خدمت میں علم دین کے نورانی نقوش لکھوانے کے لئے حاضر ہوا ہے، نیز اس کے والدین کی اپنے ''لختِ جگر'' کو آپ کے حوالے کر کے یہ دلی آرزئیں وابستہ ہیں کہ ''نونہال'' آپ کے سایہ تربیت میں رہ کر نورانی نقوش کے ذریعہ زندگی کے اعلیٰ معیار تک پہنچے جس سے یہ نونہال بڑا ہو کر دین کو اپنا مقصد حیات بنا کرامت کے لئے نمونہ بنے۔

اور یہی پاکیزہ خیالات اور صحیح کردار کی تربیت والے بچے بڑے ہو کر ماں باپ کے لئے سَپوت ثابت ہوتے ہیں۔ والدین اور خاندان کے لئے باعثِ عزّت بننے کے ساتھ دین کے علمبردار بھی بنتے ہیں جو اسلامی زندگی کا اصلی خلاصہ ہے۔

آپ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں ممکن ہے کہ آپ اس کو معمولی سمجھتے ہوں لیکن آپ یقین کیجئے کہ ملت وقوم کے لئے یہ خدمت بہت زیادہ اہم قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔

یہ خدمت ایسی عظیم الشان خدمت ہے جو تعمیر ملت کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ بچے کے سادہ دماغ میں اسلام کا پودا لگا رہے ہیں وہ جس قدر بھی بڑھے گا اور ترقی کرے گا آپ ہی کا بویا ہوا بیج ہوگا۔

بچے کے دماغ کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے اس کے ماں باپ اور مرّبی حضرات نے آپ کے حوالے کیا ہے، اب تمام ذمّہ داریاں آپ پر ہیں۔ اگر آپ اپنا فرض خوش اسلوبی سے انجام دیں گے تو بچہ آپ کے ''خزانۂ اعمال'' کا ایک قیمتی نمونہ ہوگا۔ یہ بچہ آخر تک جو کچھ عمل کرے گا اس کا ثواب جیسا اس کو ملے گا آپ کو بھی ملتا رہیگا۔

یہ چھوٹا سا رسالہ مکاتب کے بچوں کے لئے نہایت سلیس اور آسان اردو زبان میں لکھا گیا ہے، اس میں بچّوں کے لئے مکتب میں جس دینی باتوں کا سیکھنا اور یاد کرنا ضروری ہے انہیں کو لیا گیا ہے۔ ہمارے دیہاتی مکتب کے بچے عموماً قرآن مجید ناظرہ پڑھ کر مدرسہ چھوڑ دیتے ہیں اور آگے دینی معلومات کے لئے دینی کتابیں نہیں پڑھتے اور والدین کی توجہ بھی اس طرف کم ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر بچے نماز، روزہ، زکوۃ، وضو، غسل، طہارت وغیرہ ضروریاتِ دین کا علم جس کا علم ہونا ضروری ہے وہ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ (معاذ الله)

لہذا اسی سلسلہ کی ضروری باتوں کو اس رسالہ میں لیا گیا ہے، یہ گلدستہ خصوصاً ''متفرق باتیں'' بچوں کے ذہن نشین کرنے کی غرض سے تیار کیا گیا ہے۔

لہذا جہاں مدرسین حضرات اپنے بچوں کو دینیات کا کورس پڑھاتے ہیں وہ تو اپنا کورس جاری رکھیں، اس کے ساتھ اس رسالہ کو متفرقات کے طور پر پڑھائیں اور تمام باتیں ذہن نشین کرائیں، امید ہے کہ آپ کو یہ پیش کش پسند آئیگی۔



اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مفید بنائیں نیز آپ حضرات کی محنت قبول فرمائیں اور بچوں کی صحیح تربیت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

# ہمارے بچوں سے بات چیت

**پیارے بچو!**

آپ اپنے کو ''معمولی انسان'' یا کچھ نہ کرنے والی قوم نہ سمجھئے، بچے جنت کے پھول ہیں، جہاں بچے نہیں وہاں برکت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دماغ کے خزانے میں بہت اچھی کام کی باتیں چھپا کر رکھی ہیں، اس میں سے بڑی طاقت اور کامیابیاں ہیں، اگر بچے بچپن کے زمانے کو کھیل کود میں برباد کرنے کے بجائے علم دین حاصل کرنے میں لگائیں تو ان کے دماغی خزانہ سے وہ قیمتی موتی جو چھپے ہوئے ہیں اُبھر آتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے وہ سب کچھ بن جاتے ہیں جس کی ضرورت گھر والوں کو قوم کو اور ملک کو ہوتی ہے۔

بچپن کا زمانہ سب کچھ حاصل کرنے اور سب کچھ گنوا دینے کا زمانہ ہے اس وقت کے ابھرے ہوئے دماغی خزانے عمر بھر قائم رہتے ہیں، بچپن کا زمانہ بڑا قیمتی ہے، اس صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے ماں باپ اور بڑوں کی باتیں مانو، استاد کی تعلیمات پر دھیان لگاؤ اور خوب محنت سے اپنے اندر علم اور اخلاق اور خدمت کا قیمتی خزانہ جمع کرو، جو کل بڑے ہونے کے بعد تمہارے لئے رحمت کا باعث بنے گا۔

ہمارے تمام ''بزرگانِ دین'' جو پوری امت کے لئے ایک نمونہ اور فائدہ مند

ثابت ہوئے ہیں وہ بھی پہلے ایک بچے کی شکل میں تھے لیکن انہوں نے اپنے بچپن کے زمانے کو اصلی کام میں لگایا تو خدا تعالیٰ نے انہیں بڑے اونچے مرتبے تک پہنچا دیا۔

وہی بچے آگے چل کر اچھے بنتے ہیں جو مدرسہ میں پابندی سے جاتے ہیں اور استاد کا ادب کرتے ہیں، دھیان سے سبق یاد کرتے ہیں اور دین کا علم حاصل کرکے اچھے اخلاق کے مالک بنتے ہیں، نیز خادم قوم بن کر اللہ کے بندوں کی اور دین کی خدمت کرکے وہ عزت کی بڑی اونچی چوٹیوں کو سر کرتے ہیں۔

پیارے بچو!

تم بھی نیک بنو، ایک بنو، پاک صاف رہو، دینی تعلیم سے دل لگاؤ، بڑے آدمیوں کا ادب کرو، ان کو سلام کرو، چھوٹے بھائی بہنوں سے محبت کرو، پڑوس کے بچّوں کو بھلا بُرا مت کہو، گالیاں مت دو اس لئے کہ شریف بچے گالیاں نہیں دیتے۔

اچھا بچہ باادب ہوتا ہے، بڑوں کا ادب کرتا ہے، ماں باپ کا کہنا مانتا ہے، استاد کا ادب کرتا ہے، کسی کی چیز کو نہیں چھینتا، یہ چھوٹی سی کتاب جو تمہارے ہاتھ میں ہے اس کا نام ''گلدستۂ اطفال'' ہے، اس کو خوب دھیان سے پڑھو اور تمام باتوں کو زبانی یاد کرو اور اپنی زندگی اچھی بنانے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کی محنت برباد نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائیں۔ آمین ثم آمین



# علم کی فضیلت

(۱) قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔ اس آیت کریمہ میں حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے زیادتی علم کے لئے دعا فرمانے کا حکم فرمایا ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو بھلائی منظور ہوتی ہے اس کو دین کا علم اور سمجھ عطاء فرماتے ہیں۔ (بخاری شریف)

(۳) علمِ دین سیکھنے کے لئے جانے والا جب تک لوٹ کر نہ آئے وہاں تک وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

(۴) اور ارشاد فرمایا کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

(۵) علم سیکھنے والے کے لئے فرشتے (جو نور سے بنے ہوئے ہیں) وہ محبت کرتے ہیں اور ہر چیز جُھک جاتی ہے، یہاں تک کہ ہوا میں اڑنے والے پرندے اور دریا میں رہنے والی مچھلیاں اور سوراخوں میں چھپنے والی چونٹیاں بھی اس کے لئے دعاءِ استغفار کرتی ہیں۔

(۶) علم ایک ایسی دولت ہے جو چور کے چورانے سے محفوظ ہے، خود اپنے صاحب یعنی علم والے کو سینکڑوں آفات سے بچانے والا ہے، قبر میں، میدانِ حشر میں اور جنّت میں جانے تک ساتھ دینے والا ہے، پُلِ صراط پر قوت دینے والا ہے۔

(۷) حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ علم مال سے بہتر ہے، علم میری حفاظت کرتا ہے، اور

مال کی مجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے، مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

غرض کہ علم خدا کی ایک ایسی بڑی نعمت ہے کہ جو شخص حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دین ودنیا کی بھلائی عطاء فرماتے ہیں اور جو شخص علم کی اتنی بڑی نعمت سے محروم رہتا ہے تو وہ ساری خیر وبرکت سے محروم کردیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ انسانیت سے نکل کر حیوانیت میں داخل ہوجاتا ہے۔

یادرہے! ہم جو کام کریں دینی یا دنیوی اس کے متعلق قرآنِ مجید اور حدیثِ رسول ﷺ سے معلومات حاصل کریں، حلال وحرام کو پہچان کر عمل کریں اور جو باتیں دین میں ضروری ہیں مثلاً ایمان، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، تجارت، شادی، بیاہ، غمی، سفر وغیرہ کے مسائل کا علم حاصل کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

یادرکھو! اسلام سراسر علم وعمل کا نام ہے، بغیر علم کے عمل نہیں ہوسکتا، اسی واسطے حدیث شریف میں علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض کیا گیا ہے۔

آج کل نئے نئے طریقوں سے اَن پڑھ اور جاہل مسلمانوں کو دوسرے لوگ بہکاتے اور لالچ دیتے ہیں اور مذہبِ اسلام کو بُرا کہکر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے جہاں تک ہوسکے ایسے لوگوں سے اور ان کی باتوں سے دور رہنا چاہئے اور کسی مدرسہ میں عالمِ دین سے دین کی کتابیں پڑھ کر دین اسلام کی باتوں سے واقف ہونا چاہئے تاکہ غلط باتوں سے بچکر ہم صحیح اعمال کرسکیں اور اپنی آخرت کو سنوار سکیں، علم



انسان کی تیسری آنکھ ہے۔

**ھدایت:-** علم اس کو حاصل ہوتا ہے جو گناہوں سے بچتا ہے، اس لئے کہ علم ''نورالٰہی'' ہے، اور نورِالٰہی گنہ گار کو نہیں دیا جاتا گنہگار کو نہیں دیا جاتا، لہذا گناہوں سے دور رہنا چاہئے تاکہ علم کا کچھ حصہ مل جائے اور دنیا آخرت سنور جائے۔

## مدرسہ کے آداب

**مدرسہ جانے کی تیاری:-** مدرسہ جانے سے پہلے پاک صاف کپڑے پہن لو، ناشتہ کرلو، اگر وقت ہو آگے کا سبق دیکھ لو، جو سبق سنانا ہے اس کو ضرور یاد کرکے جاؤ، گھر والوں کو سلام کرکے جاؤ، راستہ میں چلتے وقت دائیں بائیں، آگے پیچھے خیال رکھو، آنکھیں بند کرکے نہ چلو، موٹر سائیکل اور راستہ میں چلنے والوں سے خبردار رہو، راستہ کے بائیں طرف چلو، دوڑ کر طوفان کرتے ہوئے مت چلو، وقت پر مدرسہ میں پہنچ جاؤ، بہت جلدی جا کر مت بیٹھے رہو، اور ایک منٹ دیر سے بھی مت جاؤ۔

**مدرسہ کے اندر:-** مدرسہ میں داخل ہوتے وقت استاد کو اور ساتھیوں کو سلام کرو، اپنی جماعت کا خاص خیال رکھو، مدرسہ اور اسکول میں پابندی سے حاضری دو، بغیر عذر کے کبھی غیر حاضر نہ رہو، شیطانی رنگ کے طوفانی لڑکوں کی طرح مت بنو، جھوٹے بہانے بنا کر گھر میں مت پڑے رہو۔

**علم انسان کی تیسری آنکھ ہے — علم سے انسان خدا کو پہچانتا ہے**
**علم خدا کی صفت ہے — علم انسان کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے**

علم جہالت کے لئے ڈھال ہے    علم انسان کے لئے رہبر ہے
علم نورٌ علی نور ہے    علم خزانے کی کنجی ہے

علم پر گھمنڈ مت کرو کیونکہ گھمنڈ نے سب سے پہلے شیطان کو برباد کیا، جب علم کی برکت ہوگی تو اللہ تعالیٰ ضرورتوں میں آسانی فرمائیں گے۔

علمی کمال کی وجہ سے شادی آسان ہوجائیگی
علمی کمال کی وجہ سے روزی آسان ہوجائیگی
علمی کمال کی وجہ سے کثرتِ اولاد آسان ہوجائیگی
علمی کمال کی وجہ سے زندگی آسان ہوجائیگی

(انوار ہدایت)

لکھنے پڑھنے میں سُستی نہ کرو، ممکن ہے کہ ابھی تم کو اپنی قدر و قیمت معلوم نہ ہو لیکن جب بڑے ہوجاؤ گے تو اس کی اصلی قیمت معلوم ہوگی، پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کھیل کود میں دھیان کم لگاؤ، اپنے استاد کا ادب کرو، ان کے سامنے گستاخی نہ کرو، بے ادبی اور زبان درازی سے کام نہ لو، محنت اور شوق سے سبق یاد کرو، دل سے دھیان لگا کر استاد کی بات سنو، لکھنے پڑھنے میں خوب توجہ رکھو، اپنی جماعت میں سب سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرو، امتحان میں پہلے نمبر پاس ہونے کی کوشش کرو، اپنی کتاب اور قرآن شریف سے لاپرواہی نہ کرو، بغیر وضو کے قرآن شریف کو ہاتھ نہ لگاؤ، اس کا خوب خیال رکھو کہ دوسرے کی کتاب وقلم وغیرہ کو بھول سے بھی مت



لو، اگر کسی کی کوئی چیز تمہارے پاس آجائے تو اس کے مالک کو پہنچادو، امتحان میں چوری کرنے سے یا دوسرے کی نقل اتارنے سے دور رہو، چوری کر کے پاس ہوجانے سے فیل ہونا اچھا ہے، شرمندہ ہونا پڑے ایسا کام ہرگز نہ کرو، کسی کو اپنا دوست بنانے میں جلدی مت کرو، ہر ایک کے ساتھ دوستی مت کرو، ایک اچھا اور سچا دوست بہتر ہے، نیک اور قابل ہو تو ایک دوست بھی کافی ہے، کیونکہ نادان دوست سے تم کو ذرا بھی فائدہ نہ ہوگا، بلکہ نقصان ہونے کا خطرہ ہے، جب کسی اچھے سے دوستی کرلو تو مرتے دم تک اس کو نبھاؤ اور دوستی کی باقی رکھنے کی کوشش کرو، ایسا نہ ہو کہ آج دوستی کرلی کل کو جھگڑا ہوا اور تیسرے دن دوستی ختم، یہ بہت بُری حرکت ہے۔

**مدرسہ سے واپسی:-** مدرسہ سے واپس آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو، قرآن مجید اور کتابوں کا بستہ اس کی جگہ پر رکھو، کپڑے بدل دو، حاجت سے فارغ ہوجاؤ، پھر ہاتھ منھ دھو کر جو کھانا تیار ہو کھاؤ اور خدا کا شکر ادا کرو، مغرب کی نماز کے بعد روزانہ مدرسہ اور اسکول کا سبق یاد کرنے بیٹھ جاؤ، روزانہ دو گھنٹے لکھنے پڑھنے کا کام ضرور کرتے رہو، روزانہ کی یہ تھوڑی محنت بہت فائدہ پہنچائیگی۔

امتحان کے زمانے میں خوب محنت کرتے کرتے کھانا، پینا اور سونا بھی چھوڑ دینا جس سے تندرستی خراب ہوجائے اس سے بہتر ہے کہ تم روزانہ تھوڑی محنت کرتے رہو اس سے تندرستی بھی اچھی رہیگی اور نتیجہ بھی اچھا آئیگا۔

بعض لڑکوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ سال بھر کا وقت کھیل کود میں برباد کرتے

ہیں پھر جب امتحان کا وقت آتا ہے تو اتنی محنت کرتے ہیں کہ کھانے پینے اور سونے کا بھی خیال نہیں کرتے اور بیمار پڑ جاتے ہیں۔

یاد رکھو! علم حاصل کرنے کے لئے محنت و مشق مطالعہ کی ضرورت ہے، علم کوئی ایسی معمولی چیز نہیں ہے کہ ایک دن میں اس کو گھول کر پی لیا جائے، طوطے کی طرح رٹنے سے اور پاس ہو جانے سے لیاقت پیدا نہیں ہوتی کیونکہ جولڑکے رٹ کر آگے بڑھتے ہیں ان میں عقلمندی نہیں آتی، پھر وہی مثال بنتی ہے کہ نام ''عقیل میاں'' اور عقل کا قطرہ بھی نہیں۔

## والدین کی ذمّہ داریاں، موزوں استاد

عام طور پر ماں باپ کی سوچ اپنی اولاد کے بارے میں اس فانی دنیا تک محدود رہتی ہے، اپنی اولاد کے لئے وہ سب کچھ کر نیکی کوشش کرتے ہیں جس کے ذریعہ وہ سکون اور چین کی زندگی گذار سکیں، لیکن وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اس فانی دنیا کے بعد ایک دوسری زندگی سے بھی واسطہ پڑیگا، اس میں ہر انسان کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ ملیگا، کس کو اکرام سے نوازا جائیگا تو کس کو عذاب اور سزا کا مزہ چکھنا پڑیگا۔

وہ ماں باپ بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں جو صرف دنیا کی زندگی کی کامیاں کو اصل کامیابی سمجھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پوری محنت سے ان راستوں پر چلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں، اور آخرت کے حساب سے بالکل غافل ہوتے ہیں۔

اگر ماں باپ نے اولاد کی دینی تربیت نہ کی اور اولاد نے دنیوی ترقیاں



حاصل کرلی اور دینی احکام و فرائض کو ادا نہ کیا تو یقینی طور پر آخرت میں زبردست مشکلات اور تکلیفوں میں مبتلا ہونگیں۔

کیا کوئی ماں باپ یہ بات پسند کریں گے کہ انکی اولاد آگ کا ایدھن بنیں اور اس کو سانپ بچھو ڈسیں، اس لئے اولاد کے لئے دینی تعلیم اور تربیت کا بندوبست کرنا ماں باپ کا فرض اولین ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودہ الناس والحجارۃ﴾ (سورۃ)

''اے ایمان والو! اپنے کو اور اپنی اولاد کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایدھن انسان اور پتھر ہوں گے۔''

لیکن اگر دینی تربیت اور علمِ دین سے اولاد کو آراستہ کر دیا تو اس کا نفع آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی میں اولاد کے ساتھ ساتھ بھرپور انداز میں ماں باپ کو ملیگا، اور اللہ کے دربار میں اعجاز سے نوازا جائیگا۔

## استاد کا مقام ومرتبہ

استاد کا مقام دنیا آخرت میں عزّت کا ذریعہ ہے، استاذ خود بھی اچھے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اچھا بناتے ہیں، اس لئے ان کے نامۂ اعمال میں دو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، وہ علم کی روشنی پھیلا کر لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتے ہیں یہ کارنامہ ان کی بڑی نیکی ہے، استاذ کو بچوں کا مجازی (روحانی)

باپ کہا جاتا ہے، کیونکہ ان میں وہی شفقت ومحبت اورقوت برداشت ہوتی ہے جو باپ میں ہوتی ہے، اچھے استاذ حقیقت میں باپ سے زیادہ محبت کرنے والے ہوتے ہیں، لوگ معلّم کا درجہ اور مرتبہ کونہیں جانتے، معلم کا مقام دوسرے تمام عہدوں سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔

حضرت عمرؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں، کیا آپ کے دل میں خواہش ہے کہ آپ اس سے بلند مرتبے کو پہنچیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میرے دل میں یہ خواہش ہے کہ میں ''معلم'' بنوں، تاکہ لوگوں کو پڑھاؤں، سکھاؤں اور انہیں ایک اچھا مسلمان اور اچھا انسان بناؤں، جو حقیقت میں اسلام کا مبلغ بنے اور اس کے اخلاق اور تہذیب سے سب اثر لینے والے بنیں۔ اس لئے ایک اچھے معلم کا درجہ اور مرتبہ دوسرے تمام عہدوں سے بہتر ہے۔

## استاد کے حقوق

(۱) استاد کے پاس مسواک کر کے صاف کپڑے پہن کر جائے۔

(۲) ادب سے جائے، جو بات بتلائے اس کو خوب دھیان سے سنے۔

(۳) بات کو خوب یاد رکھے۔

(۴) اگر کوئی استاد کی برائی کرے تو اس کو روکے، ورنہ وہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔

(۵) جب حلقہ کے قریب پہنچے تو سب حاضرین کو سلام کرے، استاد کو خاص طور سے سلام کرے، ہاں اگر وہ پڑھانے یا تقریر کرنے میں مشغول ہو تو اس وقت سلام



نہ کرے۔

(۶) استاد کے سامنے بہت ہنسے نہیں، نہ زیادہ باتیں کریں، ادھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ استاد کی طرف متوجہ رہے۔

(۷) استاد سے بدگمانی نہ کرے۔

(۸) استاد کے بیٹھ پیچھے بھی ان کے حقوق کا خیال رکھے۔

(۹) کبھی کبھی تحفہ دے کر خط لکھ کر ان کا دل خوش کرتا رہے اور بھی بہت سے حق ہیں لیکن سمجھدار کے لئے اتنے کافی ہیں اس سے باقی کو سمجھ سکتا ہے۔

## نصیحت

(۱) اگر دوسرے سے سوال ہوتا ہو تو خود کچھ نہ بولے۔

(۲) پڑھنے کے زمانے میں فرصت اور تندرستی کو غنیمت سمجھے کیونکہ یہ چیزیں نہایت بے اعتبار ہے، اگر یہ موقع کھیل کود میں ختم کر دیا تو بعد میں موقعہ نہ ملے گا اور افسوس کرنا پڑیگا۔

(۳) اگر کام میں بات چیت میں غلطی ہو جائے تو فوراً اپنی غلطی کا اقرار کر لے، باتیں نہ بنائے کیونکہ تکبر کی علامت ہے۔

(۴) اگر کوئی ساتھی دوسرا طالب علم غلط الفاظ پڑھے تو ہنسنا نہیں چاہئے۔

(۵) سبق پر نشان رکھے تاکہ جلدی سے کھول لے ایسا نہ ہو کہ تمام کتاب الٹنا پڑے۔

(۶) سبق آگے جھک کر سنائے، پیچھے تن کر نہ سناوے اس میں بے پروائی اور بے ادبی ہے

(۷) جس سے پڑھے اس کی محبت اور ادب رکھے، اس سے بڑا نفع ہوگا۔

(۸) ہم کو چاہئے کہ اللہ والے بن کر رہیں، تمام چیزیں ہماری بنکر رہیگی، اگر اللہ تعالیٰ سے پھر گیا تو سب چیزیں پھر جائیں گی۔

(۹) دل لگا کر پڑھے گا تو جلدی سے پڑھ لے گا، ورنہ برسوں میں نہ آویگا۔

(رحمة المتعلمين)

# نقلی طالبِ علم

جس طالب علم کے اندر لکھی گئیں یہ خرابیاں ہو حقیقت میں طالب علم نہیں وہ جعلی یعنی بناوٹی طالب علم ہے۔

(۱) فتنہ فساد کرنے والا

(۲) استاد اور بڑوں کے سامنے گستاخی کرنے والا

(۳) چوری کرنے والا

(۴) نمازوں میں جان بوجھ کر کوتاہی کرنے والا

(۵) مدرسہ میں غیر حاضری کرنے والا

(۶) شریعت خلاف حرکتیں کرنے والا

(۷) لوگوں سے شکایت کرنے والا

(۸) کھیل تماشوں میں مشغول رہنے والا

(۹) قرآن کی تلاوت سے جی چرانے والا



(۱۰) حضور ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے میں شرمانے والا

(۱۱) سیٹیاں اور تالیاں بجانے والا

(۱۲) گانا گانے والا، فلمیں دیکھنے والا

(۱۳) فلمی ایکٹروں کی نقل کرنے والا

(۱۴) بازاروں میں لاریوں پر اور دکانوں پر وقت برباد کرنے والا

(۱۵) بُروں کی صحبت میں بیٹھنے والا

(۱۶) لوگوں سے زیادہ تعلق رکھنے والا اور دوستی کرنے والا

# تلاوتِ قرآن مجید

**فضیلت:-**

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے لئے سب سے بہتر عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ (بیہقی)

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن مجید پڑھا کرو، بیشک وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرتا ہوا آئیگا۔

(۳) ایک روایت میں ہے کہ قرآن والے ہی اللہ والے ہیں اور اس کے خاص بندے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسا اُجاڑ گھر۔

(۴) حضرت انسؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھاوے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور

جوشخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا
جائے گا، اوراس کے بیٹے سے کہا جائیگا پڑھنا شروع کر، جب بیٹا ایک آیت
پڑھے گا تو ایک درجہ باپ کا بلند کیا جائیگا، یہاں تک کہ اس طرح پورا قرآن
مجید پورا ہو۔ (طبرانی)

(۵) حضرت عثمانؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے
جوقرآن شریف کوسیکھے اورسیکھائے۔ (بخاری)

## آداب

مسواک اور وضو کے بعد نہایت تواضع کے ساتھ پاک صاف جگہ میں بیٹھے،
قبلہ کی طرف منھ ہوتو بہتر ہے، پڑھنے میں جلدی نہ کرے، تجوید سے پڑھے، کلام پاک
کورحل یا تکیہ یا کسی اونچی جگہ پر رکھے، تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرے، اگر
ضرورت ہوتو کلام پاک بند کر کے بات کرے اور پھر سے ''اعــــوذ'' پڑھ کر دوبارہ
شروع کرے، اگر مجمع میں لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں تو آہستی پڑھنا
افضل ہے، ورنہ آواز سے پڑھنا افضل ہے۔

مختصر طور پر آداب کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف معبود کا کلام ہے، احکم
الحاکمیں کا کلام ہے، رب العالمین کا فرمان ہے، زمین اور آسمان کے بادشاہ کا قانون
ہے، اس کی ہیبت دل پر ہونی چاہئے۔

حضرت عکرمہؓ جب قرآن شریف پڑھنے کے لئے کھولا کرتے تو بے ہوش
ہوکر گرجایا کرتے تھے اور زبان سے جاری ہوجاتا تھا: ''هٰذَا كَلَامُ رَبِّيْ، هٰذَا كَلَامُ



رَبِّیْ'' یہ میرے رب کا کلام ہے۔

**تلاوت کی مقدار:-** (جمہور علماء) کے نزدیک قرآن شریف ختم کرنے کی
مدّت مقرر نہیں ہے، جتنے دنوں میں سہولت سے ختم ہوسکے قرآن مجید ختم کرے، مگر
بعض علماء کا مذہب ہے کہ چالیس دنوں سے زیادہ نہ ہو، بعض علماء کا فتویٰ ہے کہ ہر مہینے
میں ایک ختم کرنا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ سات روز میں ایک کلام مجید ختم کرے، صحابہؓ
کا معمول عام طور پر یہ ہی نقل کیا جاتا ہے، جمعہ کے روز شروع کرے اور روزانہ ایک
منزل پڑھکر جمعرات کو ختم کرے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مقولہ ہے کہ سال میں دومرتبہ ختم کرنا قرآن شریف کا
حق ہے، لہذا اس سے کسی طرح کم نہیں کرنا چاہئے۔

ایک حدیث میں وارد ہے کہ کلام پاک کا ختم اگر دن کے شروع میں ہوتو تمام
دن اور اگر رات کے شروع میں ہوتو تمام رات ملائکہ (فرشتے) اس کے لئے رحمت کی
دعا کرتے ہیں۔ (فضائل قرآن مجید)

مسئلہ:- اتنے قرآن شریف کا حفظ کرنا جس سے نماز اداء ہوجائے ہر شخص پر فرض
ہے، اور تمام قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے، اگر کوئی بھی العیاذ باللہ حافظ نہ رہے تو
تمام مسلمان گنہگار رہیں، بلکہ ملاّ علی قاریؒ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی
قرآن شریف پڑھنے والا نہ ہوتو سب مسلمان گنہگار رہیں۔

موجودہ دور میں جہاں ہم مسلمانوں میں دین کے بہت احکام میں گمراہی
پھیل رہی ہے وہاں ایک عام آواز یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کے حفظ کرنے کوفضول سمجھا

جارہا ہے، اس کے الفاظ رٹنے کو حماقت کہا جاتا ہے، اور اس کے الفاظ کو یاد کرنا دماغ سوزی کہا جاتا ہے، کس کس چیز کو روئیں اور کس کس کی فریاد کریں۔ ''فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ''

**قرآن مجید یاد کرنے کا عمل:-** حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھ کر سوئے وہ کبھی قرآن نہیں بھولے گا، وہ آیتیں یہ ہیں: الم سے مفلحون تک چار آتیں اور آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں خلدون تک اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں ﴿لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ﴾ سے سورت کے ختم تک۔ (مسند دارمی)

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ تین چیزیں قوت حافظہ بڑھاتی ہیں (۱) مسواک کرنا (۲) روزہ رکھنا (۳) تلاوتِ کلام پاک کرنا (مجالس الابرار ص۱۶۱)

**تلاوتِ کا ثواب:-** حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے نماز میں کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھا تو اس کو ہر حرف پر سو نیکیاں ملے گی اور جس نے نماز میں بیٹھ کر پڑھا اس کے لئے پچاس نیکیاں اور جس نے بغیر نماز کے وضو کی حالت میں پڑھا اس کے لئے پچیس نیکیاں اور جس نے بغیر وضو پڑھا اس کو دس نیکیاں ملے گی، اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ صرف پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سُنے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ہے۔ (فضائل قرآن مجید)

**ہدایت:-(۱)** جو بچے بغیر وضو کے قرآن شریف لے کر مدرسہ میں آتے ہیں اور بغیر وضو کے پڑھتے ہیں تو ان کو ثواب ملنے کے بجائے گناہ ہوتا ہے۔



(۲) اگر قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے نیچے گر جائے تو اس کے برابر اناج تول کر دینے کا کوئی شرعی حکم نہیں ہے، پہلے بزرگوں نے شاید تنبیہ کے واسطے یہ قائدہ مقرر کیا ہوگا تا کہ پھر خیال رہے، واقعی بڑی اچھی مصلحت ہے، ہاں قرآن مجید کو بے ضرورت ترازوں کے پلّے میں رکھنا ادب کے خلاف ہے، اس لئے اگر اناج دینا ہو تو جتنی ہمت ہو دیدو، قرآن مجید کو مت تولو۔

(۳) جب قرآن شریف کی تلاوت کی جائے تو اس وقت ''اعوذ باللہ'' اور ''بسم اللہ'' دونوں پڑھی جائیں، تلاوت کے درمیان جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری سورت شروع ہو تو سورۂ برأت (پارہ۱۰ رکوع۶) کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جائے ''اعوذ باللہ'' نہیں، اور اگر قرآن مجید کی تلاوت سورۂ برأت ہی سے شروع کر رہا ہے تو اس کے شروع میں ''اعوذ باللہ'' اور ''بسم اللہ'' دونوں پڑھنا چاہئے۔

(۴) نماز میں پہلی رکعت کے شروع میں ''اعوذ باللہ'' کے بعد ''بسم اللہ'' پڑھنا مسنون ہے۔

(۵) پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعتوں کے شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنا مسنون ہے۔

(۶) نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ کو شروع کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' نہیں پڑھنا چاہئے، نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین سے ثابت نہیں ہے۔

(معارف القرآن ج۱ ص۲۰)

# سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے سے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے، اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

**سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ:-** (۱) سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کرے اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' تین یا پانچ مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

(۲) اگر کوئی بیٹھے ہوئے سجدے میں گیا اور سجدہ سے اُٹھکر بیٹھ گیا جب بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔

(۳) سجدۂ تلاوت کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے، چاہے قرآن مجید سننے کے ارادہ سے بیٹھا ہو یا کسی اور کام کے لئے، اس لئے بہتر ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تا کہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

**سجدہ کی آیت کے چودہ مقامات ہیں:**

(۱) سورۂ اعراف (آیت نمبر ۲۰۶)
(۲) سورۂ الرعد (آیت نمبر ۱۵)
(۳) سورۂ نحل (آیت نمبر ۴۹-۵۰)
(۴) سورۂ بنی اسرائیل (آیت نمبر ۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹)
(۵) سورۂ مریم (آیت نمبر ۲۰۶)



(۶) سورۂ حج (آیت نمبر ۱۸)
(۷) سورۂ فرقان (آیت نمبر ۶۰)
(۸) سورۂ نمل (آیت نمبر ۲۶)
(۹) سورۂ سجدہ (آیت نمبر ۱۵)
(۱۰) سورۂ ص (آیت نمبر ۲۴-۲۵)
(۱۱) سورۂ حم سجدہ (آیت نمبر ۳۷-۳۸)
(۱۲) سورۂ نجم (آیت نمبر ۵۹-۶۰-۶۱-۶۲)
(۱۳) سورۂ انشقاق (آیت نمبر ۲۰-۲۱)
(۱۴) سورۂ اقرأ (آیت نمبر ۱۹)

**قرآن مجید کی سورتیں اور رکوع:-** قرآن مجید میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور منزلیں سات ہیں اور رکوع ۵۴۰ ہیں اور پارے ۳۰ ہیں۔

بعض سورتوں کی خاص فضیلت:- حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھنے سے تہائی قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے، اور سورۂ ''قُلْ یٰاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ'' ایک مرتبہ پڑھنے سے چوتھائی قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے اور جس نے سورۂ یٰسٓ شریف ایک مرتبہ پڑھ لی اس کو دس مرتبہ قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب ملے گا، اگر کوئی صبح کو یٰس شریف پڑھ لے شام تک اس کی حاجتیں پوری ہونگی، رات کو سورۂ واقعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہوگا، رات کو سورۂ ملک (تبارک الذی) پڑھنے سے عذاب قبر سے حفاظت ہوگی۔

**مسئلہ:-** یہ جومشہور ہے کہ زوال کے وقت اور سورج نکلتے وقت اور سورج چھپتے وقت قرآن شریف پڑھنا یا ذکر میں مشغول رہنا منع ہے یہ بات غلط ہے، ہاں ان وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے۔

# ایمان واسلام

**ایمان کیا ہے؟** حضرت رسولِ خدا ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے جواب میں جبکہ انہوں نے آپ ﷺ کے پاس ایک اجنبی شخص کی صورت میں حاضر ہو کر ایمان کے متعلق سوال کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور ملائکہ اور کتابوں اور پیغمبروں اور روزِ قیامت اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لاؤ۔ (مشکوۃ شریف)

اس حدیث میں تمام اصول دین اور ان چیزوں کو جن پر ایمان لانا چاہئے اس کو بتایا گیا ہے۔

**اسلام کیا ہے؟** حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، ایک شخص آیا وہ سفید کپڑے پہنا ہوا تھا، بال بہت کالے تھے، سفر کی کوئی علامت اس پر ظاہر نہیں تھی، ہم اس کو پہچانتے نہیں تھے، وہ آتے ہی حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ دیئے، پھر پوچھا اے محمد ﷺ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو کلمۂ شہادت پڑھے ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ



مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''، نمازِ پنجگانہ ادا کرے، زکوۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے، طاقت ہو تو حج ادا کرے، اس شخص نے جواب دیا اے محمد ﷺ آپ نے سچ فرمایا۔ (احمد)

دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو ایمان لانا کہتے ہیں، جس کی تفصیل ایمان مجمل اور ایمان مفصل ہیں۔

**ایمان مجمل:-** **اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ**

**ترجمہ:-** ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کر لئے۔

**ایمان مفصل:-** **اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.**

**ترجمہ:-** ایمان لایا میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو اچھا بُرا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے تقدیر کے موافق ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

**اسلام کی بنیاد:-** اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اول کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا، دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے زکوۃ دینا، چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا، پانچویں حج کرنا۔

# کلمۂ طیبہ

## ''لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''

یہ کلمہ بندہ کی طرف سے ایک اقرار ہے، بندہ اس کو پڑھ کر اپنے رب سے اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ میں تیرا بندہ اور غلام ہوں، تیرے حکموں پر چلونگا اور جن چیزوں سے منع کیا ہے ان سے بچونگا، اس کلمہ کے متعلق تین چیزوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے، اوّل اس کے الفاظ صحیح یاد ہوا اور ترجمہ معلوم ہو، دوسرے اس کے مطلب کا علم ہو، تیسرے اس کے مطالبہ اور تقاضہ کو ہر وقت اور ہر حالت میں پورا کرنا۔

بہت سے لوگ نام کے مسلمان ہیں، ان کو کلمہ کے الفاظ بھی صحیح یاد نہیں اور ترجمہ مطلب کی بھی خبر نہیں اور کلمہ کے تقاضے اور مطلب کو بھی نہیں جانتے، ایسے لوگوں کو ان چیزوں سے واقف کراؤ، اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

**کلمۂ طیبہ کا مطلب:-** خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے، وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی نہیں، وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے، اس نے زمین وآسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جنّات، غرض تمام جہاں کو پیدا کیا ہے، اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے، وہی مارتا ہے، وہی جلاتا ہے، یعنی مخلوق کی موت اور زندگی اسی کے حکم سے ہوتی ہے،



وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے، وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا، اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا نہ اس کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی اور کسی سے اس کا رشتہ نہیں، وہ تمام تعلقات سے پاک ہے، سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں، اور کسی چیز کی حاجت نہیں، وہ تمام عیبوں سے پاک ہے، وہ مخلوق جیسے ہاتھ، پاؤں، ناک، کان اور شکل سے پاک ہے، اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر کیا ہے۔

اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ وہ لوگوں کو سچّا مذہب سکھائیں اور اچھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

# نماز کا بیان

**اسلام کی دوسری بنیاد نماز ہے:-** نماز کو عربی میں ''صلٰوۃ'' کہتے ہیں، ''صلٰوۃ'' ''صِلَۃٌ'' سے بنا ہے، ''صِلَۃٌ'' عربی میں تعلق کو کہتے ہیں، پس اس صورت میں نماز کو ''صلٰوۃ'' اس لئے کہتے ہیں کہ نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اور پیغمبر ﷺ نے بندوں کو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے کے لئے سکھایا، یہ تعلق کسی اور عبادت سے حاصل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾ نماز تمام برائیوں سے روک کر انسان کو آدمیت کی حدود میں داخل کر دیتی ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ'' نماز مؤمنین کی معراج ہے۔ اور جو شخص اپنے مولیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ اختیار نہ کرے وہ مسلمان کیسے ہوسکتا ہے؟

(۳) ''اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ'' (حدیث) مسلمان اور کافر کے درمیان فرق اور سرحد نماز ہے۔

(۴) ''لِکُلِّ شَیْئٍ عَلَمٌ وَ عَلَمُ الْاِیْمَانِ اَلصَّلٰوۃُ'' ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی خاص علامت یعنی پہچان نماز ہے۔

نماز کے لئے مسجد میں جلدی جانا چاہیئے تاکہ اذان سے پہلے وضو کر کے مسجد میں حاضر رہو، اگر یہ نہ ہوسکے تو اذان کے بعد فوراً مسجد میں پہنچنے کی کوشش کی جائے، ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد، عورت پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ یہ پانچ نمازیں یہ ہیں:

## اوقاتِ نماز

**نمازِ فجر:-** کل چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، دو رکعت سنتِ مؤکدہ اور دو رکعت فرض۔

**مسئلہ:-** فرض نماز پڑھنے سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا ضروری ہے، اگر مسجد میں آنے کے بعد دیکھا کہ فرض نماز کی جماعت کھڑی ہوگئی ہے تو جب تک فرض نماز کا آخری قعدہ ملنے کی امید ہو دو رکعت سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو اور اگر بالکل جماعت ملنے کی امید نہ ہو تو سنت کو چھوڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے۔



**مسئلہ:-** فجر کی نماز پڑھنے میں اتنی دیر ہوگئی کہ سورج نکلنے تک صرف دو رکعت پڑھ سکتے ہیں تو سنت چھوڑ کر صرف دو فرض پڑھنے چاہیئے، سُنت آفتاب طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

**نمازِ ظہر:-** بارہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں: چار سنت، چار فرض، دو سنت، دو نفل۔

**مسئلہ:-** فرض نماز پڑھنے سے پہلے سنت نماز پڑھنا ضروری ہے، لیکن فرض نماز کی جماعت کھڑی ہوجائے تو پہلے فرض نماز جماعت سے پڑھے پھر دو رکعت سنت پڑھے، اس کے بعد چار سنت پڑھے۔

**نمازِ عصر:-** چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، چار فرض۔

**مسئلہ:-** اگر جماعت کھڑی ہونے میں دیر ہو تو چار رکعت سنت پڑھے، اگر جماعت کھڑی ہوگئی ہو تو جماعت میں شریک ہوجائے، سنت نہ پڑھے۔

**نمازِ مغرب:-** کل سات رکعتیں پڑھی جاتی ہیں: تین فرض، دو سنت، دو نفل

**نمازِ عشاء:-** کل سترہ رکعتیں ہیں: چار سنت، چار فرض، دو سنت، دو نفل، تین وتر واجب، دو نفل۔

**نمازِ جمعہ:-** کل چودہ ۱۴ رکعتیں ہیں: چار سنت، دو فرض، چار سنت، دو سنت، دو نفل۔

**مسئلہ:-** جمعہ کے فرض پڑھنے سے پہلے امام صاحب ممبر پر بیٹھتے ہیں تو دوسری اذان پہلی صف میں کھڑے ہوکر یا ذرا پیچھے ہٹ کر دیجاتی ہے، جب یہ اذان شروع ہوجائے تو باتیں کرنا، نماز پڑھنا، کھانا، پینا، کسی سے بات چیت کرنا، قرآن مجید پڑھنا، سلام کرنا وغیرہ ناجائز ہے۔

مسئلہ:- خطبہ میں جب حضور ﷺ کا نام مبارک آئے تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اجازت نہیں۔

**اذان:-** جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہوکر زور زور سے اذان کے الفاظ کہتا ہے، جس کی ابتدا مدینہ منورہ میں ۱ھ میں ہوئی، جس کا قصہ یوں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد کی تعمیر کی گئی اور نماز کے وقت اعلان کی ضرورت ہوئی، تو آپس میں مشورہ کیا، بعضوں نے کہا کہ سنکھ بجایا جائے، بعضوں نے بلند جگہ پر آگ جلانے کو کہا، حضرت عمر فاروق ؓ نے رائی دی کہ جب نماز کا وقت آجائے تو ''اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ'' کہکر لوگوں کو بلایا جائے، لیکن کسی بات پر اتفاق نہیں ہوا۔

اسی فکر میں حضرت عبداللہ ابن زید ابن عبدربہ ؓ نے خواب دیکھا کہ ایک شخص ناقوس لئے بجا رہا ہے، آپ ؓ نے پوچھا یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے پوچھا کہ تم اس کو لیکر کیا کروگے؟ آپ ؓ نے کہا کہ نماز کا وقت ہوگا تو اس کو بجا کر مسلمانوں کو نماز کے لئے بلاؤنگا، اس نے کہا کہ میں اس سے زیادہ اچھا طریقہ بتانا چاہتا ہوں، یہ کہہ کر اس نے نماز کے وقت کہے جانے والے کلمات جو آجکل اذان میں پڑھے جاتے ہیں بتا دیئے۔ جب آپ ؓ بیدار ہوئے تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب بیان کیا، حضور ﷺ نے فرمایا یہ خواب حق ہے اور حضرت بلال ؓ کو بلایا تاکہ وہ کلمات یاد کرلیں اور زور زور سے اذان دے، یہ سن کر حضرت عمر ؓ اٹھکر آئے اور فرمایا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔



یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بیحد خوش ہوئے اس وقت سے اذان کی ابتداء ہوئی جو آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہیگی۔ (انشاء اللہ العزیز)

سب سے پہلے اذان دینے کے لئے حضرت بلال ؓ کو مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال اٹھو اور اذان دو نماز کے لئے۔

## اذان کے الفاظ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ　اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَر

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ　اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ　اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ　حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ　حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ　لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(۱) فجر کی اذان میں ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے بعد ''اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' دو بار زیادہ کریں۔

(۲) ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ'' کہے تو منھ دائیں طرف اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کہے تو منھ بائیں طرف پھیرلیں، سینہ اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے۔

(۳) جب اذان کی آواز سنے تو سننے والا بھی جواب میں وہی الفاظ دُہرائے جو اذان والا کہہ رہا ہے، مگر ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے جواب میں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' اور فجر میں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کے جواب میں ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ'' کہنا چاہیئے۔

(۴) اذان کے وقت ہر شخص کو بات چیت سلام اور اُس کا جواب دینا وغیرہ چھوڑ کر اذان کا جواب دینا چاہیئے، ہاں ناپاک آدمی اور پیشاب پاخانہ کرنے والے کو اذان کا جواب دینا درست نہیں۔

**اذان دینے کا ثواب:-** (۱) اذان دینے میں جو ثواب ہے اگر وہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے تو لوگ اذان دینے کے لئے آپس میں قتال کریں۔

(۲) اذان کی آواز سننے والے انسان اور جنات اور ہر چیز قیامت کے دن اذان دینے والے کے لئے گواہی دیں گے۔

(۳) ہر سوکھی اور تر چیز مؤذن کے لئے دعاءِ مغفرت کرتی ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کا دست رحمت مؤذن کے سر پر رہیگا، اور جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے ہر چیز اس مؤذن کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگتی ہیں۔

**اذان کے بعد یہ دعا پڑھے:**

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ الْمِیْعَاد.



**تکبیر یا اقامت:-** (۱) جماعت کھڑی ہونے کے وقت ایک شخص اذان کی طرح الفاظ اتنے زور سے پڑھے کہ نمازی سُن سکیں اس کو تکبیر یا اقامت کہتے ہیں، صرف تھوڑا سا فرق ہے، تکبیر میں ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے بعد ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' دو مرتبہ کہنا چاہیئے اور اس کے جواب میں ''اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا'' کہنا چاہیئے، اقامت کے الفاظ جلدی پڑھنے چاہیے۔

(۲) اقامت کہنے کا حق مؤذن کو ہوتا ہے، مؤذن کی اجازت سے دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔

(۳) اگر امام اقامت کہے تو ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' کے وقت آگے بڑھ جاوے اور باقی اقامت پوری کرے۔ (درمختار)

# وضو کا بیان

**فضیلت:-** (۱) حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا اس کے گناہ اس کے بدن پر سے جھڑ جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی جھڑ جائیں گے۔ (مسلم شریف)

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سُنا: بیشک قیامت کے دین میری امّت کو لایا جائے گا اور ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، پس تم میں سے جو شخص اپنی پیشانی کی چمک طویل (لمبا) کر سکتا ہے وہ ایسا کرے (یعنی پیشانی کے جس حصہ کا دھونا وضو میں فرض ہے اس سے زیادہ دھوئیں۔ (بخاری، مسلم)

(۳) ایک حدیث میں ارشاد ہے جو شخص گھر سے وضو کر کے محض نماز کی نیت سے مسجد میں جائے تو اس کے ہر ہر قدم پر ایک نیکی کا اضافہ اور ایک خطا (گناہ) کی معافی ہوتی چلی جاتی ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے نماز کو جائے وہ ایسا ہے جیسا کہ گھر سے احرام باندھ کر حج کو جائے۔ (فضائل نماز)

**وضو کے چار فرض ہیں:-** (۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک منھ دھونا (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

**وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:-** وضو میں تیرہ سنتیں ہیں (۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) تین تین بار دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک مرتبہ تمام سر کا مسح کرنا (۱۱) دونوں کان کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب کے موافق وضو کرنا یعنی پہلے منھ دھوئے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے (۱۳) پے در پے وضو کرنا۔

**فائدہ:-** سنت چھوٹنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب میں کمی ہو جاتی ہے اور آخرت میں پکڑ کا خوف ہے۔

**مستحباتِ وضو پانچ ہیں:-** وضو میں پانچ باتیں مستحب ہیں (۱) داہنی طرف سے شروع کرنا (بعض علماء نے اس کو سنتوں میں شمار کیا ہے) (۲) گردن کا مسح کرنا (۳)



وضو کا کام خود کرنا (۴) قبلہ کی طرف منہ کرنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

**نواقض وضو:-** جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کو نواقضِ وضو کہتے ہیں، اور وہ آٹھ ہیں: وضو توڑنے والی آٹھ باتیں ہیں (۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ''ریح'' یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہنا (۴) منہ بھر کر قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

**وضو کرنے کا طریقہ:-** پیارے بچو! جب وضو کرنے کا ارادہ کرو تو زبان سے یہ نیت کرو **اِنِّیْ اُرِیْدُ الْوُضُوْءَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ** ۔ (ترجمہ) اے اللہ میں وضو کا ارادہ کرتا ہوں ناپاکی دور ہونے اور نماز کے درست ہونے کے لئے۔ (اگر زبان سے نہ پڑھو تو دل میں ارادہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھیں، اس کے بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئیں، پھر تین مرتبہ داہنے ہاتھ میں پانی لے کر کلّی کریں، اور مسواک کریں، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کریں، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھ میں پانی لے کر منہ دھوئیں، (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک)۔ ڈاڑھی اور انگلیوں میں خلال کریں، پھر تین مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئیں پہلے داہنا ہاتھ تین مرتبہ پھر بایاں ہاتھ تین مرتبہ دھونا چاہیئے، اس کے بعد سر اور دونوں کان اور گردن کا مسح کریں،

مسح صرف ایک مرتبہ کرنا چاہیئے، اور پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں دھونا چاہیئے، وضو کرنے میں یہ خیال رکھیں کہ کوئی جگہ خشک نہ رہنے پاوے۔

وضو پورا ہونے کے بعد آسمان کی طرف منھ اٹھا کر ''کلمہ شہادت'' یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اور یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (بہشتی زیور)

ہر فرض نماز کے لئے تازہ وضو کرنا بہتر ہے، یہ بھی افضل ہے کہ مؤمن ہمیشہ باوضو رہے کیونکہ وضو مؤمن کے لئے ہتھیار کہا گیا ہے، وضو کی حالت میں شیطان مؤمن کے قریب آنیکی ہمت نہیں کرتا۔

## تیمّم کا بیان

جس شخص کو وضو یا غسل کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے یا پانی تو ہے لیکن اس کے استعمال سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے یا کسی ڈاکٹر یا حکیم مسلم حاذق نے مریض کو پانی استعمال کرنے سے منع کیا ہو، یا کنویں سے پانی نکالنے کا سامان (رسی ڈول) موجود نہیں ہے، یا جس جگہ پانی ہے وہاں پر کوئی دشمن (درندہ یا ڈاکو) موجود ہے، یا سفر میں ہے اور ایک میل کے اندر پانی نہیں تو ان سب ضرورتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے۔



عربی میں ارادہ کرنے کو تیمّم کہتے ہیں، شریعت میں وضو یا غسل کرنیکی حاجت ہو اور عذر کی وجہ سے بجائے پانی کے پاک مٹی استعمال کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔

## تیمّم کا طریقہ

تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے نیت کریں کہ میں پاک ہونے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھوں کو ہتھیلی کی طرف سے انگلیوں سمیت پاک مٹی پر یا مٹی کے قائم مقام کسی چیز پر (مثلاً پتھر پر بشرطیکہ اس پر مٹی یا غبار ہو، اسی طرح چونا وغیرہ پر، البتہ کپڑے پر تیمّم جائز نہیں ہے۔) دو مرتبہ ہاتھ مار کر ہاتھوں کو جھاڑ لیں اور پھر منھ کے اتنے حصہ پر ملیں جتنا حصہ وضو میں دھویا جاتا ہے، پھر دوبارہ اسی طرح مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملیں اور انگلیوں کا خلال بھی کریں۔ تیمّم کے بعد وہی دعا پڑھی جاتی ہے جو وضو کے بعد پڑھتے ہیں۔

تیمّم کب کر سکتے ہیں؟:- تیمّم اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ

(۱) پانی دو کیلومٹر دور ہو

(۲) اپنے تجربہ یا کسی ماہر حکیم کے کہنے سے اس بات کا ڈر ہو کہ پانی استعمال کرنے سے بیماری بڑھ جائیگی۔

(۳) پانی اتنا کم ہو کہ اگر وضو کرے تو پیاسا رہ جانیکا خطرہ ہو۔

(۴) کنواں ہو لیکن ڈول رسّی نہ ہو

(۵) پانی موجود ہو لیکن خود نہ لے سکتا ہو اور کوئی دینے والا موجود نہ ہو

(٦) عیدین یا جنازہ کی نماز چھوٹ جانے کا خطرہ ہو۔

**کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے؟:-** پاک مٹی، ریت، پتھر، چونا، مٹی کے کچے پکے برتن جن میں روغن نہ ہو، مٹی کی کچھی پکی اینٹیں، مٹی پتھر چونا یا اینٹوں کی دیوار، ان چیزوں پر غبار ہونا ضروری نہیں۔

**وہ چیزیں جن پر تیمّم کرنا جائز نہیں:-** لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، اناج، کپڑے، راکھ، ان تمام چیزوں پر تیمّم کرنا جائز نہیں۔

**تیمّم کے واجب ہونے کی شرطیں:** وجوب تیمّم کے لئے سات شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) وضو یا غسل کی ضرورت کا ہونا (۵) مٹی چونے وغیرہ کے استعمال پر قادر ہونا (٦) نماز کا وقت ہونا (شروع وقت میں تیمّم واجب نہیں) (۷) نماز کا اتنا وقت ملنا جس میں تیمّم کر کے نماز ادا ہو سکے۔

**تیمّم کے فرائض تین ہیں:** (۱) پاکی حاصل کرنے کی نیت کرنا (۲) پاک مٹی پر ایک مرتبہ دونوں ہاتھ مار کر منہ پر پھیرنا (۳) پھر دوسری مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا۔

فائدہ:- تیمّم سے فرض نماز، نفل نماز، قرآن مجید کی تلاوت، نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں ادا کرنا جائز ہے، اور جب تک پانی نہ ہو اور عذر باقی رہے تو تیمّم کرے، چاہے سالوں گذر جائے لیکن تیمّم کی شرطوں کے ساتھ۔

نوٹ:- زیادہ مسائل دوسری بڑی کتابوں میں دیکھیں۔

**شرائط نماز:-** نماز شروع کرنے سے پہلے کچھ چیزوں کا پورا ہونا ضروری ہے،



انہیں نماز کی شرائط کہتے ہیں، جب تک یہ شرطیں پوری نہ ہوں نماز شروع نہیں کر سکتے، اگر شروع کر دی تو نماز درست نہ ہوگی، چاہے ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے یا قصدا چھوڑ دے۔ پیارے بچو نماز کی شرطیں سات ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) جگہ کا پاک ہونا: یعنی نماز پڑھنے والے کے بدن کا جو حصہ زمین پر لگتا ہے وہ جگہ پاک ہونا ضروری ہے، مُصَلّٰی یا چادر یا کسی تختہ وغیرہ پر جہاں بھی نماز پڑھتے ہو وہ سب پاک ہونا چاہئے۔

(۲) کپڑے کا پاک ہونا: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے کپڑے جو بھی نماز پڑھتے وقت پہنے ہو، سب کا پاک ہونا ضروری ہے، یعنی کسی قسم کی ناپاکی نہ لگی ہو۔

(۳) بدن کا پاک ہونا: بدن کے پاک ہونے سے مطلب یہ ہے کہ بدن پر کسی قسم کی ظاہری ناپاکی نہ لگی ہو جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب وغیرہ، اور اندرونی ناپاکی جیسے بے وضو ہونا یا غسل کی حاجت ہونا، اس طرح تمام ناپاکی سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(۴) ستر عورت یعنی نماز پڑھنے کی حالت میں اس حصۂ جسم کو چھپانا فرض ہے جس کا ظاہر کرنا شرعاً حرام ہے خواہ تنہا نماز پڑھے یا کسی کے سامنے۔ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے، اور عورت کو دونوں ہتھیلی اور دونوں پاؤں اور منہ کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا فرض ہے، بدن کے ان حصوں میں سے جن کا نماز میں چھپانا فرض ہے اگر اس کا چوتھائی حصہ نماز میں کھل گیا اور اتنی دیر کھلا رہا کہ تین مرتبہ

سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز جاتی رہیگی، پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہوگئی،

(۵) **نماز کو وقت کے اندر پڑھنا:-** نماز کے لئے جو وقت شریعت نے مقرر کیا ہے اس وقت میں نماز پڑھنا ضروری ہے اگر وقت سے پہلے پڑھی تو نماز نہ ہوگی، اور بعد میں پڑھی تو قضا ہوگی۔

(٦) نیت کرنا: دل سے ارادہ کرنے کو نیت کہتے ہیں، تمام نمازوں کے لئے نیت کرنا شرط ہے، جیسے ظہر کی نماز پڑھنی ہو تو یہ ارادہ کریں کہ میں آج کی ظہر کی نماز پڑھتا ہوں۔

(۷) استقبال قبلہ یعنی نماز پڑھنے کی حالت میں اپنا سینہ قبلہ (یعنی خانۂ کعبہ، جو عرب ملک کے ایک شہر مکہ معظّمہ میں واقع ہے) کی طرف کرنا ضروری ہے، اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا چاہئے، ہندوستان سے مکہ معظّمہ پچھّم کی طرف ہے اس لئے ہندوستان والے پچھّم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے ملک والوں کو اپنے ملک سے جس طرف خانۂ کعبہ پڑتا ہو اس طرف منہ کرنا چاہئے۔

**نماز کے فرائض:-** دوران نماز کچھ چیزوں کی پابندی ضروری ہے، انہیں نماز کے فرائض کہتے ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی، فرائض کی حیثیت وہی ہے جو ایک عمارت میں کھمبوں کی ہوتی ہے، اس لئے انہیں نماز کے ارکان یا ستون بھی کہتے ہیں۔ نماز میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چھ فرائض ہیں، (جنکو اندرونی فرائض بھی کہا جاتا ہے۔)



**(۱) تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر کہنا) :-** تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے ہیں، جس کے بعد بہت سی جائز باتیں حرام ہو جاتی ہیں، جیسے کھانا، پینا، بولنا وغیرہ، اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ فرض اور واجب نماز میں سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہنا ضروری ہے اگر بغیر عذر کے جھکے ہوئے تکبیر تحریمہ کہا تو کافی نہیں ہے۔

**(۲) قیام :-** کھڑے ہو کر پڑھنا، یعنی تکبیر تحریمہ کہہ کر سیدھا کھڑا ہونا: فرض اور واجب نماز میں اتنی مقدار کھڑا ہونا کہ ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھی جاسکے ضروری ہے، کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ادا نہ ہوگی، دوسری مرتبہ پڑھنی پڑیگی، کسی بیماری یا کسی اور عذر کی بنا پر بیٹھکر نماز پڑھی تو حرج نہیں، نفل نماز بغیر عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے۔

**(۳) قرأت:×** یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا، کم از کم ایک بڑی آیت قیام کی حالت میں پڑھنا فرض ہے، فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں اور سنت، نفل، اور وتر کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا اور اس کے بعد کوئی سورہ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔

اگر کسی کو قرآن شریف میں سے کچھ بھی یاد نہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز صحیح ہونے کی مقدار میں قرآن شریف کی کچھ آیتیں یا سورہ یاد کرلے اور جب تک یاد نہ ہو تو قرآن مجید کی آیت کے بدلہ نماز میں ''سبحان اللہ'' یا ''الحمدللہ'' پڑھتا رہے۔

**(۴) رکوع کرنا:-** اس قدر جھکنا چاہیے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جاوے اور

رکوع کا سنت طریقہ یہی ہے کہ اس قدر جھکے کہ سُرین اور کمر برابر ہو جائیں، اور بازو پسلی سے الگ رہے۔ اور دونوں ہاتھ سے گھٹنوں کو پکڑے۔

**(۵) سجدہ :-** ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، سجدہ کے اندر پیشانی، ناک، دونوں پیروں کا زمین پر ٹکنا ضروری ہے، اور پیر کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہنی چاہئے۔

بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک نہ رکھی تو سجدہ ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگا، اور فقط ناک رکھی اور پیشانی نہ رکھی تو سجدہ ادا نہ ہوگا اور نماز صحیح نہ ہوگی۔ دونوں سجدوں کے درمیان برابر سیدھا نہ بیٹھا اور ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کیا تو ایک ہی سجدہ شمار ہوگا۔

**(۶) قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کی بقدر بیٹھنا:-** قعدۂ اخیرہ اس بیٹھنے کو کہتے ہیں جس کے بعد سلام پھیرنا مقصود ہو۔ تمام نمازوں میں (فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل) سلام پھیرنے سے قبل التحیات پڑھنے کے برابر بیٹھنا فرض ہے۔ اور التحیات کا پڑھنا واجب ہے۔

تین یا چار رکعت والی نمازوں میں دو قعدے ہوتے ہیں، دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنے کو قعدۂ اولیٰ کہتے ہیں، تیسری یا چوتھی رکعت کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنے کو قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں۔

**(۷) اپنے فعل اور ارادہ سے نماز کو ختم کرنا۔**

**نوٹ:** یہ سات نماز کے فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی بات جان کر یا بھول کر چھوٹ گئی تو نماز صحیح نہ ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔



# نماز کے واجبات

**نماز کے واجبات چودہ ہیں :** (۱) سورۂ فاتحہ کا پڑھنا (۲) فرض کی دو رکعت اور وتر کی اور سنت اور نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت، یا ایک بڑی آیت، یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا (۳) فرض نماز کی پہلی دو رکعت کو قرأت کے لئے مقرر کرنا (۴) تمام ارکان میں ترتیب قائم رکھنا (۵) تمام ارکان کو اطمینان کے ساتھ ادا کرنا (۶) رکوع سے فارغ ہو کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) دونوں سجدوں کے درمیان برابر بیٹھنا (۸) قعدۂ اولیٰ یعنی تین چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات پڑھنے کے مقدار بیٹھنا (۹) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا (۱۰) تمام ارکان کو پے در پے ادا کرنا (۱۱) امام کو مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعت میں، اور فجر اور عید اور تراویح کے بعد وتر میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرنا (۱۳) نماز وتر میں دعاءِ قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعاءِ قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عید کی نماز میں چھ تکبیریں کہنا۔

پیارے بچو! یہ چودہ واجب ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک جان بجھ کر چھوڑ دیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی، اور اگر بھول سے کوئی بات چھوٹ گئی تو سجدۂ سہو (بھول کا سجدہ) کرنا پڑے گا۔ ورنہ نماز نہ ہوگی۔ سجدۂ سہو نماز میں کسی واجب یا سنت کو غلطی سے ترک کرنے کا گویا کفارہ ہے۔ اگر امام نے کسی بھول پر سجدۂ سہو کیا تو مقتدی کو بھی ساتھ کرنا ضروری ہوگا۔

**سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ:-** سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات

کے بعد داہنی طرف سلام پھیرلیں اور پھر دوسجدے کر کے بیٹھ کر دوبارہ التحیات پڑھیں اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیریں، اور نماز ختم کریں۔

اگر بھولے سے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کرلیا تب بھی ادا ہوگیا اور نماز صحیح ہوگئی۔ (شرح الھدایہ، طحطاوی، بہشتی زیور) (دونوں عیدوں اور ہر بڑی جماعت میں سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔)

# نماز پڑھنے کا پورا طریقہ

جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پاک صاف ہو کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ (اگر کھلی جگہ میں نماز پڑھ رہے ہیں تو آڑ کے لئے سامنے کچھ رکھنا ضروری ہے، اسے سترہ کہتے ہیں۔) اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھو، پھر جو نماز پڑھنی ہے دل سے نیت کریں، زبان سے کہیں تو اچھا ہے، مثلاً نماز فجر پڑھنی ہے تو کہو کہ ''فجر کی نماز اللہ کے واسطے پڑھتا ہوں۔'' پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاو، اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں، نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ ناف کے نیچے لے جا کر اس طرح باندھ لو کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو، تین بڑی والی انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر ہوں اور انگوٹھا اور چھنگلی اس کے اغل بغل۔ نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔ اس کے بعد ثنا پڑھیں:

**سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ وَ تَبَارَکَ اسۡمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ.**



ترجمہ: اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور پوری دنیا میں تیری ہی تعریف ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

پھر اعوذ اور بسم اللہ پڑھو:

**اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡم** میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں

**بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

پھر سورۂ فاتحہ پڑھو:

**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ** (آمین)

ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، مالک ہے روزِ جزا کا، (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ بتا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے، نہ ان کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا راستہ۔

**سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھو:**

**قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ**

(اے نبی) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس سے کوئی

پیدا نہیں ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

۳۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائیں اور رکوع میں :

**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** (پاکی بیان کرتا ہوں اپنے رب کی جو بزرگی والا ہے)

کم از کم تین مرتبہ پڑھیں، پھر رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھیں:

**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی)

اکیلے نماز پڑھنے والا تحمید بھی پڑھے یعنی:

**رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** (اے ہمارے رب سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں)

اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور :

**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** (پاک ہے میرا رب بہت بڑا)

کم از کم تین مرتبہ پڑھیں، اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائیں اس کو ''جلسہ'' کہتے ہیں اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں، اور تسبیح پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں، یہاں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر ''ثنا'' اور ''اعوذ'' نہ پڑھیں، بلکہ بسم اللہ پڑھ کر دوسری رکعت شروع کی جائے، پہلی رکعت کی طرح (اوپر کی طرح) تمام چیزیں ادا کی جائیں، اور دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ میں بیٹھ کر التحیات پڑھیں:



**اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاۃُ وَ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ.**

تمام قولی اور جانی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں، سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہو، سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر، اقرار کرتا ہوں میں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں میں بیشک حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اگر دو رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد دونوں درود شریف اور دعا پڑھیں، اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑیں ہو جائیں، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں، اور پہلی، دوسری رکعت کی طرح رکوع سجدہ کرتے ہوئے تیسری اور چوتھی رکعت پوری کریں، آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھ کر تشہد (التحیات) کے بعد درود شریف پڑھیں:

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ**

یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

**اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ**

یا اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھیں:

**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ**

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت بہت ظلم کیا ہے اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

اس کے بعد دائیں جانب منہ پھیر کر کہیں:

**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ** سلام تم پر اور اللہ کی رحمت

اس کے بعد بائیں جانب کو بھی منہ پھیر کے اسی طرح سلام کے الفاظ کہیں:

**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ** سلام تم پر اور اللہ کی رحمت

اس طرح نماز پوری ہو جاتی ہے، نماز سے فارغ ہو کر جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عام طور پر تین مرتبہ "**اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ**" (میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔) کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے:



**اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ**

اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو برکت والا ہے، اے بزرگی اور بڑائی والے

## امام ، منفرد ، مقتدی کی نماز میں فرق

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب جو بیان کی گئی ہے امام اور منفرد کو سب پڑھنا چاہئے، مقتدی کو امام کے پیچھے اعوذ ، بسم اللہ، تسمیع اور قرات کے سوا، تسبیح، تحمید، وغیرہ سب پڑھنا چاہئے۔

### (ا) وتر کی نماز

حضرت حارجہ بن حذاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو، وہ نماز وتر ہے، اللہ تعالی نے اس کو تمہارے لئے نماز عشاء کے بعد سے طلوع صبح صادق تک مقرر کیا ہے. (یعنی وہ اس وسیع وقت کے ہر حصہ میں پڑھی جا سکتی ہے)

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد۔ ، معارف الحدیث)

**نماز وتر کسے کہتے ہیں:** عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق کے درمیان طاق رکعات کی شکل میں جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے وتر کہتے ہیں، وتر کے معنی طاق عدد کے ہیں یعنی ایک، تین، پانچ وغیرہ، اس نماز کو وتر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں طاق رکعات پڑھی جاتی ہیں۔ (یعنی تین رکعتیں)

وتر کی نماز واجب ہے، اوراس کی تین رکعات ایک سلام اور دو قعدوں سے ادا کی جاتی ہیں، نماز وتر پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو فرض نمازوں کا ہے، بس فرق یہ ہے کہ فرض نمازوں میں صرف ابتدائی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ یا آیات ملاتے ہیں لیکن وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ یا آیات ملاتے ہیں اور وتر جب جماعت سے پڑھیں (صرف ماہ رمضان میں وتر باجماعت پڑھی جاتی ہے) تو تمام رکعات میں قرأت جہری کرتے ہیں، تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر دونوں ہاتھ تکبیر کے ساتھ کانوں تک اسی طرح اٹھائیں جس طرح تکبیر تحریمہ میں اٹھاتے ہیں، پھر ہاتھ باندھ کر دعا قنوت آہستہ آواز سے پڑھیں

**دعائے قنوت:** "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَ لَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ. اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّی وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ" (طبرانی)

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری حمد وثنا کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے، ہم الگ کردیں گے اور چھوڑ دینگے اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے، اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں، تیری رحمت



کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔"

**نماز وتر میں کیا پڑھیں؟** رسول اللہ ﷺ عام طور پر نماز وتر کی پہلی رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" دوسری میں "سورۃ الکافرون" اور تیسری میں "سورۃ الاخلاص" پڑھتے تھے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) نماز وتر میں سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ" (پاک ہے بادشاہ نہایت پاک) پڑھا کرتے تھے اور تیسری بار زور دار آواز میں کھینچ کر پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی)

کسی کو دعاءِ قنوت یاد نہ ہو تو ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ پڑھنا چاہیئے۔

رمضان شریف میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھی جاتی ہے، اگر مقتدی نے پوری دعاءِ قنوت نہیں پڑھی تھی اور امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی دعاءِ قنوت پڑھنا چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے۔

# مرد اور عورت کی نماز میں فرق

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے اور عورتوں کو بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے (۲) تکبیر تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینہ پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھا کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیئے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیئے، حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا

نہیں چاہیئے (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیئے کہ سر اور سُرین اور پشت برابر ہو جائے اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیئے بلکہ صرف اسی قدر کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر رکھنا چاہئے (۶) مردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ زانو سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئیں (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیئے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو سرین کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہیئے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ انکو ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کرنی چاہیئے.

# نمازِ تراویح

نماز تراویح مرد و عورت دونوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے، تراویح کی نماز کا وقت عشا کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور فجر تک رہتا ہے، جو آدمی عشا کی نماز سے پہلے تراویح پڑھے گا اس کی تراویح صحیح نہ ہوگی۔ ماہ رمضان میں نمازِ عشا کے فرض اور سنت پڑھ چکنے کے بعد بیس رکعت، دو، دو رکعت کر کے باجماعت پڑھنی چاہیے، نمازِ تراویح کے بعد وتر باجماعت پڑھنے چاہیے، اگر کسی کی چند رکعتیں رہ گئی ہوں اور وتر کی



جماعت کھڑی ہو جائے تو لازم ہے کہ وتر باجماعت پڑھے۔

حنفی مذہب میں تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور دو دو رکعت کی نیت سے پڑھنا مسنون ہے اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا مستحب ہے اور اس بیٹھنے میں تسبیحِ تراویح، درود شریف، استغفار، دعا یا کلام مجید پڑھنا مستحب ہے، یا یہ دعا پڑھے:

**سُبْحَانَ ذِیْ الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِیْ الْعِزَّةِ وَ الْعَظْمَةِ وَ الْهَيْبَةِ وَ الْقُدْرَتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَ الرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ.**

ترجمہ:- پاکی بیان کرتا ہوں میں عالمِ ارواح اور عالم اجسام والے کی، پاک ہے عزت عظمت والا اور ہیبت اور قدرت اور بڑائی اور غلبہ والا۔ پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ ہے جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے بڑا پاک ہے، نہایت پاک ہے ہمارا رب اور فرشتوں اور روحوں کا رب ہے، اے اللہ ہم کو عذاب سے بچا، اے اللہ ہم کو عذاب سے بچا، اے اللہ ہم کو عذاب سے بچا۔

تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے اور دو مرتبہ افضل اور تین مرتبہ اس سے زیادہ افضل ہے، جہاں حافظ قرآن نہ ہو یا کسی اور وجہ سے پورا قرآن نہ پڑھا جا سکے تو چھوٹی چھوٹی سورتیں یا آیتیں پڑھ لیا کریں، نماز تراویح کو باوجود طاقت ہونے کے بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔

# نمازعیدین

**عیدین کے خاص اعمال:۔**

(۱) عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (۲) عیدگاہ جانے سے قبل میٹھی چیز کھانا اور بقرعید میں نماز سے قبل کچھ نہ کھانا (۳) حجامت بنوانا (۴) غسل کرنا (۵) عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا (۶) خوشبو استعمال کرنا (۷) مسواک کرنا (۸) بالوں میں تیل ڈالنا (۹) سرمہ لگانا (۱۰) عید الفطر میں عیدگاہ جاتے ہوئے راستے میں آہستہ آواز سے تکبیر کہنا اور بقرعید کے موقع پر بلند آواز سے تکبیر کہنا۔

عیدگاہ میں صرف ایک مرتبہ جماعت ہوسکتی ہے، دوسری مرتبہ مکروہ ہے۔
(شامی)

کوئی بیمار یا کمزور آدمی عیدگاہ میں پیدل نہ جاسکے تو سواری میں جاسکتا ہے۔
(امداد الفتاویٰ)

**نوٹ:۔تکبیر یوں کہی جائے:**

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

اسلامی تیوہار دو ہیں، عید الفطر یعنی روزہ کھولنے کی عید، عید الاضحیٰ یعنی قربانی کی عید، ان کو ''عیدین'' کہتے ہیں، عید الفطر اس خوشی میں مناتے ہیں کہ رمضان کے جو روزے ہم پر فرض کیے گئے تھے اللہ تعالی نے اس کو پورا کرنے کی توفیق بخشی اور اس کی برکتوں سے مالا مال کیا۔ چنانچہ شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں، یہ عید شوال کی پہلی تاریخ کو مناتے ہیں، اس دن اللہ تعالی انعامات کی بارش کرتا ہے اور صدقۂ فطر



کی بدولت رمضان کی کوتاہیوں سے درگزر فرماتا ہے۔

عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یاد میں مناتے ہیں اس لئے اسے عید قرباں بھی کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ''مَا هٰـذِہِ الْاَضَاحِیُ'' یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ'' ''تمہارے باپ ابراھیم کی سنت ہے'' (ترمذی)

عید الفطر (رمضان کے بعد کی عید) اور عید الاضحیٰ (بقرعید) کی نماز بھی واجب ہے، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف پہنچ کر ۲ ھ میں عید کی نماز قائم کی، پھر آپ ﷺ نے اور آپکے ساتھیوں نے کبھی عید کی نماز نہیں چھوڑی، اس لئے ہر مسلمان پر عید کی نماز کا اہتمام ضروری ہے، دونوں عیدوں میں دو، دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، ان نمازوں کا وقت سورج نکلنے کے بعد سے دوپہر سے پہلے پہلے تک ہے، یا یوں کہیے کہ سورج نکلنے کے بعد سے سورج ڈھلنے تک ہے، عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں جو واجب ہیں، تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں۔

**طریقۂ نماز عیدین:** دو رکعت نماز عید الفطر واجب کی نیت سے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لئے جائیں، اور ثناء پڑھ کر تین تکبیریں کہی جائیں پہلی اور دوسری تکبیر میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیئے جائیں، پھر تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لئے جائیں، امام سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں، بقیہ رکعت اور نمازوں کی طرح پوری کر کے جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو ہاتھ باندھ دیں اور سورۂ فاتحہ اور سورت کے بعد تین زائد تکبیریں کہیں جائیں، اور ہر بار کانوں

تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں پھر چوتھی تکبیر کہتے ہوئے بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع کریں۔نماز کے بعد امام خطبہ پڑھیں (کیونکہ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے) اور مقتدی خاموشی کے ساتھ خطبہ سنیں۔

# جمعہ کی نماز کا بیان

**جمعہ کے دن کی فضیلت:-** جمعہ کا دن تمام دنوں میں سب سے افضل ہے، ''بہترین دن جس پر کہ سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے،اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے،اسی دن جنت میں داخل کئے گئے،اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا، قیامت جمعہ کے دن ہی واقع ہوگی۔'' (مسلم)

مکہ میں جمعہ کی نماز فرض نہ تھی کیونکہ یکجا ہوکر نماز ادا کرنا مشکل تھا۔

جمعہ مسلمانوں کی ایک عید ہے جو ہفتہ میں ایک مرتبہ آتی ہے،شہر اور قصبہ کے سب مسلمان صاف اور پاک کپڑے پہن کر ایک بڑی مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور سب مل کر اللہ تعالی کی حمد وثنا اور عبادت کرتے ہیں،اور اپنی بندگی کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں،امام ان کو خطبہ میں اللہ تعالی کے احکام سناتا ہے اور سب ان کو خاموشی کے ساتھ سنتے ہیں اور سب ساتھ مل کر اللہ تعالی سے اپنی اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں،اس طرح جمعہ میں ایک ساتھ مل کر عمل کرنے سے اسلامی شان اور مسلمانوں کی اجتماعیت نظر آتی ہے۔

**جمعہ کی نماز کی فضیلت:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر سب سے پہلے مسجد پہنچا تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا اللہ کی راہ میں اونٹ کی



قربانی کرنے والے کو۔پھر جو اس کے بعد پہنچا اسے گائے کی قربانی کرنے والے کے برابر پھر جو اس بعد پہنچا اسے دنبہ کی قربانی کرنے والے کے برابر، پھر جو اس کے بعد پہنچا اسے مرغی کی قربانی کرنے والے کے برابر، پھر جو اس کے بعد پہنچا اس کو انڈے کی قربانی کے برابر، پھر جب امام خطبہ کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے اپنا رجسٹر بند کردیتے ہیں اور غور سے خطبہ سننے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ (مسلم)۔

رسول اللہ ﷺ جمعرات ہی سے جمعہ کی تیاری شروع کردیتے تھے، جمعہ کے دن آپ ﷺ ناخن ترشواتے،مسواک کرتے،غسل فرماتے،اچھا لباس زیب تن کرتے،خوشبو لگاتے، بالوں میں تیل لگا کر کنگھا کرتے اور بہت پہلے مسجد نبوی پہنچ جاتے۔

**جمعہ کی نماز کس پر فرض ہے؟** جمعہ کی نماز آزاد بالغ،سمجھ دار،تندرست،مقیم مردوں پر فرض ہے،نابالغ بچوں،غلاموں،دیوانوں،بیماروں،اندھوں،اپاہجوں،اسی طرح معذوروں،مسافروں،عورتوں پر فرض نہیں ہے،(وہ اس کی جگہ نماز ظہر پڑھیں) اگر جمعہ پڑھیں تو ادا ہوجائے گی پھر ان کو ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔واضح رہے کی جمعہ کی نماز کے لئے جماعت ضروری ہے،بغیر جماعت جمعہ درست نہیں ہے، اگر جمعہ کی نماز چھوٹ جائے تو اسے تنہا نہیں پڑھ سکتے بلکہ ظہر کی نماز پڑھنی ہوگی۔

**جمعہ کی نماز سے پہلے کیا کرنا چاہئے؟** جمعہ کے دن صبح سے ہی نماز کی تیاری کرنی چاہئے،اچھی طرح غسل کرکے صاف ستھرے کپڑے پہنیں،اگر حجامت وغیرہ کی ضرورت ہو تو اس سے فارغ ہوجائیں،خوشبو،عطر وغیرہ لگاؤ،جمعہ مسجد تک چلتے

جاؤ، اور سب سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرو، مسجد میں پہنچ کر تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت پڑھو، امام جب خطبہ پڑھے تو خاموشی سے سنو، اس وقت باتیں کرنا، کوئی نماز پڑھنا، کھانا پینا، کسی بات کا جواب دینا وغیرہ جو خطبہ سننے میں خلل ڈالے وہ مکروہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے لغو بات کہی۔ (مسلم)

**جمعہ کی نماز کا وقت اور رکعتیں:-** ظہر کی نماز کا جو وقت ہے وہی جمعہ کا وقت ہے یعنی زوال کے بعد سے عصر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے، جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھنا افضل ہے، حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ ’’رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم جمعہ کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کی نماز کی کل رکعت ۱۴ ہیں (۱) چار رکعت سنت مؤکدہ (۲) دو رکعت فرض (۳) چار رکعت سنت مؤکدہ (۴) دو رکعت سنت (۵) دو رکعت نفل۔

**جمعہ کی نماز کا طریقہ:** جمعہ کے دن دو اذانیں دی جاتی ہیں، پہلی اذان کے بعد جامع مسجد پہنچ کر سنتیں پڑھتے ہیں، جب امام صاحب ممبر پر بیٹھتے ہیں تو دوسری اذان دی جاتی ہے، خطبہ کی یہ اذان جمعہ کی اصلی اذان ہے، پہلی اذان حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ضرورۃً اطلاع دینے کے لئے شروع کی گئی، امام نمازیوں کی طرف رخ کرکے اپنے خطبہ میں اللہ کی تعریف بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، قرآن اور سنت کی روشنی میں تقوی اور نیکی کی نصیحت کرتے ہیں، پہلا خطبہ ختم ہونے پر تھوڑی دیر بیٹھ جاتے ہیں، دوسرے خطبہ میں بھی اللہ کی تعریف بیان کرتے



ہیں، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، صحابۂ کرامؓ کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے دعا کرتے ہیں، امام دونوں خطبات سے فارغ ہوکر جہری نمازوں کی طرح دو رکعات نماز جمعہ جہری پڑھاتے ہیں۔

**جمعہ کی نماز کی قرأت:** جمعہ کی نماز میں قرأت زور سے پڑھنا سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھتے تھے، اور کبھی عید اور جمعہ ایک ساتھ جمع ہو جاوے تو عید کی نماز اور جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھتے تھے اور جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ تنزیل اور دوسری رکعت میں سورۂ دھر پڑھتے تھے۔

**جمعہ چھوڑنے کی وعید:-** (۱) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ چھوڑنے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ ان کے دلوں پر مُہر کر دیگا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (مسلم شریف)

(۲) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین جمعہ بغیر عذر کے سُستی میں چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مُہر کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

(۳) ایک اور روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہوتا ہے۔

انا احادیث پر سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ شریعت میں نماز جمعہ کی سخت تاکید ہے اور اس کے چھوڑنے پر سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں، کیا اب بھی کوئی شخص اسلام کا دعویٰ کرنے کے بعد بھی اس فرض کو چھوڑنیکی ہمت کرسکتا ہے؟

**جمعہ کا خطبہ:-** جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہیے کہ ممبر پر بیٹھ

جائے اومؤذن ان کے سامنے اذان کہے، اذان کے بعد امام فوراً کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردے۔

(۱) جب امام خطبہ کے لئے کھڑے ہوتو اس وقت کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(۲) جب خطبہ شروع ہوجائے تو تمام حاضرین کواس کا سننا واجب ہے، خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور۔ اور کوئی کام کرنا جو سننے میں خلل کرے مکروہ تحریمی ہے۔ اور کھانا ، پینا، بات چیت کرنا، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، تسبیح پڑھنا، کسی کو مسئلہ بتانا، یہ سب کام منع ہے۔

(۳) اگر سنت نفل نماز پڑھنے میں خطبہ شروع ہوجائے تو نماز اگر سنت ہے مؤکدہ ہے تو پوری کرے اور نفل ہوتو دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

(۴) نبی ﷺ کا نام مبارک آئے ، یا درود شریف کی آیت آوے تو خطبہ سننے والوں کو دل میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ (بہشتی زیور)

**جمعہ کی نماز:-** نماز جمعہ فرض عین ہے، قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اسلام کی بڑی نشانیوں میں سے ہے، اسکا انکار کرنے والا کافر ہے، اور بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق ہے۔

جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے، جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام کردی گئی ہے۔

جمعہ کی نماز دو رکعت فرض ہے، چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک رکعت یا قعدۂ اخیرہ میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پورے کرے۔



جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونا ضروری ہے، اگر تین نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ (تعلیم الاسلام)

# نفل نمازیں

(۱) نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائیگا، اگر نماز اچھی نکل آئی تو وہ شخص کامیاب ہوگا اور بامُراد اور اگر نماز بیکار ثابت ہوئی تو وہ نامُراد خسارہ میں ہوگا۔ اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ دیکھو! اس بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں؟ جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے ، اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کو پورا کردیا جائیگا، اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوۃ، وغیرہ کا حساب ہوگا۔ (ترمذی شریف)

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو نفلوں کا ذخیرہ بھی اپنے پاس کافی رکھنا چاہئے کہ اگر فرضوں میں کچھ کوتاہی نکلے تو میزان پوری ہوجائے گی، بہت سے لوگ کہدیا کرتے ہیں اجی ہم سے فرض ہی پورے ہوجائے تو بہت غنیمت ہے، نفلیں پڑھنا تو بڑے آدمیوں کا کام ہے، اس میں شک نہیں کہ فرض ہی اگر پورے ہوجائیں تو بہت کافی ہے لیکن ان کا بالکل پورا ادا ہوجانا کونسا آسان کام ہے۔

جب تھوڑی بہت کوتاہی ہوتی ہی ہے تو اس کو پورا کرنے کے لئے نفلوں کے بغیر چارۂ کار نہیں۔

(۲) تمام سُنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہے، سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ

ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے، جیسے نمازِ تراویح، تحیۃ المسجد، سورج گہن کی نماز وغیرہ۔

**تحیۃ الوضو:-** وضوں کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنا مستحب ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (مشکوۃ شریف)

**تحیۃ المسجد:-** اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے، کیونکہ مکان کی تعظیم صاحبِ مکان کی تعظیم کے خیال سے ہوا کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے (بخاری شریف)

**نوٹ:** یہ نفل ظہر عصر عشاء سے پہلے پڑھیں، فجر میں صرف دو سنتیں فجر کی پڑھیں، اور مغرب میں نماز سے پہلے کوئی نفل نہیں پڑھنا چاہئے، یہاں تک کہ تحیۃ الوضو بھی نہ پڑھیں۔

اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو پڑھے۔(سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ**) اور اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھے۔
(بہشتی زیور)

**اشراق:-** حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اشراق کی نماز پڑھنے والے کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی شریف)

جب آفتاب بلند ہو کر اس کی زردی دور ہوجائے تو دو دو رکعت کر کے چار رکعت نفل پڑھنا نماز اشراق ہے، اس نماز کا افضل طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھے رہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہو اور جب سورج ذرا بلند ہوجائے اور اس کی زردی دور



ہوجائے (تقریباً سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد) تو دو یا چار رکعت نماز اشراق پڑھو، اور اگر کسی کام کاج کے بعد پڑھی تو ثواب میں کمی ہوگی۔

**چاشت کی نماز:** اس کا وقت جب ہوتا ہے جب کہ سورج خوب چڑھ جائے، اور دھوپ ذرا تیز ہوجائے یعنی ہندوستانی ٹائم کے اعتبار سے تقریباً نو دس بجے دن کا وقت ہو تو آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے پڑھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، ہر جوڑ کا انسان کو صدقہ کرنا چاہئے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اتنا صدقہ کون کرسکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نیک کام صدقہ ہے اور چاشت کے وقت دو رکعت ان سب کی طرف سے صدقہ ہوسکتی ہے اور بھی بہت سی روایات میں اس کی فضیلت آئی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ کا نام ضحیٰ ہے، قیات کے دن ضحیٰ (چاشت) کی نماز پڑھنے والوں سے کہا جائیگا کہ یہ تمہارا دروازہ ہے اس سے جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔ (طبرانی)

**اوّابین کی نماز:-** مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے نفل پڑھے جاتے ہیں، اس کا نام صلوۃ اوّابین ہے، جس کا پڑھنا موجب ثواب و برکت ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر چھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی فحش گفتگو نہ کرے تو ان رکعتوں کا ثواب اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے ثواب کے برابر ہوگا۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھی

اس کو بارہ سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔ (مشکوۃ)

**نمازِ تہجد:-** تہجد کے معنی ہیں نیند توڑ کر اٹھنا، نمازِ تہجد اس نماز کو کہتے ہیں جو رات میں کچھ دیر سونے کے بعد بیدار ہو کر پڑھی جائے، اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس نماز سے پہلے آدمی تھوڑی سی نیند لے لیتا ہے اور اس کے بعد نماز کے لئے نیند قربان کر دیتا ہے، نمازِ تہجد کا دوسرا نام ''قیام اللیل'' (رات میں کھڑا ہونا) ہے، اس نماز کا وقت آدھی رات کے بعد سے صبحِ صادق سے پہلے تک ہے، نمازِ تہجد رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے، اس نماز کو دو دو رکعت کر کے چار رکعت سے بارہ رکعت تک پڑھیں، اس کی رکعات کی تعداد متعین نہیں ہیں، رسول اللہ ﷺ کبھی چار، کبھی چھ، کبھی آٹھ، کبھی دس اور کبھی بارہ رکعات کر کے پڑھتے تھے اور پہلی دو رکعات ہلکی ہوتی تھی، سہولت اور ہمت کے مطابق رکعات کی تعداد کم و بیش ہو سکتی ہے، اس کے فائدے بہت زیادہ ہیں، فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نمازِ تہجد ہے، رسول اللہ ﷺ نے نمازِ تہجد کو اپنی زندگی کا معمول بنا لیا تھا، بلکہ انتہائی مشقت اٹھا کر بھی اہتمام فرماتے تھے، لہذا جہاں تک ہو اسے ترک نہ کریں، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں، جو آیتیں یا سورتیں یاد ہوں پڑھ لیا کریں، کوئی آیت یا سورت اس نماز کے لئے مخصوص نہیں ہے۔

**ہماری بدنصیبی :-** ہر رات جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالی آسمان دنیا پر آتا ہے اور اعلان کرتا ہے، ''کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اس کو بخش دوں؟'' (بخاری، مسلم)



یہ ہماری کتنی بدنصیبی ہے کہ اللہ تعالی کے اس اعلان رحمت اور نوازش پر لبیک نہیں کہتے، سستی اور کاہلی اور آرام طلبی کی وجہ سے سوتے رہ جاتے ہیں اور اللہ تعالی کی رحمت ومغفرت سے محرومی ہمارے حصہ میں آتی ہے۔

جو کوئی آدمی تہجد کی نماز کے لئے نہ اٹھ سکے تو عشا کی نماز کے بعد تہجد کی نیت سے دو یا چار رکعت پڑھ لے، البتہ رات کو پڑھنے کا جو ثواب ہے وہ نہ ملے گا۔

رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میدان حشر میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو راتوں عبادت کرنے کے لئے اپنے بستروں سے علحدہ رہتے تھے، یہ آواز سن کر تہجد پڑھنے والے بندے ایک جگہ جمع ہو جائیں گے اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دئے جائیں گے۔ (بیہقی)

**نمازِ استخارہ:-** جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالی سے مشورہ لے، اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا، استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔

کہیں منگنی کرے، یا سفر کرے، یا اور کوئی کام کرے تو استخارہ کئے بغیر نہ کرے، انشاء اللہ کبھی پریشانی نہ ہوگی۔ استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ. فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ . اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ

وَ عَاقِبَۃَ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃَ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ''

اور جب ''ھٰذَا الْاَمْرَ'' پر پہونچے جس پر لکیر بنی ہوئی ہے تو اس کو پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کے لئے استخارہ کرنا چاہتا ہوں، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منھ کر کے باوضو سو جائے، جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے، اس کو کرنا چاہئے۔

اگر ایک دن میں معلوم نہ ہوا اور دل کا خلجان اور تردد باقی رہے تو دوسرے دن بھی ایسا کرے ایسی طرح سات دن تک کرے انشاءاللہ ضرور اچھائی بُرائی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ:- استخارہ میں خواب نظر آنا ضروری نہیں، پس دل میں جو خیال غالب ہو جائے اس پر عمل کرے۔

**صلوۃ التسبیح:- فضیلت اور طریقہ:**

صلوۃ التسبیح پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ نماز سکھائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ یہ نماز پڑھنے سے آپکے اگلے، پچھلے، چھوٹے، بڑے، نئے، پرانے سب گناہ معاف ہو جائینگے۔ ہو سکے تو روزانہ ایک بار، نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک بار صلوۃ التسبیح ضرور پڑھنی چاہئے۔

**صلوۃ التسبیح میں درج ذیل تسبیح پڑھی جاتی ہے:**

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرْ



صلوۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے صلوۃ التسبیح کی نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہکر نماز شروع کریں، اسکے بعد ثنا یعنی: **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔**

پڑھی جائے، ثنا کے بعد درج ذیل نقشہ کے مطابق صلوۃ التسبیح کی مذکورہ بالا تسبیح پڑھی جائے

| | |
|---|---|
| ثنا پڑھنے کے بعد | ۱۵، مرتبہ |
| فاتحہ اور سورت کے بعد | ۱۰، مرتبہ |
| رکوع کی تسبیح کے بعد | ۱۰، مرتبہ |
| رکوع سے اٹھکر قومہ میں | ۱۰، مرتبہ |
| پہلے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح کے بعد | ۱۰، مرتبہ |
| دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں | ۱۰، مرتبہ |
| دوسرے سجدہ میں، سجدہ کی تسبیح کے بعد | ۱۰، مرتبہ |

اس طرح ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح پڑھی جائے۔ دوسری رکعت میں اسطرح پڑھا جائے :

| | |
|---|---|
| سورۂ فاتحہ سے پہلے | ۱۵، مرتبہ |
| فاتحہ اور سورت کے بعد | ۱۰، مرتبہ |
| رکوع کی تسبیح کے بعد | ۱۰، مرتبہ |
| رکوع سے اٹھکر قومہ میں | ۱۰، مرتبہ |

| | |
|---|---|
| پہلے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح کے بعد | ۱۰،مرتبہ |
| دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں | ۱۰،مرتبہ |
| دوسرے سجدہ میں، سجدہ کی تسبیح کے بعد | ۱۰،مرتبہ |

اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت میں پڑھا جائے۔ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ اور چار رکعت میں مجموعی تین سو مرتبہ تسبیح پڑھی جائیگی۔

**نمازِ توبہ:-** اگر کوئی بات شریعت کے خلاف ہوجائے یعنی گناہ ہوجائے تو دو رکعت نفل پڑھکر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑ گڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے گناہ پر پچھتاوے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے پکّا ارادہ کرے اب کبھی نہ کرونگا اس سے بفضلہٖ تعالیٰ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

**صلوۃ الحاجت:-** اگر کوئی حاجت پیش آئے تو اس حاجت کو پورا کرنے کے لئے حاجت کی دو رکعت نماز پڑھو، یعنی سنت طریقہ سے وضو کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھو اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر خدا کی حمد وثنا اور درود شریف پڑھکر یہ دعا پڑھو۔

**فائدہ:-** بہتر یہ ہے کہ صلوۃ الحاجت پڑھنے سے پہلے دو رکعت نماز توبہ پڑھکر اپنے گناہوں سے بھی خوب توبہ استغفار رے کیونکہ جس کریم مولیٰ سے کوئی نعمت لینا ہوتی ہے، پہلے اس کو راضی کرنا ضروری ہے، اس کے بعد پھر دو رکعت نمازِ حاجت پڑھکر دعاءِ حاجت پڑھ کر اپنی حاجت کے لئے دعا کرے۔

”لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ



مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا کَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَهٗ وَلَا ضُرًّا اِلَّا کَشَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ“

# مسافر کی نماز کا بیان

جو آدمی اپنے گھر سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ سفر کے ارادہ سے نکلا تو وہ شریعت میں مسافر بن گیا، جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے تو شریعت کی رو سے اس کے لئے مسافرت کے احکام شروع ہوجائینگے اور اس پر قصر یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنا واجب ہوجاتا ہے، اور جب تک سفر میں رہے قصر کرتا رہے، البتہ کسی گاؤں یا شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرلی تو پھر قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے اگر کسی جگہ پر پندرہ دن رہنے کی نیت نہیں کی اور ضروری کام سے پندرہ دن سے بھی زیادہ ہوگیا تو بھی قصر کرتا رہے۔

ظہر، عصر، عشا کی فرض نمازوں میں قصر کرے، فجر اور مغرب اور وتر کی نمازوں میں قصر نہیں ہے، اور قصر صرف فرض نمازوں میں ہے، سنت وغیرہ میں قصر نہیں ہے، مسافر تکلیف کے باعث سنت وغیرہ چھوڑ دے تو کچھ گناہ نہیں ہے، اگر آسانی ہو اور کوئی عذر نہ ہو تو سنت وغیرہ پوری پڑھے، البتہ فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ جس کی تاکید آئی ہے نہ چھوڑے۔ فجر کی سنت اور وتر کی نماز پڑھنا بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔

(بخاری شریف)

عربی میں مثل ہے " اَلسَّفَرُ سَقَرٌ '' سفر جہنم ہے یعنی سفر مشکلات ومصائب کا نام ہے، مسافر کو سفر کے دوران طرح طرح کی زحمتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، چنانچہ اللہ رحمان ورحیم نے مسافر کو بہت سے احکامات میں رعایت دی ہے، جیسے (۱) چار رکعت والی نمازوں میں قصر (۲) جمعہ اور عیدین کی نمازیں اس پر واجب نہیں ہیں (۳) رمضان کے فرض روزے اگر رمضان میں ترک کردے تو جائز ہے۔ (۴) قربانی اس کے ذمے واجب نہیں۔ (سفر کے دوران نماز میں ہمیشہ قصر کرنا چاہئے، اگر چہ وہ حالت امن میں ہو،)

شریعت میں نماز ایک اہم عبادت ہے اس لئے اس کے احکام ومسائل بھی کتابوں میں بہت زیادہ پائیں گے۔ اسی لئے سفر کی حالت میں نماز آسانی سے ادا ہو جائے ایسے احکام شریعت میں بیان کئے گئے ہیں۔

مسافر جب سفر پر روانہ ہوجائے تو وہ قصر شروع کردے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں چار رکعت ظہر کی نماز پڑھی، اور ذو الحلیفہ میں (جو مدینہ سے ۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) عصر کی نماز دو رکعت پڑھی (بخاری ومسلم)، اور ایک حدیث میں ہے حارثہ بن وہب فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منی میں دو رکعتیں پڑھائیں، اس موقع پر ہم اتنے مطمئن تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے اور امن کی حالت تھی۔

اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو پوری پڑھنی پڑے گی، مگر وقت کے اندر ہو،



ورنہ نہیں۔ اور اگر مسافر کے پیچھے مقیم نماز پڑھے تو مسافر امام نماز قصر کرے گا اور مقیم اپنی نماز مکمل کرے گا۔

یہ بھی یاد رکھو کہ جو نمازیں سفر مین قضاء ہو جائیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر، عشاء کی دو ہی رکعتیں قضاء پڑھیں اور سفر سے پہلے گھر میں اگر ظہر کی نماز (مثلا) قضا ہوگئی تھی تو سفر کی حالت میں اس کی قضا پڑھیں تو چار رکعت پڑھیں، قاعدہ یہ ہے کہ جیسی ادا ہونی چاہیئے تھی ویسی اس کی قضاء ہوگی۔

تنبیہ:- تین منزل یعنی ۴۸ میل انگریزی کا سفر عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر جائز نہیں ہے، اگر چہ ہوائی جہاز کا سفر ہو، عورتیں اس کا لحاظ نہیں کرتیں. اگر تین منزل سے کم سفر ہو تو اس میں بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر میں نہ جائیں افضل یہی ہے.

محرم اس کو کہتے ہیں جس سے زندگی بھر کبھی بھی نکاح درست نہ ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ اور جس سے کبھی بھی نکاح درست ہو جیسے جیٹھ، دیور یا ماموں پھوپھی کا لڑکا یا خالہ کا بیٹا اور بہنوئی یہ لوگ محرم نہیں ہیں ان کے ساتھ سفر حج یا کوئی دوسرا سفر جائز نہیں ہے اور جس محرم پر اطمینان نہ ہو اس کے ساتھ بھی سفر کرنا جائز نہیں ہے، خوب سمجھ لو.

## بیمار کی نماز کا بیان

اسلام نے نمازی کے لئے حالت مرض میں آسانیاں رکھی ہیں، مریض کے لئے جو آسانیاں رکھی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) اگر کوئی شخص ایسا مریض یا اس درجہ کمزور ہے کہ وہ کھڑا نہیں ہوسکتا تو بیٹھ کر نماز

پڑھے، مکمل طور پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت اس صورت میں ہے جبکہ مریض یا کمزور شخص بالکل ہی کھڑا نہ ہو سکے اور اگر صورت یہ ہے کہ مریض یا کمزور آدمی ہر چند کے صد فیصد کھڑا نہ ہو سکتا ہو یا زیادہ دیر تک کھڑا نہ رہ سکتا ہو پھر بھی کسی قدر کھڑا ہو سکتا ہو یا کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہو تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہو اور جتنی دیر بھی کھڑا رہ سکتا ہو، اسی قدر کھڑا ہو اور اتنی ہی دیر کھڑا ہو، مثلاً ایک شخص جھک کر کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ جھک کر ہی کھڑا ہو، اسی طرح اتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہو جتنی دیر میں تکبیر تحریمہ یا ایک آیت کی مقدار پڑھی جا سکتی ہے تو وہ اتنی دیر ہی کھڑا ہو کہ یہ واجب ہے۔

اگر ایک شخص لاٹھی کے سہارے سے یا دیوار کی ٹیک یا کسی آدمی پر بوجھ ڈال کر کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ ان ذرائع سے کام لے کر ہی کھڑا ہو۔

خلاصہ یہ کہ جہاں تک ممکن ہو کھڑے ہو کر نماز پڑھے، البتہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت ہی نہ ہو تو پھر بدرجہ مجبوری بیٹھ کر نماز پڑھے۔

(۲) اگر کوئی شخص کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا تو افضل یہ ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کے لئے اشارے سے کام لے، کیونکہ یہ صورت قیام، رکوع و سجود کے لئے اشارے سے کام لینا نسبتاً دشوار ہے، لہذا بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع و سجود کے لئے اشارے سے کام لینا جائز اور افضل ہوا۔

(۳) اگر کوئی شخص قیام اور رکوع و سجود پر قادر نہ ہو تو بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز پڑھے، رکوع میں ذرا کم اور سجدے میں ذرا زیادہ جھکے، اگر سیدھا بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو دیوار یا آدمی کے سہارے بیٹھ کر نماز پڑھے، الغرض جہاں تک ممکن ہو بیٹھ کر نماز پڑھے اور قعود پر



قادر ہوتے ہوئے لیٹ کر نہ پڑھے، البتہ جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی کوئی امکانی صورت نہ ہو تو لیٹے لیٹے پڑھنے کی اجازت ہے۔

**لیٹ کر نماز پڑھنے کی ترکیب:**

نماز کے لئے چیت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کر لے مگر پاؤں موڑے رکھے، انہیں پھیلائے نہیں، کیونکہ جانبِ قبلہ پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔

مذکورہ قائدہ کے مطابق چیت لیٹ کر سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ لے تاکہ رکوع و سجود اور قعدہ سے کسی قدر شباہت پیدا ہو جائے، پھر سر کے اشارے سے رکوع و سجود کرے۔

اگر نمازی اس طرح چیت لیٹ کر نماز نہ پڑھ سکے تو دائیں کروٹ لیٹ کر پڑھے اور اگر دائیں کروٹ پر بھی نہ لیٹ سکے تو پھر بائیں کروٹ پر لیٹ کر پڑھ لے مگر بہر صورت منہ قبلہ کی طرف رہے۔

اگر منہ قبلہ کی طرف نہ رہ سکے اور اس طرف منہ پھیرنے والا بھی کوئی نہ ہو تو مجبوری ہے جدھر کو منہ ہو اسی طرف سہی، آدمی بقید ہوش و حواس ہے تو پھر نماز کی ادائیگی فرض ہے۔

**نماز کب ساقط ہوتی ہے؟**

جتنی صورتیں لکھی گئیں ہیں ان کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ جب تک انسان بیٹھ کر، لیٹ کر اور سر کے اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہو، یہ فرض معاف نہیں ہو سکتا، اگر کچھ نہیں تو جب تک جان ہے تب تک زبان تو ہلا سکتا ہے اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں،

البتہ جب انسان سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو پھر نماز ساقط ہو جاتی ہے۔

اب اگر مریض کی ایسی شدت مرض ایک رات دن سے کم رہے تو فوت شدہ نمازوں کی قضاء واجب ہے اور اگر اسی حالت مرض میں ایک دن رات سے زیادہ مدت گذر جائے تو پھر فوت شدہ نمازیں بھی معاف ہیں۔

بیہوش اور مجنون آدمی کا بھی یہی حکم ہے، یعنی اگر بیہوشی اور جنون کی حالت ایک دن رات طاری رہی تو فوت شدہ نمازوں کی قضاء بھی معاف ہو جاتی ہے، لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ بیہوشی کسی بیماری یا قدرتی سبب سے ہو، اگر نشا کی وجہ سے سرمستی و مدہوشی ہو تو یہ بیہوشی خواہ کتنی ہی مدت تک رہے تمام فوت شدہ نمازوں کی قضاء واجب ہوگی۔

**سورج گرہن کی نماز:-** سورج گرہن کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور بندوں کو خوف دلانا مقصد ہے، جب تم گرہن کو دیکھو تو نماز پڑھو، نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو نفل نماز پڑھنے کا ہے۔

سورج گہن کی نماز جماعت سے ادا کی جائے، امام جمعہ یا حاکم وقت یا اس کا نائب امامت کرے، خطبہ اس نماز میں نہیں پڑھا جاتا، اذان اور اقامت بھی نہیں ہوتی، لوگوں کو خبر دینے کے لئے اعلان کر دیا جائے، نماز میں بڑی بڑی سورتیں جیسا کہ سورۂ بقرہ وغیرہ پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک کرنا مسنون ہے، قرأت آہستہ کرنی چاہیئے، نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دعا میں مشغول ہو جائے اور مقتدی



آمین کہیں، جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے تو کسی نماز کا وقت آجائے تو دعا موقوف کر کے نماز میں مشغول ہونا چاہیئے۔

**چاند گرہن کی نماز:-** چاند گرہن کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، مگر جماعت سے پڑھنا مسنون نہیں ہے، اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے جیسے سخت آندھی چلے، یا زلزلہ آئے، یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹے، یا بہت برف گرے یا بارش زیادہ برسے، یا کوئی عام بیماری پھیلے یا دشمن کا خوف ہو تو ایسے موقعہ پر جو نماز پڑھی جائے اس میں جماعت نہ ہو ہر شخص اپنے گھر میں اکیلا پڑھے۔

حضور ﷺ کو جب کوئی رنج یا مصیبت پہنچتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

(نماز کی بڑی کتاب)

**اوقاتِ ممنوع:-** نماز کے لئے تین اوقات مکروہ ہیں، (۱) طلوع آفتاب کے وقت، جب تک سورج ایک ہاتھ کے برابر اونچا نہ ہو جاوے (۳) زوال کے وقت، جب کہ سورج برابر سر پر ہو، جب تک ڈھل نہ جائے اور سایہ ظاہر نہ ہو۔ (۲) غروب آفتاب کے وقت، سورج کے زرد ہونے کے بعد جب تک سورج بالکل ڈوب نہ جائے البتہ اسی دن کی عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے وقت تک پڑھ سکتے ہیں۔ ان اوقات میں کوئی نماز پڑھنا، سجدہ کرنا، نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

**اوقات مکروہ:-** جب چاہے نفل نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن چند اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے: (۱) صبح صادق سے لیکر سورج طلوع ہونے تک۔ (۲) نماز عصر

کے بعد سے سورج چھپنے تک۔ اسی طرح مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے، اسی طرح عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب متغیر ہونے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔ لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور نمازِ جنازہ، سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

(تعلیم الاسلام حصہ چہارم ص ۲۸)

# دعائیں

(۱) **ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھیں:** مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ ہر نماز کے بعد پابندی کے ساتھ ان تسبیحات ۳۳ مرتبہ **سبحان الله** اور ۳۳ مرتبہ **الحمد لله** اور ۳۴ مرتبہ **الله اکبر** اور آخر میں **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر** کو پڑھنے والا کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوتا (ذکر اللہ) بعض روایات میں سو کی گنتی پوری کرنے کے لئے اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ آیا ہے

(مسلم، ریاض الصالحین)(فضائل ذکر : ۱۷)

(۲) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی (پارہ ۲، رکوع ۱)

اور آیت ﴿**شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**﴾

﴿**قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط**



**اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ**﴾ تک پڑھا کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معارفرمائیں گے اور جنت میں جگہ دیں گے اور اس کا ستّر حاجتیں پوری فرمائینگے جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (روح المعانی)

(۳) حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ فرمایا حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ **استغفر الله** پڑھتے اور پھر یہ دعا پڑھتے ''**اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ**''

(مسلم)

(۴) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھرتے تو پڑھتے ''**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ**'' (بخاری شریف)

(۵) حضرت سعید بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے ''**اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ط**'' (بخاری)

(۶) حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے معاذؓ ہر نماز کے بعد یہ

دعا پڑھنا: ''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ''

(ابوداؤد)

# روزے کا بیان

**اسلام کی تیسری بنیاد روزہ ہے:-** رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے، جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ بچہ پر روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے بالغ ہونے سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہوجائے تو نماز کو حکم کرو، جب دس برس کا ہوجائے تو اسے نماز کے لئے (ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہئے، اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہوجائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اُتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئے۔

**روزے کی نیت:-** نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، دل سے ارادہ کرلینا بھی کافی ہے، زبان سے کہلے تو بہتر ہے، روزے کے لئے نیت شرط ہے، اگر روزے کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہیں ہوگا،

رمضان کے روزے کی نیت رات سے کرلینا بہتر ہے، اگر رات کو نہ کی تو دن میں بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کرسکتا ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

اگر کوئی اپنی زبان سے بھی کہہ دے کہ یا اللہ کل میں روزہ رکھوں گا یا عربی زبان میں یہ کہے: ''بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ'' تو یہ بھی بہتر ہے۔



**روزے کی فضیلت:-** رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں، مثلاً:

(۱) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خاص اللہ کی رضامندی کے لئے روزہ رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

(۲) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی منہ کی بھک (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا یعنی بدلہ دوں گا، اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں آئی ہیں۔

**جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:-** (۱) ناک اور کان میں دوا ڈالنا (۲) جان بوجھ کر منھ بھر کے قئے کرنا (۳) کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا (۴) ایسی چیز کا نگل جانا جو عادۃً کھائی نہیں جاتی جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ (۵) لوبان کا دُھواں جان بوجھ کر ناک یا حلق میں پہنچانا۔ (۶) بیڑی، سگریٹ، حقّہ پینا۔

**جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے:-** (۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا (۲) نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا (۳) ٹوتھ پیسٹ، منجن سے دانت صاف کرنا (۴) کسی بیمار کو اپنا خون دینا (۵) غیبت کرنا (۶) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا، خواہ انسان کو یا جانور کو یا کسی اور چیز کو ان سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

**جن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا:-** (۱) مسواک کرنا (۲) سر میں تیل ڈالنا (۳) آنکھوں میں دوا یا سرمہ ڈالنا (۴) خوشبو سونگھنا (۵) گرمی کی وجہ سے غسل

کرنا (٦) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگانا (٧) بھولکر کھانا پینا (٨) گلے میں بغیر اختیار کے گردوغبار یا مکھی کا چلا جانا (٩) کان میں پانی ڈالنا (١٠) خود بخود قئے ہونا (١١) دانتوں سے خون نکلا مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہ ہوگا۔

**سحری کا کھانا:-** روزہ رکھنے کی نیت سے صبح صادق سے پہلے جو کھانا کھایا جاتا ہے اسے سحری کہتے ہیں سحری کا کھانا مستحب ہے، اور ثواب ہے، سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب ہے، لیکن اتنی تاخیر نہ کرنا چاہیئے کہ روزہ میں شک ہو جائے، اگر کھانے کی خواہش نہ ہو تو دو چار گھونٹ پانی لینا چاہیئے، افطار نماز مغرب سے پہلے آفتاب غروب ہوتے ہی کرنا افضل ہے، لیکن یقینی طور پر وقت کی پہچان ہو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

(طبرانی)

ایک جگہ ارشاد ہے کہ سحری کھایا کرو کہ اس میں برکت ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت میں، اور ثرید میں اور سحری کھانے میں۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ سحری کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو اور دو پہر کو سو کر آخر رات میں اٹھنے پر مدد حاصل کرو۔

کس قدر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور انعام ہے کہ روزہ کی برکت سے اس سے پہلے کھانے کو جس کو سحری کہتے ہیں امت کے لئے ثواب کی چیز بنایا اور اس میں بھی مسلمانوں کو اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔ (فضائل رمضان)



آدھی رات کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائیگی لیکن بالکل آخری رات میں کھانا افضل ہے یعنی جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ سحری سے فارغ ہوکر روزہ کی نیت کرلینا کافی ہے اور زبان سے یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے: ''بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ''۔

افطار:- آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں بادل ہو تو دو تین منٹ انتظار کرلینا بہتر ہے، اور تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیئے۔

کھجور سے افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ افطار کے وقت یہ دعا مسنون ہے: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ''

اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے: ''ذَهَبَتِ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَتِ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى''۔

بعض روایت میں آتا ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، مگر ہم لوگ کھانے پر اس طرح ٹوٹتے ہیں کہ دعا مانگنے کی فرصت کہاں؟ افطار کی دعا بھی یاد نہیں رہتی۔

حدیث کی کتابوں میں یہ دعا مختصر ملتی ہے، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ و ابن عباسؓ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ''۔

بعض کتابوں میں خود حضور ﷺ سے یہ دعا منقول ہے ''یَا وَاسِعَ الْفَضْلِ اِغْفِرْ لِیْ''۔اور بھی بہت سی دعائیں روایات میں آتی ہیں،کوئی خاص دعا ضروری نہیں،اپنی اپنی ضرورت کے لئے دعا فرمائیں۔ یاد آجاوے تو اس گنہگار کو بھی شامل فرمالیں کہ سائل ہوں،سائل کا حق ہوتا ہے۔(فضائل رمضان)

**اعتکاف:-** پیارے بچو! اعتکاف: اللہ کے گھر یعنی مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے کو کہتے ہیں، سال میں ایک مرتبہ رمضان المبارک کے آخری دس روز میں ،حضور ﷺ اس اعتکاف کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے، اس سے بڑھ اس اعتکاف کی عظمت اور فضیلت کیا ہوسکتی ہے جس کو خود حضور ﷺ نے پابندی کے ساتھ کیا ہو۔

اعتکاف کرنے والا گناہ سے محفوظ رہتا ہے،اور بہت سی نیکیاں جو اعتکاف کی وجہ سے نہیں کرسکتا وہ سب اس کے اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔اعتکاف کی وجہ سے بیکار باتوں اور دنیا کے جھگڑوں سے بچ کر اللہ کی عبادت میں اپنے پورے خیالات کے ساتھ مشغول ہوجاتا ہے۔

اعتکاف کی حالت میں ہر وقت سوتے جاگتے میں تمام وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے،اعتکاف کرنے والے کی مشابہت فرشتوں کے ساتھ ہوتی ہے،اور وہ اللہ کے گھر میں رہ کر اللہ تعالی کا مہمان ہوتا ہے۔

اعتکاف کے لئے سب سے افضل جگہ مسجد مکہ شریف، پھر مسجد مدینہ منورہ، پھر مسجد بیت المقدس، پھر جامع مسجد،اوراس کے بعد اپنے محلّہ کی مسجد،ایسی مسجد جس میں



پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ہوتی ہو۔

عورت کو اپنے گھر میں جس جگہ پر ہمیشہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کرنا چاہئے۔

(۱)اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے اور ایسی حاجت کے جو مسجد میں پوری نہ ہوسکے(جیسے پیشاب، پاخانہ، غسل کی ضرورت اور وضو کی ضرورت وغیرہ)اس کے سوا مسجد سے باہر نہ جائے۔(۲)اعتکاف رمضان کے آخری عشرہ میں یعنی آخری دس دنوں کا سنت مؤکدہ ہے اس کی ابتداء ۲۰ روزے کو غروبِ آفتاب سے شروع ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہوجاتا ہے۔

یہ اعتکاف سنت علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے،اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جہاں نماز با جماعت ہوتی ہو۔

**اعتکاف کے فائدے:-** (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنا تمام بدن اور تمام وقت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف کردیتا ہے۔(۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے(۳)اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے۔(۴)مسجد چونکہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اسلئے اعتکاف میں معتکف اللہ تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہے۔

چونکہ اعتکاف کرنے والا گھر، کاروبار،اور سب لوگوں کو چھوڑ کر خدا کے در پر پڑا رہتا ہے،اسلئے اس کو عبادت اور رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع زیادہ ملتا ہے،اس لئے اس کو اپنا قیمتی وقت نیک کاموں میں،قرآن شریف کی تلاوت میں،درود شریف پڑھنے میں، دین کی باتیں سیکھنے سکھانے میں، دعائیں کرنے وغیرہ میں لگانا

چاہیئے۔

**شب قدر کی فضیلت:-** پیارے بچو! رمضان المبارک کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے اسی رات کو شب قدر کہتے ہیں۔

اس رات میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اُتارا گیا، اور قرآن مجید میں مستقل طور پر اس رات کی فضیلت کے بارے میں ایک سورت نازل کی گئی ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے، شب قدر اللہ جل شانہ نے میری امت کو مرحمت فرمائی پہلی امت کو نہیں ملی۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے ، شب قدر رمضان شریف کے آخری دس دن کی راتوں میں تلاش کرو یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، راتوں میں تلاش کرنا چاہیئے۔ اور شب قدر اکثر ۲۷، ویں رات میں ہونا بیان کیا گیا ہے، اس رات کو جم کر عبادت کرنا چاہیئے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں اور عبادت ذکر و تلاوت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں۔

شب قدر کی ایک رات کی عبادت ۸۳ سال چار مہینہ کی عبادت کے برابر ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت بہت ہوئی ہیں اور آپ ﷺ کی امت کی عمریں بہت کم ہیں اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری کرنا چاہیں تو ہو نہیں سکتی اس لئے اللہ کے رسول ﷺ کو رنج ہوا، اسی لئے اس کے بدلہ میں یہ رات



شب قدر کی عنایت فرمائی۔

شب قدر کی فضیلت اور اس کے نزول کی وجہ بہت ہی کثرت سے روایتوں میں آئی ہے، بہر حال اللہ تعالی کی طرف سے امت محمدیہ کے لئے یہ رات بہت بڑا عطیہ اور انعام ہے، اللہ تعالی ہر ایک کو اس کی برکت سے نوازے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ اس کو تلاش کرنے میں کوشش کریں اور زیادہ ثواب حاصل کریں۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت یا فرصت نہ ہو تو جتنا ہو سکے جاگیں اور نفل نمازیں، تلاوت قرآن مجید اور ذکر و تسبیح میں مشغول رہیں اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور فجر کے جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث میں ہے کہ یہ رات بھر جاگنے کے حکم میں ہے۔

ان راتوں کو صرف جلسوں اور تقریروں میں صرف کر کے سو جانا بڑی محرومی ہے، تقریریں پھر بھی ہو سکتی ہیں، عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ البتہ جو لوگ رات بھر عبادت میں جاگنے کی ہمت کریں وہ شروع میں کچھ وعظ سُن لیں پھر نوافل اور دعاؤں میں لگ جائیں تو درست ہے۔

(جواہر الفقہ)

حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ '' نہایت جامع دعا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے آخرت کے مطالبہ سے معاف فرما دیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے؟!

**صدقۂ فطر:-** فطر روزہ کھولنے کو کہتے ہیں، صدقۂ فطر اس صدقے (خیرات) کو کہتے ہیں جو رمضان ختم ہونے پر عید سے قبل دیا جاتا ہے، یوں تو مسلمان رمضان میں زیادہ صدقہ وخیرات کا اہتمام کرتے ہیں، لیکن وہ اختیاری ہے، البتہ صدقۂ فطر لازمی ہے، صدقۂ فطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس گھر کے ضروری مال واسباب کے علاوہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا اس وزن کے چاندی کے روپے ہوں، یا زمین، مکان، یا تجارت کا سامان ہوں، اس کے اوپر سال پورا ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، کیونکہ صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لئے مال ومتاع سال بھر ان کے پاس رہنا ضروری نہیں ہے اور اگر کسی کے پاس مال بہت زیادہ ہو لیکن قرض بھی اتنا ہی ہو کہ اگر اس کو ادا کرے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کے پاس باقی نہ رہتا ہو تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے، اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ صدقہ رمضان کی چھوٹی موٹی غلطیوں کا کفارہ ہے، غریبوں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کا ذریعہ بھی ہے، صدقۂ فطر ایک صاع (تقریبا پونے دوکلو) غلہ یا اتنی مقدار کی قیمت یا اتنی قیمت کا اور کوئی دوسرا اناج ادا کرنا چاہیئے۔

صدقۂ فطر کے حقدار غریب ومحتاج لوگ اور اپنے رشتہ دار جو محتاج ہوں وہ زیادہ حقدار ہیں، ایک آدمی کو ایک صدقۂ فطر دینا افضل ہے اور عید کے دن عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا بہتر اور ثواب کا کام ہے۔ رمضان میں بھی ادا کرسکتے ہیں، عید کی نماز



کے بعد دینا اور دیر کرنا اچھا نہیں ہے۔

ملت کی دوسری ضرورتوں مثال کے طور پر مدرسہ، مسافر خانہ، مسجد، سڑکوں، پلوں کی تعمیر یا مدرسین اور امام کی تنخواہ وغیرہ کی فراہمی پر زکوۃ اور صدقہ کی رقم خرچ نہیں کی جاسکتی اس لئے ان کاموں کے لئے خیرات کے طور پر عطیات پیش کریں، قرآن مجید نے اس کو قرض حسنہ اور انفاق فی سبیل اللہ میں سے شمار کیا ہے۔

**صدقۂ فطر کا وزن:-** صدقۂ فطر میں گیہوں یا آٹا آدھا صاع یعنی ایک کلو چھ سو باسٹ گرام اور احتیاطا (۲ کلو) دینا چاہیئے، اگر قیمت دینا چاہے تو احتیاطا دو کیلو گیہوں کی بازار کے بھاؤ سے ادا کرے

صدقۂ فطر ان ہی لوگوں کو دینا جائز ہے جن کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ (یعنی غریب کو جس کے پاس نصاب تک مال نہ ہو) جس کو زکوۃ دینا جائز نہیں اس کو سدقۂ فطر بھی دینا جائز نہیں،

کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو دینا جائز نہیں جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو۔ (تعلیم الاسلام)

## نفل روزے

**عاشورہ کا روزہ:-** (۱) محرم کی دسوریں تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا تمام گذشتہ سال کے چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

عاشورہ کے روزے کے ساتھ ایک روزہ اور ملالو، بہتر یہ ہے کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھو، اگر کسی وجہ سے نویں کا روزہ نہ رکھ سکے تو پھر دسویں کے ساتھ گیارہویں کا روزہ رکھ لیں۔صرف دسویں محرم کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(۲) عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے، چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ عرفہ کا روزہ رکھنا ایک سال کے اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

**فائدہ:-** ذی الحجہ کی نویں تاریخ جس دن عرفات کے میدان میں حاجی حج کے لئے جمع ہوتے ہیں اس دن کو ''عرفہ'' کہتے ہیں، شریعت میں سال بھر میں یہی ایک دن عرفہ کا ہے، جاہل لوگوں نے اور بھی کئی دنوں کا نام اپنی طرف سے عرفہ رکھ لیا ہے جو غلط او بے اصل ہے۔

**پندرہویں شعبان کا روزہ:-** شعبان کی پندرہویں رات کو عبادت کرنا اور دن کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں جاگو (عبادت کے لئے) اور اس کے دن میں روزہ رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ شب براۃ میں آفتاب غروب ہونے کے وقت سے آسمان دنیا کی طرف نزول (یعنی خاص رحمتیں) فرماتے ہیں اور فرماتا ہے کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟، کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں تندرستی مانگنے والے کو تندرستی دوں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا



رہتا ہے) یہاں تک کہ صبح صادق ہوجائے۔ (ابن ماجہ)

**فائدہ:-** شب براۃ کی اتنی اصل ہے کہ رات کو عبادت کے لئے جاگے اور دن کو روزہ رکھے کہ یہ کام بہت بزرگی اور برکت کے ہیں، ہمارے نبی ﷺ نے بھی اس رات میں عبادت کرنے کی اور دن کو روزہ رکھنے کی ترغیب (شوق) دلایا ہے، اس رات میں ہمارے نبی ﷺ قبرستان جا کر مُردوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگی ہے، اسلئے ہم بھی اس تاریخ میں مردوں کو ثواب بخش دیا کریں، چاہے قرآن شریف پڑھ کر، چاہے کھانا کھلا کر، چاہے صدقہ کرکے، چاہے دعاءِ مغفرت کرکے، تو یہ سب طریقے سُنت کے مطابق ہیں، اس سے زیادہ جتنے بکھیڑے لوگ کرتے ہیں اس میں حلوے کی قید لگا رکھی ہے اور اس کی پابندی ہو رہی ہے یہ سب غلط اور بے اصل باتیں ہیں۔ (بہشتی زیور)

**شوال کے چھ روزے:-** ماہ شوال میں چھ نفل روزے رکھنے کی فضیلت دوسرے نفل روزوں سے زیادہ ہے جن کو شش عید کے روزے کہتے ہیں۔حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارا زمانہ روزے رکھے۔ (مسلم شریف)

**فائدہ:-** بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں اگر ان کو عید کے دوسرے دن فوراً شروع کردے تب تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں ملتا یہ خیال غلط ہے، بلکہ اگر مہینہ بھر میں بھی پورا کرلیا تو بھی ثواب ملیگا۔

**ایام بیض کے روزے:-** افضل یہ ہے کہ ہر مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تین دن کے جن کو ''ایام بیض'' کہتے ہیں روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے سال بھر برابر روزے رکھے۔حضور

ﷺ یہ روزے رکھا کرتے تھے، ایسے ہی پیر اور جمعرات کے دن بھی روزہ رکھتے تھے اگر کوئی ہمت کرے تو بہت ثواب ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، ہر مہینہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے کی، اور اس بات کی کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلیا کروں۔ (بخاری و مسلم)

ان کے علاوہ سب روزے نفل ہیں، سوائے مکروہ اور حرام کے۔

**پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے:-** عیدین کا روزہ، اور ایام تشریق کا روزہ، ذی الحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کو، جس کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ اور غیر اللہ کا روزہ رکھنا۔

**عیدین کی راتوں کی فضیلت:-** نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت کر کے دونوں عیدوں کی راتوں میں جاگے اور عبادت میں مشغول رہے، اس کا دل اس دن نہ مریگا جس دن سب کے دل مر جائیں گے (یعنی فتنے فساد کے وقت جب لوگوں کے دلوں پر پژمردگی چھاتی ہے) اس کا دل زندہ رہیگا اور ممکن ہے صُور پھونکنے جانے کا دن مراد ہو کہ اس کی روح بے ہوش نہ ہوگی۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص پانچوں راتوں میں عبادت کے لئے جاگے اس کے لئے جنت واجب ہوجائیگی۔ (۱) لیلۃ الترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات (۲) لیلۃ العرفہ یعنی ۹، ذی الحجہ کی رات (۳) لیلۃ النحر یعنی ۱۰، ذی الحجہ کی رات (۴) عید الفطر کی رات (۵) شب براۃ یعنی پندرہ شعبان کی رات۔ (فضائل رمضان)



# زکوۃ کا بیان

**اسلام کا چوتھا رکن زکوۃ ہے:-** پیارے بچو! اللہ تعالی کے دئے ہوئے حلال مال و دولت میں سے ایک متعین خاص مقدار اللہ تعالی اور رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق ضرورت مند اور مستحق بندوں کو دے دینے اور مالک بنا دینے کا نام زکوۃ ہے۔

یا یوں سمجھو کہ نماز، روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوۃ مالی عبادت ہے، زکوۃ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئی۔

جن مالوں میں زکوۃ فرض ہے، شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر فرمائی ہے، جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہوجائے اور ایک سال اس پر گذر جائے تو زکوۃ فرض ہوتی ہے، اس مقدار کو ''نصاب'' کہتے ہیں۔

**زکوۃ کی تاکید اور فضائل:-** (۱) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ زکوۃ اسلام کا (بہت بڑا) پل ہے۔ (طبرانی) (۲) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مال کی زکوۃ ادا کرے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔ (طبرانی) یعنی مال کے شر سے حفاظت رہتی ہے، آخرت کے اعتبار سے تو ظاہر ہے کہ عذاب نہیں ہوگا اور دنیا کے اعتبار سے اس کا فائدہ مال کا آفتوں سے محفوظ رہنا ہے۔ (۳) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنے مالوں کو زکوۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا اور مصیبتوں کا علاج دعا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے کرو۔ (طبرانی)

**زکوۃ نہ دینے پر عذاب:-** جس شخص کے پاس مال ہو اور اس کی زکوۃ نہ نکالے تو قیامت کے دن اس کو بڑا سخت عذاب ہوگا۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس سونا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دیتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنائی جائیگی، پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرما کر کے اسکی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ دیئے جائیں گے، جب ٹھنڈی ہو جائیگی تو پھر گرم کر لی جائیگی۔ (مسلم شریف)

(۲) حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور اس نے زکوۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلا گنجا سانپ بنایا جائیگا جو اس کی گردن میں لپٹ جائیگا وہ اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہیگا کہ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔ (بخاری)

خدا کی پناہ بھلا اتنے بڑے عذاب کو کون برداشت کرسکتا ہے، تھوڑی سی لالچ کے لئے اتنے بڑے عذاب کو بھگتنا بڑی بیوقوفی ہے، خدا کا دیا ہوا مال خدا کے نام پر نہ دینا کتنی بُری بات ہے۔

**زکوۃ روکنے سے قحط (کال) پڑتا ہے:-** حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ زکوۃ روک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر قحط یعنی کال کی مصیبت ڈالدیتے ہیں، دوسری حدیث میں ہے کہ جو لوگ زکوۃ روک لیتے ہیں ان پر بارش روک لی جاتی ہے۔

**مسئلہ:-** (۱) اگر کسی کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہوتا ہے یا اس میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ یا نوٹ ہیں تو اس پر زکوۃ فرض ہے۔



(۲) تجارت کا سامان اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوۃ فرض ہے۔

(۳) کارخانے اور مشینوں پر زکوۃ فرض نہیں لیکن اس میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوۃ فرض ہے، اسی طرح جو کچا مال کارخانے میں سامان بنانے کے لئے رکھا ہے اس پر زکاۃ فرض ہے۔

(۴) سونا چاندی کی ہر چیز پر یعنی زیور، برتن، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن وغیرہ اس سب پر زکوۃ فرض ہے۔

(۵) کسی کے پاس تھوڑا سونا چاندی اور تھوڑا تجارت کا سامان ہے لیکن علحیدہ علحیدہ کوئی چیز نصاب تک نہیں تو سب کو ملا کر دیکھو اگر ان سب کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوۃ فرض ہوگی اور اس سے کم رہے تو زکوۃ فرض نہیں۔

(۶) زکوۃ ادا کرنے میں جس قدر مال ہے یا روپیہ ہے یا سونا چاندی ہے اس کا چالیس واں حصّہ دینا فرض ہے اور زکوۃ دینے کے وقت جو بھاؤ ہوگا اس حساب سے دینی پڑیگی۔ (خرید قیمت نہ لگے گی)

(۷) زکوۃ کی رقم جس مستحق کو دی جائے تو کسی محنت یا خدمت کے بدلے میں نہ دے، اگر بدلہ میں دیگا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

(۸) زکوۃ کی رقم مستحق کو دیکر اس کو اس رقم کا مالک بنا دینا ضروری ہے۔ جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو، قبضہ کے بغیر زکوۃ ادا نہیں ہوگی (جواہر الفقہ)

**نوٹ:-** زکوۃ کن کن لوگوں پر فرض ہے اس کی تفصیل لوگوں کے مختلف حالات کے لحاظ سے بہت لمبی ہے اس لئے موقعہ اور حالات کے لحاظ سے معلوم کرے اور اس پر عمل کرے جس کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

**وہ لوگ جن کو زکوۃ دینا جائز ہے:-** (۱) ''فقیر'' یعنی جس کے پاس نصاب کی قیمت کے برابر مال نہ ہو اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے قابل نہ ہو۔ (۲) ''مسکین'' یعنی جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو (۳) ''قرض دار'' یعنی جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو، اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا نصاب کے برابر مال نہ ہو (۴) ''مسافر'' یعنی ابن سبیل جس کے پاس گھر پر مال ہو، مگر سفر میں تنگدست ہو گیا ہو، اس کو ضرورت کے مطابق دینا۔

**وہ لوگ جن کو زکوۃ دینا جائز نہیں:-** مالدار آدمی کو، سید خاندان والے (بنی ہاشم) کو، کافر کو، شوہر یا بیوی کو، اصول یعنی باپ، دادا اور نانا، نانی، اور ان کے اوپر کے رشتہ دار وغیرہ اسی طرح فروع کو یعنی لڑکا، لڑکی، پوتا، پوتی، اور نواسہ نواسی اور ان کے نیچے کے رشتہ دار کو، (خلاصہ یہ کہ وہ اعزہ واقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے) اسی طرح مالدار کی نابالغ اولاد کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔

ایسی چیزوں میں کہ جن میں کوئی مستحق کو مالک نہ بنایا جاوے جیسے میت کا کفن، میت کا قرض، مسجد کی تعمیر یا فرش اور لوٹوں وغیرہ پر خرچ کرنا ان سب صورتوں میں زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

مالک نصاب کو اختیار ہے چاہے زکوۃ اوپر کی بتائی ہوئی جگہ پر خرچ کرے یا فقط



ایک جگہ پر، مگر زکوۃ دیتے وقت نیت کرنا ضروری ہے، یا پہلے سے زکوۃ کی نیت سے مال یا روپیہ الگ رکھ لے، اور افضل یہ ہے کہ زکوۃ ہا یک شخص کو اتنی دے کہ ایک دن کے خرچہ کے لئے کافی ہو جاوے۔

**زکوۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے:-** اول اپنے رشتہ دار کو جیسے بھائی، بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں جو زیادہ مستحق اور حاجتمند ہوں ان کو دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ ان کے بعد پڑوسی اور محلّہ والوں اور شہر کے مسلمانوں کو دینا افضل ہے، اپنے شہر اور محلّہ والوں کو چھوڑ کر بلا وجہ دوسروں کو دینا مناسب نہیں ہے، ہاں کسی دینی ضرورت (مدرسہ میں دینی علم حاصل کرنے والے طالب علم وغیرہ) کی بنا پر کسی دوسری جگہ پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

## زکوۃ اور صدقہ دینے کے آداب

(۱) سب سے پہلے زکوۃ خلوص نیت سے ادا کیجئے، اللہ کی رضا اور آخرت کا اجر و ثواب مقصود ہو، اللہ تعالی ایسے مال میں برکت عطا فرماتا ہے۔

(۲) زکوۃ اگر پیسے کے علاوہ کسی مال سے دو تو جو آپ کی نظر میں عمدہ ہو ویسا مال دو تو اللہ کی رحمت سے مالا مال ہوؤ گے۔

(۳) آپ جس کو زکوۃ دیں اس کو نیچا نہ جانیں، اس کے دل کو نہ دُکھائیں، دیتے وقت کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے اس کے دل کو ٹھیس پہونچے اور احساس کمتری پیدا ہو۔

(۴) زکوۃ پر آپ اِترائیں نہیں، نہ اپنی بڑائی جتائیں، اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو اپنا

فریضہ ادا کرنے کا موقع ملا، اس پر احسان نہ جتائیں، کیونکہ ہم خود اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں، غنی و بے نیاز صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(۵) زکوۃ کو ظاہری طور پر ادا کریں تا کہ ہر ایک کو شوق پیدا ہو، اور صدقہ خیرات کو پوشیدہ کر کے دو تا کہ عجب پیدا نہ ہو۔

# حج کا بیان

**اسلام کا پانچواں رُکن حج ہے:-** پیارے بچو! حج بھی اسلام کا ایک بڑا رکن ہے، جس کی فرضیت قرآن شریف سے ثابت ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ نماز اور روزہ فقط بدنی عبادت ہے، اور زکوۃ فقط مالی عبادت ہے، اور حج میں مالی اور بدنی دونوں عبادتیں شامل ہیں، جان پر محنت مشقت اور مال کا خرچ گویا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عنایتوں کا شکریہ ہے جو عمر میں ایک مرتبہ ادا کیا جاتا ہے۔

**حج کی تعریف:-** حج کے لفظی معنی ہیں : زیارت کا ارادہ کرنا، مقررہ دنوں میں خانۂ کعبہ کی زیارت کرنے، عرفات میں ٹھہرنے اور کچھ مخصوص عبادات انجام دینے کو ''حج'' کہتے ہیں۔ یہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس فداکاری اور قربانی کی یاد دلاتا ہے جو انہوں نے بحکم خداوندی بہ رضا و رغبت کی تھی، ذوالحجہ کی مقررہ تاریخوں میں جو زیارت کعبہ کی جائے وہ حج ہے اور دوسرے وقت پر زیارت کی جائے تو وہ عمرہ ہے۔

**حج کی اہمیت:-** حج ہر عاقل بالغ مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے اگر وہ مالی اور جسمانی اعتبار سے مکہ تک آنے جانے کی قدرت رکھتا ہو، بشرطیکہ راہ میں امن و امان ہو اور



کسی قسم کا خطرہ نہ ہو، اہل و عیال کو پورا خرچ دے جائے یا اپنے ساتھ لے جائے، تمام عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے، اسکے علاوہ جس قدر حج کیا جاوے سب نفل ہے، حج کا بڑا ثواب ہے، ''حج مبرور (مقبول) کا بدلہ تو بس جنت ہے'' (بخاری شریف)

(۱) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲) اور جس کے ذمہ حج فرض ہو اور وہ نہ کرے اسکے لئے بڑی دھمکی آئی ہے۔

(۳) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو کہ وہ شخص بیت اللہ شریف تک جا سکے اور پھر وہ نہ کرے تو وہ چاہے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر مرے (نعوذ باللہ) اتنی سخت وعید لوگوں کو معلوم ہے پھر بھی بعض لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں۔

(الف) بعض لوگوں کو حج کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی لیکن تعمیر مکان یا شادی وغیرہ میں کرنے کو مقدم سمجھ کر اپنے کو حج سے محروم کرتے ہیں، اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اپنے پاس کی جمع رقم حج کے دنوں (شوال) کے آنے سے پہلے خرچ ہوگئی تو حج فرض نہ ہوگا اور رقم موجود ہے اور حج کا زمانہ آگیا تو حج کرنا فرض ہوگا، پھر وہ رقم مکان کی تعمیر میں یا شادی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں، اگر مکان کی تعمیر کی ضرورت ہو، اگر حج چھوڑ کر مکان بنایا یا شادی میں رقم خرچ کر دی تو حج اس کے رہیگا اور گنہگار رہوگا۔

(ب) جس پر حج فرض ہے اور اس کے ماں باپ منع کرتے ہیں تب بھی حج کو جانا فرض ہے، اس میں والدین کی اطاعت جائز نہیں۔

(ج) اسی طرح جس عورت پر حج فرض ہوا اور اس کے ساتھ اس کا محرم بھی ہو مگر اس کا شوہر منع کرے تو اس کو شوہر کا کہنا ماننا جائز نہیں۔

بعض عورتیں بغیر محرم کے دوسری عورتوں کے ساتھ چلی جاتی ہیں یا دوسرے مردوں کے ساتھ جاتی ہیں یہ جائز نہیں۔

بعض لوگ اپنے اور رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے تبرکات لانے کو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب تک اس کو خریدنے کا خرچ نہ ہو حج کو نہیں جاتے یا اسی طرح حج سے پہلے یا واپس آکر دعوت کرنے کو بھی لازم سمجھتے ہیں سو ان تمام کاموں کی وجہ سے حج کو ملتوی کرنا حرام ہے۔

## مدینہ منورہ کی حاضری

اللہ تعالی کے مقدس ''گھر خانۂ کعبہ'' کے دیدار سے مشرف، اور حج کے مبارک فریضہ سے سُبکدوش ہونے کے بعد زندگی کی سب سے بڑی اور عظیم الشان سعادت مسجد نبوی ﷺ اور سرور کائنات ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کی جانب روانگی ہے۔

ارشاد فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

**فائدہ:-** جن کو گنجائش ہو وہ حج کے ساتھ زیارت مدینہ کا شرف ضرور حاصل کریں، اسکی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، بلکہ تاکید بھی آئی ہے، اس روایت سے



یہ بھی معلوم ہوا کہ قبر شریف کی زیارت کی نیت سے جانے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔

پس یہاں حج کے بیان کو ختم کیا جاتا ہے جس کو حج کا طریقہ اور مسائل معلوم کرنا ہو وہ حج کی کتابوں کے ذریعہ حاصل کریں۔

**یہ کتابیں دیکھو:-** معلم الحجاج، آسان حج، رفیق حج، اور حجۃ الوداع یا اور جو کوئی معتبر کتاب ملجاوے۔

## عشرۂ ذی الحجہ

**ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت:-** قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ قسم ہے فجر (کے وقت کی) اور ذی الحجہ کی دس راتوں کی (در منثور)

مفسرین نے دس راتوں کی تفسیر میں ذی الحجہ کی دس راتیں مراد لی ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کو انتہائی محبوب ہے، ان دنوں میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے نفل روزوں کے برابر اور ہر رات کا قیام (شب بیداری) لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی)

**مسئلہ:-** حضرات فقہاء نے ان دنوں کے روزوں کو مستحب اور شب بیداری مندوب فرمایا ہے۔ (نورالایضاح)

**عرفہ کے دن کی فضیلت:-** ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں، اس دن میں روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ گذشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے (مسلم)

نیز ارشاد فرمایا کہ جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اُس کے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (ترغیب)

نیز حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس دن سے زیادہ کسی دن بھی لوگ جہنم سے آزاد نہیں ہوتے۔ (مشکوۃ)

**تکبیرات تشریق:-** (۱) عرفہ کے دن فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں تاریخ کی عصر تک (یعنی ۲۳ نمازوں تک) مقیم ہو مسافر، مرد ہو یا عورت، شہر ہو یا گاؤں اس پر ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے بعد ''**اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ**'' پڑھنا ہر فرض نماز کے بعد واجب ہے۔ (نور الایضاح)

تنہا نماز پڑھنے والا اور عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت تکبیر آہستہ پڑھے، اسی طرح چھوٹی ہوئی نماز پوری کرنے کے بعد کہے جو امام کے پیچھے ہیں۔

(۲) اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدی فوراً کہے، امام کا انتظار نہ کریں۔

نوٹ:- عید کی رات کی فضیلت اور نماز کی ترکیب پیچھے گذر چکی ہے۔ (دیکھو صفحہ نمبر ۶۰)

**قربانی کی فضیلت:-** حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی، صحابہؓ نے پوچھا کہ اس میں ہمارے لئے



کیا اجر ہے؟ فرمایا اسکے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی، صحابہؓ نے پوچھا صوف میں، فرمایا صوف کے ہر بال ے بدلے ایک نیکی ہے۔

(ابن ماجہ)

سبحان اللہ! کتنا بڑا ثواب ہے، اتنا زیادہ ثواب سنکر تو جس پر واجب نہیں وہ بھی قربانی کرنے میں پیچھے نہ رہے گا۔

**قربانی نہ کرنے کی وعید:-** جس آدمی پر قربانی واجب ہو جائے پھر بھی وہ قربانی نہ کرے وہ بڑا محروم اور بدنصیب انسان ہے اس کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی قربانی کی طاقت رکھے پھر بھی وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے پاس نہ آئے۔ (ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی بارگاہ رب العزت میں حاضری کے قابل نہیں۔

**قربانی کس پر واجب ہے؟:-** قربانی صاحبِ نصاب پر واجب ہے، او جو صاحب نصاب نہ ہو اس کے لئے مستحب ہے۔

(فضائل حج)

(۱) سب سے پہلے فراغ دستی کا ہونا یعنی جس سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ صدقۂ فطر اس پر واجب ہے جس کے پاس ساڑھے ستیاسی گرام سونا یا چھ سو بارہ گرام اور تین سو پچاس ملی گرام چاندی ہو یا اتنی قیمت کا سامان ضرورت سے زائد ہو یعنی رہنے کا گھر، سواری اور پیشہ کے اوزار اور پہننے کے کپڑوں کے علاوہ کی چیزیں تو اس پر قربانی واجب ہے۔

(۲) تھوڑا سونا، تھوڑی چاندی ہو اور اس کی قیمت اس زمانے میں چاندی کے نصاب کو پہنچ جاوے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

(۳) تھوڑا سونا، تھوڑی چاندی، اور تھوڑا نقد روپیہ ہو سب کو ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر بھی قربانی واجب ہوگی۔

(۴) جس پر قربانی واجب ہے وہ زندہ جانور کو صدقہ کر دے تو واجب ادا نہ ہوگا کیونکہ قربانی میں اصل ذبح کرنا ہے جو یہاں نہیں پایا گیا۔

**قربانی کا جانور:-** (۱) بڑے جانور میں جس کی عمر دو سال کی ہو، جیسے گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو، گوشت کھانے کی نہ ہو۔

(۲) چھوٹے جانور میں بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ کی قربانی درست ہے، اس کے علاوہ نہیں، چھوٹے جانور کی عمر ایک سال کی پوری ہونا چاہیئے، اور ایک آدمی کی طرف سے قربانی ہوگی، دوسرا شرکت نہیں کرسکتا۔

(۳) بانجھ جانور کی قربانی درست ہے۔

(۴) جس کے پیدائشی چھوٹے کان ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

(۵) جس بکری کے دانت نہ ہو لیکن چارہ کھاتی ہو تو قربانی جائز ہے۔

(۶) خصّی والے جانور کی قربانی درست ہے۔

(۷) اگر جانور بیچنے والا اس کی عمر پوری بتاتا ہے اور جانور کی حالت سے ظاہر ہوتا ہو تو اس کی بات کا اعتبار کر لینا چاہیئے۔



(۸) قربانی کے جانور پر بوجھ نہ لادے، سواری نہ کرے، اس کو کرایہ پر نہ دیں، اس کا دودھ استعمال نہ کرے، بلکہ صدقہ کر دے، اسی طرح بال اور اون کترنا بھی مکروہ ہے، اگر کتر لئے تو صدقہ کر دے، ہاں دودھ اور اون بیچ کر اس کا چارہ اسی جانور کے لئے خریدا جاسکتا ہے۔ (عالمگیری)

**قربانی کے عیب:-** (۱) جس جانور کے پیدائشی سنگ نہ ہوں یا بعد میں ٹوٹ گئے ہوں تو اسکی قربانی جائز ہے اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو جائز نہیں ہے۔ (شامی)

(۲) اگر جانور کے پیدائشی کان نہ ہو یا ایک پورا کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔

(۳) جس جانور کے تھوڑے کان کٹے ہوئے ہوں یا کان میں کئی سوراخ ہوں جو جمع کرنے سے تہائی سے زیادہ ہو جاتے ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ اس کی قربانی نہ کرے، اسی طرح دم یا کان تہائی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو قربانی ناجائز ہے۔ (شامی)

(۴) جو جانور ایسا لنگڑا ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں زمین پر نہیں رکھ سکتا، یا رکھتا ہے مگر اس کے بل چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی ناجائز ہے۔ اگر چوتھا پاؤں ٹیک کر چلتا ہے تو جائز ہے۔ (شامی)

(۵) مستحب قربانی یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں جائز عیبوں میں سے بھی کوئی عیب نہ ہو (شامی)

(۶) جس جانور کے کان کو لمبائی میں بیچ میں سے چیر دیا گیا ہو اس کی قربانی درست ہے۔

مسائل ذبح:- (۱) مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر خود ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے اور خود ذبح کے وقت حاضر رہے۔

(۲) ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تیز چھری ہاتھ میں لیکر ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہکر اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ اس کی چار رگیں کٹ جائے۔ایک رگ تو خرخرہ جس ے سانس لیتا ہے، دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے،اور دو رگیں جو نرخرہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں،اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب بھی ذبح درست ہے،اس کا کھانا حلال ہے،اگر دو ہی رگیں کٹیں تو مردار ہو گیا اس کا کھانا درست نہیں۔

(۳) ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو اس کا کھانا درست ہے اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو حرام ہے۔

(۴) قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ دعا پڑھے:''اِنِّیُ وَجَّهُتُ وَجُهِیَ لِلَّذِیُ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرُضِ حَنِیُفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیُنَ. اِنَّ صَلٰوتِیُ وَنُسُکِیُ وَمَحُیَایَ وَمَمَاتِیُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیُنَ ، لَاشَرِیُکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرُتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیُنَ''

پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرے،اور ذبح کرنیکے بعد یہ دعا پڑھے۔

''اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیُ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنُ حَبِیُبِکَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیُلِکَ اِبُرَاهِیُمَ عَلَیُهِ السَّلَامُ.''

(۵) قربانی کرتے وقت دل سے نیت کر لی کہ میں قربانی کرتا ہوں تو بھی قربانی ہو گئی، زبان سے پڑھنا ضروری نہیں۔



(۶) اگر قربانی کے جانور میں کسی کا حصہ ہے تو ذبح کرنے سے پہلے ان کی اجازت لے لے،بغیر اجازت کے ذبح کر دیا تو قربانی ادا نہ ہو گی۔

عام طور پر گھر کا بڑا آدمی اپنے گھر والوں کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہے مگر ان کی اجازت نہیں لیتے، یوں سمجھتے ہیں کہ ان کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے،تو اس کے متعلق یہ بات سمجھ لو کہ اگر تمہارا ارادہ ان کی طرف سے نفل قربانی کرنے کا ہے تو ان لوگوں کی اجازت کی ضرورت نہیں اور اگر ان کی قربانی واجب ہے تو بغیر ان کی اجازت کے قربانی درست نہ ہو گی، یعنی قربانی کرنیوالے کی اور دوسرا کوئی اگر شریک ہے ان کی بھی نہ ہو گی۔(عالمگیری)

(۷) قربانی کا گوشت خود کھائے، اپنے رشتہ داروں کو اور محتاجوں کو بھی دے۔بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے،اگر کسی نے اس سے کم کیا تو گناہ نہیں۔

(۸) اگر کسی کے ایصال ثواب کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت کو خود کھانا اور تقسیم کرنا سب درست ہے۔

(۹) اگر کسی نے قربانی کی منّت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا تو قربانی کرنا واجب ہے، چاہے مالدار ہو یا غیرب،منّت کی قربانی کا گوشت سب کا سب خیرات کر دے،اگر خود کھایا یا مالدار کو دیا ہو تو جتنا کھایا اور دیا ہو تنا پھر خیرات کرنا پڑیگا۔

(۱۰) قربانی کی رسی وغیرہ خیرات کر دے۔

(۱۱) قربانی کی مزدوری میں قصائی کو گوشت چمڑا وغیرہ نہ دے، بلکہ اپنی طرف سے الگ دے۔

(۱۲) قربانی کا گوشت کافر کو بھی دے سکتے ہیں۔

قربانی کی کھال:- (۱) قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا جیسے مصلّٰی بنانا یا اور کوئی چیز بنائی تو جائز ہے۔

(۲) اگر قربانی کی کھال کو فروخت کر دیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(۳) قربانی کا گوشت مزدوری میں دینا جائز نہیں۔

(۴) اسی طرح امام اور موٴذن کی خدمت کے حق میں دینا یا مسجد کی مرمت کے لئے یا مدرسہ میں تنخواہ کے لئے چمڑا بیچ کر اسکی قیمت دینا درست نہیں، خیرات کرنا ضروری ہے۔

عقیقہ کا بیان:- جب لڑکا پیدا ہوتا ساتویں دن اس کا نام رکھکر عقیقہ کرے، اس سے بچے کی بلا دور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ دو دو مینڈھوں سے عقیقہ فرمایا۔

(ابوداوٴد)

اگر لڑکا ہو تو دو بکرے یا بھیڑ اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری یا ایک بھیڑ ذبح کرے، اگر کسی نے مجبوری میں لڑکے کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کیا تو بھی جائز ہے۔

بچے کے سر کے بال مونڈا کر اس کے وزن کے برابر اپنی حیثیت کے مطابق سونا یا چاندی غریب فقیر محتاج کو صدقہ کر دے۔

عقیقہ کے جانور کا گوشت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، وغیرہ سب کھا سکتے



ہیں، باقی گوشت رشتہ داروں، دوستوں، پڑوسیوں اور فقیروں کو تقسیم کر دے یا پکا کر ان کی مہمانی کرے۔

عقیقہ کا جانور قربانی کے جانور کی طرح تندرست اور تازہ ہونا چاہیے، جس جانور کی قربانی درست نہیں اس کا عقیقہ بھی جائز نہیں۔

ساتویں دن عقیقہ کرنا افضل ہے، اگر نہ کر سکے تو جب آسانی ہو کرے، لیکن خیال رکھے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہے اس کے ایک دن پہلے کرے یعنی اگر جمعہ کو پیدا ہوا ہے تو جمعرات کو عقیقہ کرے، حساب سے ساتویں دن پڑیگا یہ بہتر ہے۔ (بہشتی زیور)

# موت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن مجید میں ہے ﴿فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

ترجمہ:- تم اسلام کے سوا اور کسی حالت پر جان مت دینا۔

سچا اسلام یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو چھوڑ کر اس بات کی فکر میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کس کام میں ہے، خدا کا فرمان میرے لئے کیا ہے؟ اس کو معلوم کر کے ایک غلام کی طرح فرمانبرداری کرے، جس سے خدا اس سے راضی ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ بنے، اسی کا نام عبادت اور بندگی ہے۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی اور ان سے عہد لیا کہ اسلام کے سوا کسی اور حالت میں اور کسی دوسرے مذہب پر نہ مرنا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اسلام اور اسلامی تعلیمات پر مضبوطی سے عمل کرتے رہو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا خاتمہ (یعنی موت) ایمان پر فرما دے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ تم زندگی میں جس حالت کے پابند رہو گے اسی حالت پر تمہاری موت بھی ہوگی، اوراسی حالت میں محشر میں کھڑے کئے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کی عادت بھی ہے کہ جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اوراس کے لئے کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیکی کی توفیق دیدیتے ہیں اور یہ کام اس کے لئے آسان کردیتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جو آدمی نیک کام میں مشغول رہے اسکواللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بنا پر یہی امید رکھنی چاہیے کہ اس کا خاتمہ بھی نیکی پر ہوگا۔ (معارف القرآن، ج ۱، ص ۲۸۹)

**مسئلہ:-** جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹادو اوراس کے پیر قبلہ کی طرف کردو اور سر اونچا کردو تا کہ منہ قبلہ کی طرف ہوجائے، اوراس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ پڑھو تا کہ تمہارا سنکر وہ بھی پڑھنے لگے، اسکوکلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو، کیونکہ یہ وقت بڑا مشکل ہے، نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔

(۲) جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو تم چپ رہو، یہ کوشش نہ کرو کہ برابر کلمہ جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے، پس مطلب صرف اتنا ہے کہ آخری بات جو اسکے منہ سے نکلے وہ کلمہ ہونا چاہیئے۔

**موت کی علامت:-** جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں، کھڑی نہ ہوسکے اور ناک ٹیڑھی ہوجائے اور کنپٹیں بیٹھ جائے تو سمجھو کہ اس کی موت قریب آگئی، اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔



سورۂ یسین شریف پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے، اس کے سرہانے یا اور کہیں بیٹھ کر پڑھو یا کسی سے پڑھوادو۔

(۳) اس وقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو، کیونکہ یہ وقت دنیا سے جُدا اوراللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا وقت ہے۔ ایسے وقت میں بال بچوں کو سامنے لانا، وہ چیزیں جو جس سے اس کو محبت تھی اس کو سامنے لانا یا اس کی باتیں کرنا جس سے مرنے والے کا دل اس میں کھو جائے یہ بہت بری بات ہے۔ دنیا کی محبت لے کر مرنا بُری موت کی علامت ہے۔

**جب روح نکل جائے:-** تو سب اعضاء سیدھے کردو، منہ کھل گیا ہو تو اس کو بھی کپڑے سے باندھ کر بند کرو، آنکھیں بند کرو، دونوں پاؤں کو ملا کر کپڑے سے باندھ دو تا کہ پھیلنے نہ پائے، پھر کوئی چادر اُرھادو، منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ پڑھو: "بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلیٰ مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اس کے بعد لوبان یا اگربتی وغیرہ جلاؤ، اور جب تک میت کو غسل نہ دیا جائے اس کے پاس قرآن پڑھنا درست نہیں۔

**میت کا غسل:-** پہلے کسی پاک تختے کو لوبان یا اگربتی کی دھونی دو، تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیکر مُردے کو اس پر لٹا دو، اور کپڑے اتارلو، اور کوئی کپڑا ناف سے لیکر زانوں تک ڈال دو، کہ اتنا بدن چھپا رہے، بیری کے پتے ڈالکر پانی گرم کرو، تخت کے نیچے گڑھا کھودو تا کہ غسل کو پانی اس میں جمع رہے، پھیلنے نہ پائے، اورنہانے کی جگہ الگ ہو اور پانی بہہ جاتا ہو تو گڑھا بنانے کی ضرورت نہیں۔

غسل دینے والے دونوں ہاتھ میں کپڑے کی تھیلیاں پہن لیں تا کہ میت کے

برہنہ (ننگا) بدن پر ہاتھ نہ لگے۔ پہلے مردے کو استنجا کرادو یعنی جو کپڑا ناف سے لیکر زانوں تک پڑا ہے اسکے اندر اندر دھولا دو، اس پر نگاہ مت ڈالو، پھر اس کو وضو کرادو، لیکن کلی نہ کراؤ اور ناک میں پانی نہ ڈالو، گٹے تک ہاتھ دھولاؤ، پہلے منہ دھولاؤ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھولاؤ پھر سر کا مساح کراؤ پھر دونوں پیر دھولاؤ، اگر تین دفعہ روئی تر کرکے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیری جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیری جائے تو بھی جائز ہے، اگر مردہ نہانے کی حالت میں (یعنی ناپاکی کی حالت میں) مرجائے تو اس طرح منہ اور ناک میں پانی پہنچنا ضروری ہے اور ناک اور منہ میں روئی بھردو، کان میں بھی پھیرو تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے۔

جب وضو کرا چکو تو پھر مردے کو بائیں کروٹ لیٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا یا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پہنچ جائے، پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پاؤں تین دفعہ پانی ڈالدیا جائے کہ داہنی کروٹ تک پانی پہنچ جائے، اس کے بعد مردے کو اپنے بدن سے ٹیک لگا کر بٹھلائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے، اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کر دھو ڈالو، اس کے نکلنے سے غسل میں کچھ نقصان نہیں ہوا، غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں، اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹا دے اور کافور والا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے، پھر سارا بدن کپڑے سے پونچھ کر کفنا دو۔

جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگاؤ، مرد کو ڈاڑی پر بھی لگاؤ، ماتھے اور ناک اور ہتھیلی اور گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور لگاؤ، بعض کفن میں عطر لگاتے ہیں، کانوں



میں عطر کی پھریری رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت کی بات ہے، بالوں میں کنگھی نہ کرو، ناخن نہ کاٹو، کہیں سے بال نہ کاٹو، سب اسی طرح رہنے دو۔

مسائل:- (۱) اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی غسل دینے والا نہ ہو تو اس کی بیوی کے علاوہ دوسری عورتوں کو میت کو غسل دینا جائز نہیں، اگر چہ وہ عورتیں محرم ہی کیوں نہ ہو۔ اگر بیوی نہ ہو تو میت کو تیمّم کرادو، لیکن اس کے بدن کو ہاتھ نہ لگاؤ بلکہ اپنے ہاتھ میں دستانے پہن لو تب تیمّم کراؤ۔

(۲) اگر کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بیوی اس کو غسل اور کفن پہنائے تو جائز ہے، اگر بیوی مر جاوے تو خاوند کو بیوی کے بدن کو چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں البتہ دیکھنا درست ہے، اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا درست ہے۔

(۳) حیض یا نفاس والی عورتیں مردے کو غسل نہ دیں، مکروہ اور منع ہے۔

(۴) بہتر یہ ہے کہ جو رشتہ دار زیادہ قریب ہو وہ غسل دے، اگر وہ غسل نہ دے سکے تو کوئی دیندار سے دلاؤ۔

(۵) اگر غسل دیتے وقت میت میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے، جیسے کہ اس کا چہرہ بگڑ گیا یا کالا ہو گیا، ان عیبوں کا لوگوں سے کہنا نا جائز ہے۔

ہاں! کھلم کھلا کوئی بڑا گناہ کرتا ہو جیسے ناچنا، گانا بجانا، یا فاحشہ تھی تو ایسی باتیں کہنا درست ہے تاکہ دوسرے لوگ ایسے گناہوں سے بچے اور توبہ کرے۔ (بہشتی زیور)

کفن کا بیان:- (۱) مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے، ایک چادر دوسرا ازار،

تیسرا کُرتا۔ ازار سر سے پاؤں تک ہونا چاہئے، چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی ہونی چاہئے، اور کُرتا گلے سے پاؤں تک ہونا چاہئے، لیکن اس میں نہ کلی ہو، نہ آستین۔

(۲) عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے، ایک کرتہ، دوسرا ازار، تیسرا سربند، چوتھا چادر، پانچواں سینہ بند۔ اگر کوئی تین کپڑوں میں کفن دے، ایک ازار، ایک کرتہ اور ایک سربند تو بھی درست ہے، اور تین کپڑوں سے کم میں کفن دینا مکروہ اور برا ہے، اگر مجبوری اور لاچاری ہو تو درست ہے، سینہ بند چھاتیوں سے لیکر رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے، سربند دو ہاتھ لمبا، دو ہاتھ چوڑا ہونا چاہئے۔

پہلے کفن کو تین یا پانچ مرتبہ لوبان کی دھونی دو، پھر پاک جگہ پر چادر بچھاؤ، پھر ازار، پھر اس پر قمیص یا کرتہ، پھر مُردے کو اس پر لٹا کر پہلے کفن کے چاک میں سر ڈالکر پہنا دو اور آدھی کفنی یعنی کرتا مُردہ پر پھیلا دو، پھر ازار کو بائیں طرف سے اس پر لپیٹ دو، اسی طرح چادر بھی لپیٹیں، پھر کفن دونوں طرف سے یعنی سر اور پاؤں کی طرف باندھ دو۔

عورت کو کفن پہنانیکا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ، پھر ازار، پھر کرتا، پھر مردے کو اس پر لٹا کر پہلے کرتہ پہناؤ، سر کے بالوں کو دو حصہ کر کے کرتے کے اوپر سینہ پر ڈالدو، ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف، اسکے بعد سر پر سربند ڈالدو، اس کو نہ باندھو، نہ لپٹو، پھر ازار لپیٹ دو، پہلے دائیں طرف پر بائیں طرف لپیٹ دو اس کے بعد سینہ بند باندھ دو، پھر چادر لپیٹو پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف، پھر پٹی سے پیر اور سر کی طرف سے کفن باندھ دو کہ کھل نہ جائے۔



**بچہ کے احکام:-** جو بچہ زندہ پیدا ہوا، پھر مر گیا تو اسکو بھی اسی قاعدہ سے غسل دیا جائے، اور کفن پہنایا جائے اور نماز جنازہ پڑھی جائے اور کوئی نام رکھکر دفن کر دیا جائے۔

چھوٹے بچہ کے لئے ایک کپڑا اور لڑکی کے لئے دو کپڑے کا کفن بھی جائز ہے (ایک ازار، ایک چادر) لیکن بڑوں کی طرح کفن دینا بہتر ہے، اگر کوئی بچہ مُردہ پیدا ہو اس کو غسل اس طرح دو، لیکن صرف ایک بڑے کپڑے میں لپیٹ کر کفن دو، اس کا نام رکھکر بغیر نماز جنازہ کے دفن کر دو۔

نماز جنازہ:- جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ بھی پڑھ لیں تو سب کا فرض ادا ہو جاتا ہے، ورنہ سب گنہگار ہوں گے، جماعت اس میں شرط نہیں، لیکن جس قدر بھی آدمی زیادہ ہوں اسی قدر میت کے حق میں بہتر ہے کیونکہ نامعلوم کس کی دعا قبول ہو جائے اور اس کی مغفرت ہو جائے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھتا ہے اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو نماز کے بعد جنازہ کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو قبر میں رکھ دیا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے سوال کیا کہ قیراط کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہاڑ کے برابر، آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان مر جائے اور چالیس آدمی اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرمائیں گے۔

**نماز جنازہ:-** یہ نماز میت کے لئے دعاء مغفرت ہے، اس میں چار تکبیریں ہیں اور نیت باندھتے وقت صرف پہلی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں اس کے بعد

نہیں۔اس نماز میں رکوع سجدہ نہیں ہے۔

**نماز جنازہ کی شرطیں:-** (۱) میت کا مسلمان ہونا (۲) میت کا پاک ہونا (۳) کفن کا پاک ہونا (۴) میت کا ستر ڈھکا ہوا ہونا (۵) میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے ہونا۔

**نمازے جنازے کے فرائض:-** نماز جنازہ میں صرف دو چیزیں فرض ہیں (۱) قیام (۲) چار تکبیریں، یعنی اللہ اکبر کہنا۔

نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں:- (۱) ثنا پڑھنا (۲) درود شریف پڑھنا (۳) میت کے لئے دعا پڑھنا۔

نمازِ جنازہ کے لئے جماعت شرط نہیں، اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو بھی فرض ادا ہوجائیگا، چاہے عورت ہر، مرد ہو، بالغ ہو، یا نابالغ۔

البتہ جنازے کی نماز میں جتنی بڑی جماعت ہوگی، میت کو اتنا فائدہ ہوگا، اس لئے کہ یہ میت کے لئے دعا ہے، اور چند مسلمانوں کا جمع ہوکر بارگاہِ الٰہی میں کسی چیز کے لئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے، برکتیں نازل ہوتی ہیں، اور بارگاہِ الٰہی میں قبولیت حاصل ہوتی ہے، مستحب یہ ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کردیجائیں اور زیادہ آدمی ہوتو اس سے بھی زیادہ صفیں کرے، اگر سات آدمی ہیں تو ایک آدمی کو امام بنایا جائے، پہلی صف میں تین، دوسری میں دو، اور تیسری میں صف میں ایک آدمی کھڑا ہو۔

پھر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہوجائیں تو ہر جنازہ کی الگ نماز پڑھنا



بہتر ہے، اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تو بھی جائز ہے اور اس وقت چاہئے کہ سب جنازوں کی صف کردی جائے، جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازہ کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے، سب کے پیر اور سر ایک طرف ہو اس میں سب کا سینہ امام کے سامنے ہوگا جو مسنون ہے۔

**نماز جنازہ کا طریقہ:-** نماز جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے برابر کھڑا ہوجاوے اور اس کے پیچھے مقتدی تین یا پانچ صفیں بنا کر کھڑے ہوجائیں، اور اس طرح نیت کریں:

نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازہ کی اللہ تعالیٰ کے واسطے اور دعا اس میت کے واسطے، اس امام کے پیچھے، جب امام صاحب پہلی تکبیر کہے تو تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ دیں اور ثنا یعنی:

"**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ**" امام اور مقتدی دونوں آہستہ پڑھیں، پھر جب امام صاحب دوسری تکبیر زور سے کہیں تو ہاتھ اٹھائے بغیر "اللہ اکبر" آہستہ کہکر نماز کے آخری قعدہ میں جو درود شریف پڑھے جاتے ہیں یعنی:

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ**

یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل

فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

یااللہ برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پراوران کی آل پرجیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

یہ درود شریف امام صاحب اور مقتدی آہستہ سے پڑھیں، جب امام صاحب تیسری تکبیر زور سے کہیں تو ہاتھ اٹھائے بغیر "الله اکبر" آہستہ سے کہکر جیسی میت ہو "مرد، عورت، لڑکا، لڑکی" اس کے مطابق دعا پڑھیں۔

**اگر بالغ مرد یا عورت کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھیں:**

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الاِیْمَان.

ترجمہ :- اے اللہ تعالی ہمارے زندوں کی، مُردوں کی، حاضر کی، غائب کی، چھوٹوں کی، بڑوں کی، مردوں کی، عورتوں کی، مغفرت فرما دیجئے، اے اللہ تعالی آپ ہم میں سے جنکو بھی زندہ رکھیں اسلام پر زندہ رکھئیے اور جنہیں موت دیں ایمان پر موت عطا کیجئے۔



**اگر نابالغ لڑکے کی میت ہوتو یہ دعا پڑھیں:**

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّ مُشَفَّعا

ترجمہ: اے اللہ تعالی اس بچے کو ہمارے لئے آگے جانے والا بنایئے، ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنایئے اور ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کئے جانے والا بنایئے۔

**اگر نابالغ لڑکی کی میت ہوتو یہ دعا پڑھیں:**

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَة

ترجمہ: اے اللہ تعالی اس بچی کو ہمارے لئے آگے جانے والی بنایئے، ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنایئے اور ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کئے جانے والی بنایئے۔

جب امام صاحب چوتھی تکبیر کہیں تو ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہکر امام کی سلام کے ساتھ ساتھ دونوں طرف سلام پھیر کر اپنی نماز پوری کریں۔

یاد رہے کہ نماز جنازہ میں چاروں تکبیریں کہنا فرض ہے، اگر ایک بھی تکبیر چھوٹ جائیگی تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر آپ ایسے وقت میں نماز میں شریک ہوئے کہ کچھ تکبیریں کہی جا چکی ہیں تو امام صاحب کی اگلی تکبیر کا انتظار کریں، جب امام صاحب نئی تکبیر کہیں تو آپ بھی تکبیر کہکر نماز میں شامل ہو جائیں یہ تکبیر آپکی تکبیر تحریمہ بھی

جائیگی، اب جب امام صاحب سلام پھیرے تو آپ سلام پھیرے بغیر اپنی چھٹی ہوئی تکبیرات کہکر سلام پھیریں اور اگر آپ ایسے وقت میں نماز میں شامل ہوں کہ امام صاحب چوتھی تکبیر بھی کہہ چکے ہیں تو ذرا بھی توقف کئے بغیر تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہوجائیں اور امام کی سلام کے بعد چھٹی ہوئی تکبیرات کہکر اپنی نماز پوری کریں۔

نماز جنازہ میں قرآن کی تلاوت، التحی وغیرہ نہیں ہے۔ اگر کسی کو نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعا یاد نہیں ہے تو اس کے بدلے میں ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ'' کہہ لینا کافی ہے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو سرف چار مرتبہ ''اللہ اکبر'' پر کفایت کرے تب بھی نماز ہوجائیگی، نماز جنازہ میں دعاء نمازِ جنازہ پڑھنا فرض نہیں ہے، افسوس کہ بعض لوگ اس مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے میّت کا حق مارتے ہیں اور نماز جنازہ سے محروم رہتے ہیں، بعض جگہ دیہاتوں میں بغیر نماز جنازہ پڑھے میت کو دفن کردیتے ہیں اور تمام گاؤں والے مسلمان گنہگار ہوتے ہیں۔

**دفن کا طریقہ:-** جب نماز جنازہ سے فارغ ہوجائے تو جنازہ قبر کے پاس لے جائیں، جنازہ کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا اگلا داہنا پایہ اپنے کاندھے پر رکھکر کم ازکم دس قدم چلیں، پھر پچھلا داہنا پایہ کاندھے پر رکھکر دس قدم چلے، پھر اگلا بایاں پایہ پایہ پھر پچھلا بایاں پایہ اٹھا کر دس دس قدم چلے یہ چاروں کو ملا کر کل چالیس قدم چلے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جنازہ کو اٹھا کر چالیس قدم چلے اس کے چالیس گناہ کبیرہ معاف ہوجاتے ہیں۔



جنازہ کو تیز قدم لے جانا مسنون ہے، مگر نہ اس قدر کہ میت کو حرکت اور اضطراب ہونے لگے، جو لوگ جنازہ کے ساتھ ہوں اُن کو جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔

میت کی قبر کم ازکم ادھے قد کے برابر گہری کھودی جائے اور میت کے قد کے موافق لمبی ہو، بغلی قبر بنانے میں زیادہ ثواب ہے، بغلی کا اتنا گہرا کھودنا ضروری نہیں کہ مُردہ کا بیٹھ سکے کیونکہ منکر ونکیر کے سوال وجواب کے لئے مردہ کا بیٹھنا دنیا کے بیٹھنے کی طرح نہیں ہے، اس لئے جو لوگ بگلی زیادہ گہری کھودتے ہیں اور اوپر کا حصہ کم گہرا رکھتے ہیں یہ اُلٹی بات ہے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت ''بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' کہنا مستحب ہے۔ میت کو قبر میں رکھکر داہنے پہلو پر قبلہ رو کرنا مسنون ہے۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے، اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی لیکر ڈالے اور پہلی مرتبہ میں ''مِنْھَا خَلَقْنَاکُمْ'' اور دوسری مرتبہ ''وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ'' اور تیسری مرتبہ ''وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی'' پڑھنا چاہئے۔

دفن کرنے کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور دعا کرنا اور دعاء مغفرت کرنا اور قرآن شریف پڑھکر اس کا ثواب پہنچانا مستحب ہے۔

دفن کرنے کے بعد سر کی جانب کھڑے ہوکر سورۂ بقرہ کا شروع ''الٓمّٓ'' سے ''مُفْلِحُوْنَ'' تک پھر پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کی آخری آیت ''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ'' ختم

تک پڑھے۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کہنا درست نہیں، جیسا کہ بعض جگہ رواج ہے، سخت بدعت ہے۔

**ایصال ثواب:-** حضرت سفیان ثوریؒ کہا کرتے تھے کہ جس طرح زندے کھانے پینے کے محتاج ہوتے ہیں ان سے زیادہ مردے دعا کے محتاج ہوتے ہیں، غرض کہ اس پر امت کا اجماع ہے کہ میت کو دعا نفع دیتی ہے۔

حضرت سعید بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میری ماں مرگئی اس کے لئے کونسا صدقہ بہتر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''پانی'' پس انہوں نے ایک کنواں کھودوادیا اور کہا کہ یہ میری ماں کے لئے صدقہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو نفلی خیرات کرتے وقت (نیت کرکے ثواب میں) اپنے ماں باپ کو شامل کرلینا چاہئے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں پہنچ کر ''**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**'' (گیارہ مرتبہ) پڑھے اور اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو مردوں کے تعداد کے برابر اجر دیا جائیگا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جا کر فاتحہ یعنی ''**اَلْحَمْدُ شریف**'' اور ''**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**'' اور ''**اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ**'' پڑھے اور کہے یا اللہ میں نے جو تیرا کلام پڑھا ہے اس کا ثواب قبرستان کے مؤمنین اور مؤمنات کو پہنچا دے تو وہ قیامت کے روز اس کی شفاعت کریں گے۔



حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قبرستان میں جا کر یٰسین شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مردوں سے عذاب ہلکا کردیتے ہیں اور مردوں کی تعداد کے مطابق پڑھنے والے کے لئے نیکیاں لکھتا ہے۔

**تعزیت کرنا:-** میت کے گھر والوں کو تسکین اور تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور ثواب سنا کر ان کو صبر کی رغبت دلانا اور ان کے اور میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے، اسی کا نام تعزیت ہے، تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی آدمی سفر میں گیا ہوا اور وہ سفر سے تین دن کے بعد آوے تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت کرنا مکروہ نہیں، جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کرچکا ہو دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

آج کل زیارت کے نام سے لوگ مرحوم کے مکان پر صبح نو سے گیارہ بجے تک یا دوپہر میں دو بجے سے چار بجے تک جمع ہوتے ہیں جس میں کثرت سے عورتیں جمع ہوتی ہیں اور بعض لوگ اس لئے مجبوراً آتے ہیں کہ نہ جانے میں شکایت ہوگی اور وہ نہ تو نماز کی پروا کرتے ہیں نہ مرحوم کے وارثوں سے اسلامی تعزیت کرتے ہیں اور عورتوں کا جمع ہونا جو مستقل ایک فتنہ ہے۔

یہ کام بھی جہالت کا ہے اور بے اصل ہے اس سے مرحوم کو اور وارثوں کو حقیقی نفع ہونے کے بدلے تکلیف ہوتی ہے، اس کو بند کرنا چاہئے۔

قبر کی زیارت کرنا:- قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا مَردوں کے لئے مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ قبرستان جائے، جمعہ کا دن ہو تو بہتر ہے، قبرستان میں داخل ہو تو سلام کرے ''**اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ**

اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبْعٌ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ ‘‘ پھر اس کے بعد قبرستان کے مُردوں کو قرآن مجید پڑھکر دعاءِ مغفرت کر کے ثواب پہنچاویں اور اپنے لئے عبرت حاصل کرے۔

# کفن کا نقشہ

| نام | لمبائی کا ناپ | عرض (پنا) | لمبائی کا اندازہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ازار | پیر سے پاؤں تک | ایک یا ڈیڑھ میٹر | دو سے سوا دو میٹر | عرض کم ہو تو جوڑ لگا کر ڈیڑ میٹر عرض بنا دیں |
| کرتہ | کاندھے سے پنڈلی تک | ایک میٹر | دو سے سوا دو میٹر | ایک میٹر عرض ہو تو دونوں سرے سے برابر کر کے گلے کا چاک لگائیں |
| چادر | میت کے قد سے ڈیڑھ فٹ لمبی | ڈیڑ میٹر | سوا دو میٹر | عرض کم ہو تو جوڑ لگا کر ڈیڑ میٹر عرض بنا دیں |
| سینہ بند | بغل سے گھٹنے تک | سوا میٹر | پونے دو میٹر | یہ کپڑا عورتوں کے لئے ہے |
| سر بند | ☆ | ایک میٹر یا کم | ڈیڑھ میٹر | یہ کپڑا عورتوں کے لئے ہے |

نوٹ:- یہ ناپ بڑے میت کے لئے ہے، بچوں کا کفن اس کے مناسب لے لو جیسا کہ کفن میں لکھا گیا ہے۔ فقط

# پاکی اور صفائی

ہر ایمان والے کو اپنے ظاہر اور باطن کی صفائی اور پاکیزگی کا پورا خیال رکھنا چاہئے،



جس کی پاکی اور صفائی جتنی مکمل ہوگی اُسے روحانی فرشتہ سمجھنا چاہئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا دین کی بنیاد پاکی پر ہے اور خدا تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔

ظاہری پاکی یہ ہے کہ آدمی اپنے جسم اور کپڑوں کو ہر قسم کی نجاستوں سے پاک رکھے، چھوٹی بڑی ناپاکی دور کرے، جنابت کا غسل کرے، اور وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرے، ناخُون کاٹے، ناف کے نیچے کے بال، بغلوں کے بال کو دور کرے، مونچھے بال کترائے۔

**ناخون کاٹنے کا مستحب طریقہ:-** ناخون کاٹنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلی تک پہنچنے کے بعد بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے تک پہنچائے اس کے بعد داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو لے اور پیروں میں داہنے پیر کی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھنگلی پر ختم کرے۔

ناخن کاٹنے اور بال صاف کرنے میں چالیس روز سے زیادہ تاخیر کرنا ناجائز ہے۔

اسی طرح جسم کے جن حصوں میں میل جم جاتا ہے اسے دور کرے، آنکھوں کا میل کچیل دور کرے، ناک اور نتھنے صاف کرے، دانتوں کا خلال کرے اس میں سے کھانے کے ریزے نکال دے۔

منھ اور دانت صاف کرنے کے لئے مسواک کرے، مسواک پیلو کے درخت کی بہتر ہے، نماز اور تلاوت سے پہلے مسواک کی بڑی تاکید آئی ہے۔

کپڑے بھی صاف ستھرے استعمال کرے، البتہ فضول خرچی کرنے والے مالداروں کی نقل نہ کرے۔

پاکیزگی حاصل کرنے میں ڈاڑھی میں کنگھی کرے، تیل لگائے، سر کے بالوں کو بھی صاف رکھے، آنکھوں میں سرمہ لگائے، ہر آنکھ میں تین دفعہ سلائی پھیرے، حضور ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

**خوشبو:-** خوشبو کپڑوں میں لگانا سنت ہے، جمعہ اور عیدین اور اجتماع کی شرکت کے وقت خصوصیت سے خوشبو کا اہتمام کرے، حضور ﷺ اتنی زیادہ خوشبو اور عطر استعمال کرتے تھے کہ آپ کے سر کی مانگ میں خوشبو کا اثر ہوتا تھا۔

اور آپ ﷺ کا یہ عمل امت کو سبق دینے کے لئے تھا، ورنہ آپ ﷺ تو سراپا خوشبو تھے، آپ کے پسینہ میں خوشبو تھی، حضرات صحابۂ کرامؓ آپ کا پسینہ جمع کرتے تھے اور خوشبو کی جگہ استعمال کرتے تھے۔

**غسل:-** غسل جنابت سے (ناپاکی سے) پاک ہونے کے لئے غسل جلدی کرنا چاہئے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں جنابت والا آدمی ہوتا ہے اور وہ بغیر مجبوری کے دیر کرتا ہے تو اس کے گھر سے رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور شیاطین جمع ہوجاتے ہیں، ناپاک ہونے کی حالت میں مسجد ٹھہرنا اور تلاوت قرآن کرنا حرام ہے۔

ناپاک ہونیکی حالت میں کھانے پینے سے بچنا چاہئے، اگر فوراً غسل نہ کیا جاسکے تو کم ازکم شرم گاہ کو دھوکر وضو کرلینا چاہئے۔

**غسل کے تین فرض ہیں:-** (۱) منھ بھر کر کلی کرنا، (۲) ناک میں پانی چڑھانا (نرم جگہ تک (۳) تمام بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا۔ (یہ تین فرض غسل جنابت کے لئے ہیں۔ (اگر بدن کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک رہ گیا اور وہاں پانی نہ پہنچا تو غسل واجب ادا نہ ہوگا)۔



**غسل میں گیارہ سنتیں ہیں:** (۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۲) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) استنجا کرنا (۵) پھر وضو کرنا (۶) تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا (۷) پانی ڈالنے میں سر سے ابتداء کرنا (۸) سر کے بعد داہنے مونڈھے پر پانی ڈالنا (۹) اس کے بعد بائیں مونڈھے پر پانی ڈالنا (۱۰) بدن کو ہاتھوں سے ملنا (۱۱) پے درپے یعنی لگاتار اعضاء کو دھونا۔

**غسل کرنے کا طریقہ:-** چونکہ ہم پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرتے ہیں اس لئے وہ جگہ جہاں غسل کریں پاک وصاف ہونی چاہئے، غسل کے لئے جو پانی استعمال کریں وہ پاک اور صاف ہونا چاہئے، اگر استنجا کی حاجت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہولیں، پھر بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئیں، پھر بدن میں جہاں گندگی لگی ہوا سے اچھی طرح دھولیں اور وضو کی نیت کرکے وضو کرلیں، اس کے بعد سر پر پانی اس طرح بہائیں کہ سارا بدن تر ہوجائے، جسم کو خوب اچھی طرح مل لیں، پھر سر پر دوبارہ پانی ڈالیں اور جسم کے دائیں بائیں جانب تین تین مرتبہ پانی ڈال کر غسل پورا کریں، اخیر میں دونوں پاؤں پیچ دھولیں۔

علم کی عظمت سمجھو بچو — مکتب کو تم جاؤ بچو
غسل میں کتنے فرض ہیں سمجھو — چپ کیوں ہوگئے بولو بچو
تین فرائض ہیں جو اس میں — بات ہماری مانو بچو
کُلی اور غرارہ کرنا — ناک میں پھر پانی لو بچو
یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے — پانی تن پر ڈالو بچو
پوچھ لو اپنے استاد جی سے — فرض ہو تم پر غسل جو بچو

**مسئلہ:-** اگر غسل کر لینے کے بعد یاد آیا کہ فلا جگہ پانی نہیں پہنچا تو پھر سے غسل کرنیکی ضرورت نہیں جو جگہ خشک ہے اسکو دھولے جیسے اگر کوئی کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا تو خاص اس کی کمی کو پورا کرنے سے غسل ہو جائے گا۔

**مسئلہ:-** غسل کر لینے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے، اگر نماز یا قرآن مجید وغیرہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، کیونکہ غسل میں وضو بھی ہو گیا۔

**مسئلہ:-** غسل کرتے وقت زیادہ پانی بہانا، ستر کھلا ہونیکی حالت میں بات کرنا، قبلہ کی طرف منہ کرنا سنت کے خلاف وضو کرنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ:-** جمعہ اور عیدین کے لئے اور اجتماعات میں شرکت کے لئے غسل کرنا افضل ہے، حدیث شریف میں جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے، غسل سے فارغ ہونے کے بعد یہ ذکر کرنا چاہیئے: **''اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ''**

تم اگر قیامت میں نیک لوگوں کی جماعت میں شامل ہونا چاہو تو تمہیں ہر عبادت میں حضور ﷺ کی عادات کو اختیار کرنا چاہیئے۔

**پیشاب پاخانہ کے آداب:-** (۱) صرف اسی وقت کپڑا ہٹانا چاہیئے اور ضرورت سے زیادہ نہیں کھولنا چاہیئے (۲) دونوں پاؤں کو کھول کر بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا چاہیئے (۳) اپنی شرم گاہ کی طرف یا نکلنے والی نجاست کی طرف دیکھنا نہیں چاہیئے (۴) دیر تک بیٹھنا نہیں چاہیئے (۵) تھوکنا، ناک صاف کرنا، بار بار ادھر ادھر دیکھنا، بدن کو بیکار چھونا اور آسمان کی طرف نظر کرنا منع ہے (۶) سر جھکاتے ہوئے رہنا چاہیئے۔ (اسلام ص۴۴)

**بیت الخلاء جاتے وقت یہ دعا پڑھے:- داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہیں اور یہ پڑھیں:**



بیدار ہونے کے بعد عام طور پر ہر انسان کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہوتی ہے، حضور اقدس ﷺ نے یہ دعا تلقین فرمائی ہے کہ جب آدمی قضاء حاجت کے لئے بیت الخلاء جانے لگے تو پہلے بایاں پاؤں اندر داخل کرے اور اندر داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

**اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط**

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(فضائل دعا ص۲۵۹)

**باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھے:-** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِی**

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔ (فضائل دعا ص۲۵۹) (یہ دعائیں دل میں پڑھنی چاہیئے)

بیت الخلاء میں کوئی چیز اللہ کے نام کی ساتھ میں نہ ہونی چاہیئے تاکہ بے ادبی نہ ہو، اس جگہ فضول بات اور کلام نہ کرو، البتہ ضروری بات ہو تو کی جا سکتی ہے، شرم گاہ سے کپڑا ضرورت سے زیادہ نہ اٹھائے، پاخانہ پیشاب کے لئے دور بیٹھنا چاہیئے تاکہ لوگوں کو آواز اور بدبو نہ آئے، قبلہ کی طرف منہ اور بیٹھ کرنا منع ہے، اگر مجبوری ہو تو اجازت ہے، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا، سایہ دار اور پھلدار درخت کے نیچے اور پانی کی نہر یا نالی وغیرہ میں درست نہیں، استنجاء پہلے مٹی کے ڈھیلوں سے پھر پانی سے کیا جائے، اگر ایک چیز پر کفایت کرو تو پانی سے افضل ہے، استنجے کے بعد یہ دعا پڑھے: **''اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ عَنِ الْفَوَاحِشِ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ''** (تحفۃ الابرار)

# مسجد کے آداب

مسجد خدا کا گھر ہے اور سب مقامات سے افضل ہے، مسلمان کو زیادہ وقت مسجد ہی میں رہنا چاہئے، اور اعتکاف کی نیت کر لینی چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آتا جاتا ہے اور مسجد سے تعلق قائم ہو گیا ہے تو اسکے مسلمان ہونے کی گواہی دو۔

خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرَۃِ﴾ بیشک جو لوگ خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ لوگ مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جو مسلمان مسجد سے دل لگاتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے، خدا تعالیٰ اس کو عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائیگا۔

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا جائز نہیں، مسجدیں خدا کی عبادت، نماز، تلاوت، اور وعظ و تبلیغ کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کے لئے بنایا ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت سیدھا پیر رکھو اور یہ دعا پڑھو: ’’بِسْمِ اللّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ‘‘۔

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد اداء کرو، اگر نفل کا موقع نہ ہو تو چار دفعہ ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَاإِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ‘‘ پڑھو، مسجد سے باہر نکلو تو بایاں پیر باہر نکالو اور مذکورہ دعا پڑھو مگر ’’اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ‘‘ کی جگہ ’’اَبْوَابَ فَضْلِکَ‘‘ کہو اور اس پر یہ زیادہ کرو ’’وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَجُنُوْدِہٖ‘‘



(۱) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح صاف کر دیتی ہیں جس طرح جانور گھاس کو کھا جاتے ہیں۔

(۲) مسجد میں لہسن اور پیاز اور مولی لیکر آنا یا اسکو کھا کر آنا ناجائز ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص بدبودار درخت یعنی پیاز کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اسلئے کہ اس سے فرشتوں کو ان تمام چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب تک اس کی بدبو منھ میں سے نہ جائے وہاں تک مسجد میں داخل نہ ہو، یہ حکم ہر بدبودار چیز کے لئے ہے، جیسے حقّہ، بیڑی، سگریٹ وغیرہ۔

اسی طرح جس کے بدن اور کپڑوں سے پسینہ کی بدبو آتی ہو وہ بھی جب تک بدبو دور نہ کرے مسجد میں نہ جائے۔

(۳) مسجدیں آخرت کے بازار ہیں، جو شخص اس میں داخل ہو گیا وہ اللہ کا مہمان ہے اور اس کی مہمانی مغفرت ہے۔

(۴) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ: فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جو شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں فرشتہ اس کے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (منتخب)

# لباس کے آداب

کُرتا اور ازار آدھی پنڈلی تک رہے، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنے کے نیچے ہرگز نہ لٹکے، البتہ عورتیں اتنا نیچا کپڑا پہنیں کہ پورے پیر چھپ جائیں۔

کپڑوں کے خریدنے میں اعتدال رکھو، نہ بہت گھٹیا یعنی ہلکے اور نہ بہت عمدہ بلکہ

درمیان کوالٹی کے ہوں، مردوں کو سفید لباس زیبا ہے، عورتوں کے لئے رنگین کپڑے عمدہ ہیں۔

اپنی شرمگاہ یا ستر کا کوئی حصّہ بغیر ضرورت کے نہ کھولو، جب ضرورت سے کھولو تو یہ دعا پڑھو: ''بِسْمِ اللّٰهِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ''

**جب کپڑا پہنیں تو یہ پڑھیں :** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ط

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔ (فضائل دعا ص ۲۷۶) کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

**(۱۱) جب نیا کپڑا پہنیں تو یہ پڑھیں:** اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ ط

(فضائل دعا ص ۲۷۷) اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

**سفید لباس مستحب ہے:-** حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو، یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے، اور اس میں مردے کو کفن دیا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)



خود حضور ﷺ کو سفید لباس بہت پسند تھا، اور سفید کپڑے استعمال کرنیکا معمول تھا، لہذا عید، جمعہ اور شادی اور کسی باوقار مجلس میں شرکت کے وقت سفید کپڑوں میں ملبوس ہوکر ان مجالس کا استقبال مستحب ہے۔

سفید لباس علماء، طلباء اور بزرگونِ امت میں مستحب ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال عام ہے۔

## بات چیت کرنے کے آداب

منھ سے ہمیشہ اچھی بات نکالو، جو بات منھ سے بولنا حرام ہو اس کا سُننا بھی حرام ہے، دوسرے کی بات توجہ سے سنو، دوسرے کی بات نہ کاٹو، ہاں اگر گناہ یا بے دینی کی جیسے غیبت وغیرہ کی بات ہو تو وہاں سے اٹھ جاؤ۔

**قسم کھانا:-** قسم بات چیت میں کھانا انسان کو بے اعتبار کردیتا ہے، خدا کی قسم بہت ضرورت کے وقت کھانی چاہئے، اور سچی بات پر کھانی چاہئے۔

عام طور پر اپنی بات میں زور اور وزن پیدا کرنے کے لئے قسم کھائی جاتی ہے، شریعت میں قسم کھانے کی اجازت ہے، اگر قسم اچھے کام کرنے کی کھائی ہے تو شریعت میں اس کو پورا کرنے کی تاکید کی ہے۔ اور اگر کسی برے کام کے کرنے کی کھائی ہے تو اسے نہ کرنے اور قسم توڑ دینے تاکید کی ہے، اور اس کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے، زبان سے خدا کی ذات یا صفات کا نام لیکر کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنے کو شریعت میں قسم کھانا کہتے ہیں۔

☆ **مسئلہ:-** اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی چیز کی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے، بعض لوگ کعبہ کی

یا محمد ﷺ کی قسم کھاتے ہیں اس سے قسم نہیں ہوتی ہے، اس لئے کفارہ لازم نہیں آئیگا، البتہ اس سے توبہ کرنی چاہیے۔

☆ قرآن مجید کی قسم کھانے سے قرآن کی قسم منعقد ہو جائیگی، اور اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ لازم آئیگا۔

☆ بعض لوگ ماں باپ کی یا اولاد کی قسم کھاتے ہیں اس سے قسم نہیں ہوتی ہے، اس طرح قسم کھانا ناجائز اور حرام ہے۔

☆ اگر کسی نے اپنے گھر کی عورتوں سے کہا کہ تمہارے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا مجھ پر حرام ہے، تو حلال چیز حرام کرنے سے حرام نہیں ہوگی، البتہ حلال چیز کو حرام کرنے سے قسم ہو جائیگی۔

☆ چھوٹے بچے اگر قسم کھا کر قسم توڑ دے تو ان پر کفارہ واجب نہ ہوگا کیونکہ کفارہ واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔

☆ سخت ضرورت اور مجبوری کے وقت صرف اللہ کے نام کی قسم کھانا درست ہے، کثرت سے قسم کھانے سے نبی پاک ﷺ نے منع فرمایا ہے، یعنی جس کو قسم کھانے کی ضرورت پیش آجائے تو صرف اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

**قسم توڑنے کا کفارہ:-** دس محتاج کو دو وقت کھانا کھلا دے یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دے یا ایک غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن مسلسل روزہ رکھے۔

☆ کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے کی قدرت ہونے کے باوجود روزہ رکھنے سے کفارہ ساقط نہ ہوگا۔

☆ کفارہ انہیں مسکینوں کو دینا درست ہے جن کو زکوۃ دینا درست ہے، مسلمان کو دے سکتے ہیں، ہندوؤں کو کفارہ کی رقم دینے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔



☆ قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا اس کے بعد قسم توڑ دی تو کفارہ ادا نہیں ہوگا، قسم توڑنے کے بعد کفارہ دیوے۔

☆ کفارہ میں ایسا مضبوط کپڑا دینا ضروری ہے جس کو تین چار مہینہ استعمال کیا جا سکے، چاہے پرانا ہو یا نیا، بالکل گھٹیا کمزور کپڑا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔ (احکام قسم ونذر)

**سلام کے آداب:-** آپس میں سلام کرو یعنی **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ**. کہو اور جواب میں: **وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه** کہو، سلام اور اس کے جواب میں اس کے علاوہ دوسرے طریقے سب واہیات ہیں۔ جو پہلے سلام کرتا ہے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے، جو کوئی دوسرے کا سلام لائے تو اس کے جواب میں یوں کہو: **عَلَيْهِمْ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ**، ہاتھ کے اشارہ کے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے۔

اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اس کو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے، لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے چاہئے۔

مسلمان بچے جو سرکاری اسکول میں پڑھتے ہیں ان کو انگریزی یا ہندوانہ طرز سے سلام نہ کرنا چاہئے، بلکہ سنت طریقہ سے سب کو سلام کرے۔

اگر کوئی غیر مسلم سلام کے الفاظ سے سلام کرے تو اس کو اس طرح جواب دو: ''**وَهَدَاكَ اللّٰهُ**''۔

جو شخص اپنے یا کسی دوسرے کے مکان میں آئے تو داخل ہوتے وقت سلام کرے اگرچہ گھر میں کوئی موجود نہ ہو، کیونکہ وہاں فرشتے تو ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایسا کرنے سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔

**آدابِ ملاقات:-** جب تم کسی کے مکان پر ملنے کے لئے جاؤ تو پہلے اجازت حاصل کرو، مکان پر پہونچ کر پہلے سلام کرو، پھر کہو کیا حاضر ہوسکتا ہوں، اگر اجازت ملجائے تو اندر جاؤ، اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہوجاؤ بُرا مت مانو۔

یعنی تین مرتبہ سلام کرنے پر بھی جواب نہ ملے تو سمجھ لو کہ اجازت نہیں یا ملاقات کا موقع نہیں، کوئی عذر ہے، پس واپس ہوجاؤ، بُرا نہ مانو۔

اجازت لیتے وقت مکان کے دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہو، مکان کے اندر جھانکنا منع ہے، جب نظر اندر پہونچ گئی تو پھر اجازت کا کیا مطلب؟! خود اپنے مکان میں بھی سلام کرکے، پکار کرکے جائے۔

مکان کے اندر سے پوچھے کون؟ تو تم یوں نہ کہو کہ ’’میں‘‘، اندر والا کیا جانے کہ ’’میں‘‘ کون ہے، اپنا نام بتاؤ۔

مکان میں داخل ہوکر بیٹھنے کی بڑھیا جگہ تلاش نہ کرے بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، یہ گھر والے کا کام ہے کہ آپ کو کہاں بیٹھائے۔

**کوئی آپ کے یہاں آئے تو:-** تو ان کے آنے پر خوشی ظاہر کرو، کھڑے ہوکر استقبال کرو، مصافحہ کرو، کچھ عرصہ کے بعد ملاقات ہو تو تو معانقہ بھی کرو، پھر ادب سے بیٹھائے، اگر کسی کا آنا ناپسند ہو تو بھی اخلاق سے پیش آنا آپ کا فرض ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بدترین شخص وہ ہے کہ لوگ اس سے ملنا اس لئے پسند نہ



کریں کہ وہ بداخلاق اور بدمزاج ہے۔ (اللہ کی پناہ ایسے بُرے اخلاق اور بُری زندگی سے یہ بیماری دونوں جہاں میں آدمی کو برباد کردیتی ہے۔)

**جب واپس ہوتو:-** جب واپس ہو تو اس سے مصافحہ کرو اور دعا دیکر رخصت کرو: ’’اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ اِیْمَانَکُمْ وَ خَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ‘‘

**سلام کا بہترین جواب:-** سلام کا بہترین جواب یہ ہے کہ: ’’رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ‘‘ بڑھادو، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان میں سے ہر لفظ پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، جیسے جیسے الفاظ بڑھیں گے ثواب بڑھتا رہے گا۔

**سونے کے آداب:-** جب سونے کا ارادہ کیا جائے تو سیدھی کروٹ پر قبلہ کی طرف ہوکر سونا چاہئے، اور یہ دعا پڑھی جائے: ’’اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ‘‘ یہ پڑھ کر تین مرتبہ ’’اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ‘‘، ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سونے سے پہلے ہوسکے تو وضو کرلے اور آنکھ لگنے تک زبان پر ذکر جاری رکھے، نرم بستر پر سونے کی عادت ڈالنا اچھا نہیں تاکہ گہری نیند سے نماز فوت نہ ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتی تھی کہ بیٹا رات کو زیادہ نہ سویا کرو، ایسا آدمی قیامت کے دن خالی ہاتھ اٹھے گا۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ رات دن کے ۲۴ گھنٹے ہیں ان میں آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہ سونا چاہئے، اس حساب سے اگر تمہاری عمر ساٹھ سال کی ہو تو گویا تم نے ۲۰ سال سونے میں

گذار دیئے، اور تمہاری عمر ضائع ہوگئی۔

مسنون طریقہ دائیں کروٹ پر سونے کا ہے، لیکن اگر کسی کا دل چاہے چت لیٹے یا بائیں کروٹ لیٹے تو اس کو پہلے دائیں کروٹ پر لیٹ کر سنت ادا کر لینی چاہئے، اس کے بعد خواہش کے مطابق آرام کرسکتا ہے۔

قیلولہ کرنا (یعنی دوپہر کو کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنا) سنت ہے، اس سے رات کو جاگنے میں مدد ملتی ہے، نماز فجر کے بعد سونا اچھا نہیں ہے اس سے روزی میں تنگی پیدا ہوتی ہے، اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سونے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، نمازِ عشاء سے پہلے سونا بھی مناسب نہیں، اس سے نماز بھی قضا ہوسکتی ہے، اور نیند بھی خراب ہوتی ہے۔

فائدہ:- تہجد کی نماز کے لئے اٹھنا ہو تو سورۂ کہف (پارہ ۱۵) کی آخری آیتیں ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ آخر تک پڑھ کر سونے سے مقررہ وقت میں آنکھ کھل جائیگی۔ (انشاء الله)

نیند میں جب کوئی اچھا خواب نظر آئے تو خدا کی تعریف کرنی چاہئے، اور اگر بُرا خواب آئے تو اس کی برائی سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے، اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھنکارنا چاہئے، اور کروٹ بدل دینا چاہئے، اس قسم کے برے خواب کسی سے بیان نہ کرے، ان سے نقصان نہیں پہونچتا۔

**کھانے کے آداب:-** کھانا کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنی چاہئے، اور جب ختم کرے تو ''الحمدللہ'' پڑھے، اور جب کھانا سامنے آئے تو ''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ'' پڑھے، اگر دودھ ہو تو ''وَزِدْنَا مِنْہُ'' پڑھے، کیونکہ دودھ خدا کی



سب سے بڑی نعمت ہے۔

کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے، لقمہ چھوٹا کھائے اور اُسے خوب چبائے، اپنی طرف سے کھانا کھائے، پلیٹ میں ہر طرف ہاتھ نہ مارے یہ تہذیب کے خلاف ہے۔

لقمہ زمین پر گر جائے تو اُسے صاف کر کے دوبارہ کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے، کھانے کے بعد انگلیاں زبان سے چاٹ کر صاف کرے۔

ملک شام میں ایک صحابیؓ کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا تو اس کو دوبارہ اٹھایا، دیکھنے والوں نے ان کو روکا کہ شام کے لوگ اس کو عیب سمجھتے ہیں تو صحابیؓ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی مبارک سنت کو ان جاہلوں کے طعنہ سے خوف سے نہیں چھوڑ سکتا۔

کھانا تین انگلیوں سے کھایا کرو، بیچ کی انگلی، شہادت کی انگلی، اور انگوٹھ۔ ہاں اگر چاول وغیرہ ہو تو پانچ انگلیوں سے بھی کھا سکتے ہیں۔

میوہ اور پھل کھانے میں اپنے سامنے سے کھانا ضروری نہیں اپنی پسند کا پھل جہاں سے چاہے کھائے۔

کھانا کھاتے وقت دوسروں کو دیکھنا مناسب نہیں، اپنے کام میں مشغول رہنا چاہئے، جب لقمہ منہ میں ہو تو بات نہ کرے۔

کھنکارنے یا چھینک کے وقت منہ دوسروں کی طرف سے پھیر لینا چاہئے، جب کسی کے یہاں کھاؤ تو گھر والوں کے حق میں دعا کرو یعنی یہ دعا پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَ اغْفِرْ لَھُمْ وَ

ارُحَمُہٗ‘‘، جوشخص یہ دعا پڑھتا ہے اس کو بڑا اجر ملتا ہے۔

زیادہ لذیذ اور قیمتی غذائیں پسند نہ کریں ورنہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ’’میری امت میں بدترین لوگ وہ ہیں جو لذیذ ترین کھانے کھا کر موٹے تازے ہو جاتے ہیں اور ان کا مقصد زندگی ہی قسم قسم کے عمدہ کھانے پیٹ میں ڈالنا اور لمبی چوڑی باتیں کرنے میں گذارنا ہوتا ہے۔‘‘

بدبودار چیز جیسے پیاز، لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں یا مجلس میں مت جاؤ، پہلے منہ صاف کرلو تاکہ بدبو باقی نہ رہے، جب کھا چکو تو دسترخوان اٹھالو، اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تو تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو اور اس کا ساتھ دو، تاکہ وہ شرم کی وجہ سے بھوکا نہ رہے، اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہو تو عذر کردو۔

کھانے پینے میں اعتدال رکھنا ضروری ہے، جب بھوک لگے تب کھانا کھائے اور بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے۔

پانی تھوڑا تھوڑا پینا چاہئے اور تین سانس سے پینا چاہئے، برتن میں سانس لینا بُرا ہے، اور پانی کھڑے ہو کر پینا اچھا نہیں، پانی بیٹھ کر پیئے اور بسم اللہ پڑھ کر پیئے اور پی کر الحمد للہ کہے۔

**پانی کھڑے ہو کر پینے کا نقصان:-**

☆ کھڑے ہو کر پانی پینے سے معدہ کی لاعلاج بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ جگر (લીવર) کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔



☆ پاؤں میں ورم کا خطرہ ہے۔

☆ استسقا (જલોદર) بیماری ہو جاتی ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پانی مت پیو (ریاض الصالحین)۔ ایک دوسری حدیث ہے کہ جس نے کھڑے ہو کر پانی پیا اس کو چاہئے کہ حلق میں انگلی ڈال کر قئے کردے۔ (ریاض الصالحین) (کاش ہم اس کی قدر کرتے تو آخرت کے ساتھ دنیا بھی بن جاتی۔)

**سستی اور کاہلی:-** ایک ذہین اور ہوشیار طالب علم کو سب سے زیادہ نقصان پہچانے والی اور ناکامی کا منہ دکھانے والی چیز سستی اور کاہلی ہے، کسی نے کہا کہ کاہلی اور سستی زہر کے ایک قطرہ کے مانند ہے جو عمدہ چیز کو بیکار بنا دیتا ہے، خاص ذہین طالب علم کو شیطان سست کر دیتا ہے، لہذا سستی اپنے نزدیک بھٹکنے نہ دیں، صبح جلدی اٹھنے کا خیال رکھیں، مدرسہ اور مسجد میں وقت پر پہنچنے کا عادی بنائیں، اور درود شریف کثرت سے پڑھیں، اس لئے کہ یہ عمل طالب علم کے لئے مفید ہے، کھانا کم کھائیں، زیادہ کھانے سے نیند زیادہ آتی ہے، او سستی رہتی ہے، اور بیماریاں لاحق ہوتی ہیں، پکوڑے (بھجیا)، جلیبی اور ہوٹلوں اور لاریوں پر بیچی جانے والی چیزوں سے بے حد پرہیز کریں۔

## مسنون دعائیں

صبح شام کے تمام اوقات کو عبادات اور نوافل اور ذکر وغیرہ میں خرچ کرنا چاہئے، دن رات میں تھوڑا وقت بھی ذکر اور اچھے عمل کرنے سے خالی نہ رہنا چاہئے، ایسا کرنے سے زندگی کے وقت میں برکت ظاہر ہوتی ہے، زندگی کا مزہ آتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی

طرف توجہ قائم رہتی ہے۔

ذکر وعبادت کے ساتھ کھانے پینے اور روزی کمانے کے اوقات بھی مناسب طریقہ سے طئے کر لئے جائیں، ورنہ وقت برباد ہونیکا خطرہ ہے۔

بس یہی وقت تمہاری عمر یا زندگی ہے، یہی عمر یا زندگی تمہاری اصلی پونجی اور بنیاد ہے، اس کا ہر سانس قیمتی موتی ہے جو سانس گیا جانے کے بعد واپس نہیں آسکتا۔

اس لئے ضروری ہے کہ عبادت میں فرض کو اہتمام سے ادا کیا جائے اور ساتھ میں مختلف دعاؤں کو اپنے اپنے وقت میں ادا کیا جائے، کیونکہ ہر عبادت کا ایک خاص روحانی اثر ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ہر عمل اور ذکر اور دعا میں ایک خاص مرتبہ اور تاثیر ہے۔

نفل نمازیں پڑھنا، تلاوت قرآن کرنا، علم دین حاصل کرنا وغیرہ یہ بھی ذکر اوراوراد کی مختلف قسمیں ہیں۔

**دعا مانگنے کا مسنون طریقہ:-** سینہ کے سامنے ہاتھ اٹھائیں اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں کیونکہ دعا کا قبلہ آسمان ہے، دونوں ہاتھوں میں تھوڑا سا فاصلہ ہو۔ (شامی جلد۱، ص۴۷۷)

اور دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیں (مشکوۃ،۱۹۰)، دعا کی ابتداء اپنی ذات سے، پھر والدین کو پھر تمام مسلمانوں کو شامل کریں۔ (مشکوۃ)

دعا سے پہلے اور اخیر میں درود شریف پڑھنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دو رکعت صلوۃ حاجت پڑھکر دعا حاجت پڑھ کر دعا کرنے سے حاجت پوری ہونے کا ذریعہ ہے۔



(شامی)

دعا کا آہستہ مانگنا ور تضرع سے گڑگڑا کر مانگنا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾ (القرآن)

اگر کام ہونے میں دیر ہوجائے تو تنگ ہوکر دعا کرنا مت چھوڑو، قبول ہونے کا یقین رکھو۔

**چلتے پھرتے نعرۂ مغفرت:-** چلتے پھرتے تھوڑی تھوڑی دیر میں یہ نعرہ دلی آواز سے لگایا کرے: ''یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ'' اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ (کشکول معرفت ص۵۰۸)

اب یہاں سے آگے مسنون دعاؤں کا ذکر ہے جس کو موقعہ سے پڑھنے میں بہت ثواب ملتا ہے، نیز وہ ضروریات دین کی باتیں جس کا حفظ کرنا ضروری ہے ان کو لکھا جاتا ہے۔ لہذا ان کو زبانی یاد کرلو۔

**(۱) قرآن وحدیث کے انمول خزانے:-** حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' تین مرتبہ، پھر یہ آیت ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستّر ہزار فرشتے مقرر کردیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، اس دن اس کی موت آئیگی تو شہید مریگا، جو شام کو پڑھ لے تو اس کو بھی یہی درجہ ملیگا۔ (مشکوۃ)

دعا یہ ہے:- ''هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِیْم، ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ. ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ.''

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح ستّر ہزار فرشتوں کو اپنے لئے استغفار کرنے کی ڈیوٹی پر لگا کر پھر ناشتہ کرتا ہوں (روح المعانی)

**(۲) دنیا آخرت کے غم سے نجات کے لئے:-** حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ ''حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ'' پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا آخرت کے ہر غم کے لئے کافی ہوجائینگے۔ (روح المعانی)

**(۳) جامع دعا:-** حضرت ابواُمامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بہت کثرت سے دعائیں مانگیں، لیکن ہم چند لوگوں کو اس میں سے کچھ یاد نہ رہیں تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے بہت دعائیں مانگیں، ہم کو یاد نہیں رہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی دعا نہ بتاؤں جو ان سب کو جامع ہو، تم پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' (سبحان اللہ کتنی عمدہ دعا ہے، اللہ کرے سب مسلمانوں کو یاد ہو۔)



**(۴) رنج وغم سے نجات دلانے والی دعا:-** حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے غم اور قرضوں نے گھیر لیا ہے، یعنی زیادہ قرض کی وجہ سے پریشان ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتادوں جس کے پڑھنے سے اللہ تیرے غموں کو دور کردے اور تیرے قرض کو ادا کردے؟ عرض کیا کہ ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا صبح وشام یوں دعا مانگو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ.'' (مشکوۃ)

**(۵) بلاؤں سے حفاظت کے لئے:-** حضرت ابان بن عثمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ صبح وشام تین تین بار یہ دعا پڑھ لیگا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی: ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ''

**(۶) بے چینی کو دور کرنے کے لئے:-** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو جب کوئی بے چینی اور پریشانی ہوتی تو یہ پڑھتے: ''یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ''

**قنوت نازلہ:-** جنگ، فسادات اور دشمنوں کے غلبہ کے خوف کے وقت یا مسلمانوں کی کوئی اجتماعی مصیبت کے وقت نماز فجر میں دوسری رکعت کے بعد دونوں ہاتھ چھوڑ کر یہ قنوت نازلہ کی دعا پڑھیں، اسے قنوت نازلہ کہتے ہیں، امام زور سے پڑھے اور مقتدی آہستہ آمین کہیں، یہ وقتی طور پر کچھ دن کے لئے پڑھا جاتا ہے، حضور ﷺ نے ایک ماہ تک پڑھی تھی

(البزار)

[illegible]:- ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا
فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا
یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ
تَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ
قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ
الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَكَ
اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ.'' (سنن البیہقی)

(۵) [illegible]:- [illegible]

[illegible]



[illegible]:- ''شَهِدَ اللّٰهُ
اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ. اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ''

''اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ. بِیَدِكَ الْخَیْرُ. اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ
الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.'' (رزین)

(۸) [illegible]:- [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

''اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ
سِوَاكَ'' (ترمذی)

(۹) [illegible]:- [illegible]

[illegible] ﷺ نے فرمایا ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' اور ''قُلْ''

# مختلف اوقات کی دعائیں

**(۱) نیا چاند دیکھ کر پڑھے:** حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّی وَ رَبُّکَ اللّٰہُ.

**(۲) شبِ قدر میں یہ دعا پڑھے:** اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

(ترمذی)

**(۳) مجلس سے اٹھتے وقت یہ پڑھو:-** سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (فضائل دعا ص ۲۹۸)

**(۴) صبح وشام یہ دعا پڑھو:-** ''رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا وَ نَبِیًّا ''۔اور یہ بھی پڑھے:''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ'' تین مرتبہ

**(۵) گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھے:-** بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

**(۶) پریشانی کے وقت یہ پڑھے:-** ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ.''

**(۷) سید الاستغفار:-** حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے



فرمایا کہ جو شخص سید الاستغفار پڑھتا ہے، پھر رات میں مرجائیگا تو جنت میں جائیگا اور صبح کو پڑھے اور دن میں مرجائے تو جنت میں جائیگا۔

**سید الاستغفار یہ ہے:**

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.''

(۸) سوتے وقت ڈر لگے تو یہ دعا پڑھے:- ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ عِقَابِہٖ وَ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ''

**(۹) گھر والوں اور دوسرے لوگوں کی برائیاں دور کرنے کے لئے یہ دعا پڑھو:-**

''اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَ اھْدِنَا اِلٰی سَبِیْلِ السَّلَامِ، نَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ وَمَا بَطَنَ.''

(۱۰) اعمال نامہ میں نیکیوں کا وزن بڑھانے کے لئے یہ پڑھو:-

''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ.''

**(۱۱) صبح نیند سے اٹھکر یہ پڑھو:-**

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَااَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ''

**(۱۲) کپڑے پہننے کی دعا:-** ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ''

(۱۳) آئینہ میں دیکھتے وقت یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (۱۴) دودھ پیتے وقت یہ پڑھے:- اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَافِیْهِ وَزِدْنَامِنْهُ.

(۱۵) کھانے سے فارغ ہوکر یہ پڑھے:- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَاوَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ط

(۱۶) مہمانی میں کھانے کے بعد یہ پڑھے:- اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.

(۱۷) درد دور کرنے کے لئے یہ پڑھو:- ''بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَااَجِدُ وَ اُحَاذِرُ''، جس جگہ درد ہو ہاتھ رکھکر سات مرتبہ پڑھے۔

(۱۸) جب آندھی چلے تو یہ پڑھے:- ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَافِیْهَا وَخَیْرِ مَااُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَ شَرِّ مَافِیْهَا وَ شَرِّ مَااُمِرَتْ بِهٖ.''

(۱۹) جب بجلی چمکنے لگے:- ''سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ''۔

(۲۰) جب بادل گرجے:- اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَاتُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰالِکَ ط

(۲۱) بارش کم ہوتو یہ دعا پڑھے:- ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَااَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنَ''



(۲۲) جب بارش زیادہ ہوتو پڑھے:- اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَاعَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَ الظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ ط

(۲۳) جمائی (بگاسا) آئے تو بایاں ہاتھ منہ پر رکھکر یہ پڑھو:- ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ''

(۲۴) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے:- ''اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ''

(۲۵) اعتکاف کی نیت اس طرح کرے:- ''بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَعَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ''

(۲۶) مسجد سے باہر نکلتے وقت یہ پڑھے:- ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ''

(۲۷) کسی کو رخصت کرے تو یہ دعا پڑھے:- ''اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ''

(۲۸) علم کی ترقی کے لئے:- ''رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا. رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِسَانِیْ یَفْقَهُوا قَوْلِیْ.''

## وضو کی دعائیں

(۱) وضو شروع کرتے وقت:- ''بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ''

**(۲) کلی کرتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ وَ ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ''۔

**(۳) ناک میں پانی ڈالتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ''

**(۴) منہ دھوتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ''

**(۵) داہنا ہاتھ دھوتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا''

**(۶) بایاں ہوتھ دھوتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔''

**(۷) سر کا مسح کرتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ''

**(۸) کانوں کا مسح کرتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ''

**(۹) گردن کا مسح کرتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقْبَتِیْ مِنَ النَّارِ''

**(۱۰) داہنا پاؤں دھوتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ''



**(۱۱) بایاں پاؤں دھوتے وقت:-** ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ''

**(۱۲) وضوء کے بعد یہ پڑھو:-** ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ. وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ. وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.''

## قرآن وحدیث کی متفرق دعائیں

(۱) ''اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. آلٓمّٓ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ''

(۲) ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.''

(۳) ''یَا اَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ''

(۴) ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ''

(۵) ''رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ''

(۶) ''رَبَّنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''

(۷) ''رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ''

(۸) ''رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً.

اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ''

(۹)''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا''

(۱۰)''رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ''

(۱۱)''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ عَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّا رِزْقًا وَاسِعَةً وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ''

(۱۲)''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِی الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ''

(۱۳)''اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَ زَيِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّهْ اِلَيْنَا الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ''

(۱۴)''اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَوَاصِيْنَا وَجَوَارِحَنَا بِيَدِکَ لَمْ تُمَلِّکْنَا مِنْهَا شَيْئًا، فَاِذَا فَعَلْتَ ذَالِکَ بِنَا فَکُنْ اَنْتَ وَلِيَّنَا وَ اهْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ السَّبِيْلِ''

(۱۵)''اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ''

(۱۶)''اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ''

(۱۷)''اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی تِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ.''

(۱۸) ''اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ.''



(۱۹)''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ. وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. وَ نَعُوْذُ بِکَ فِی الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ.''

(۲۰)''اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ''

(۲۱)''اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اغْنِنَا بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ''

(۲۲)''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَاسَاَلَکَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ.''

(۲۳)''رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.''

(۲۴)''سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ، بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.''

فائدہ:- بندہ کی کوئی دعا بے اثر نہیں رہتی بشرطیکہ اس میں کوئی ناجائز بات کا سوال نہ کیا جائے اور بات یہ ہے کہ جو مانگتا ہے وہی ملتا ہے اور کبھی مانگی ہوئی چیز نہ

ملنے پر کوئی آنے والی مصیبت ٹل جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے، وہ ہم سے بہت نزدیک ہے اوراس کا دربار ہر وقت لگا رہتا ہے جب چاہو اس کو پکارو۔

لیکن پھر بھی حضور ﷺ نے چند اوقات بتائے ہیں جس میں دعا قبول ہونا ثابت ہے، ہم انہیں یہاں مختصر نمبروار درج کرتے ہیں: (۱) پچھلی رات میں (۲) فرض نمازوں کے بعد (۳) اذان اور اقامت کے درمیان، (۴) جمعہ کے دن امام کے ممبر پر بیٹھنے سے نماز جمعہ ختم ہونے تک (۵) جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک، (۶) سجدہ میں (۷) سفر میں (۸) اذان کے بعد (۹) روزہ افطار کرتے وقت (۱۰) بیماری میں (۱۱) بارش ہوتے وقت (۱۲) جنگ میں (۱۳) مظلوم کی دعا جبکہ اس پر ظلم کیا جائے۔

# ضروری معلومات

## رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت

ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ چودہ سو برس پہلے مکہ شریف میں پیدا ہوئے، آپ قریش خاندان سے ہے، قریش کے بہت سے خاندان ہیں ان میں ایک خاندان بنی ہاشم بھی ہے۔

ہمارے آقا حضرت اکرم ﷺ بنی ہاشم خاندان سے ہیں، آپ کا مشہور نام محمد اور احمد (ﷺ) ہے، آپ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام



عبدالمطلب تھا، آپ کا خاندان ہاشمی کہلاتا ہے اور برادری کو قریش کہا جاتا ہے۔

# تاریخ ولادت

حضرت (ﷺ) ۱۲، ربیع الاول کو پیدا ہوئے، پیر کا دن تھا، صبح کا سہانہ وقت تھا، عیسوی سنہ کے حساب سے آپ ۲۲، اپریل ۵۷۱ء کو پیدا ہوئے۔

آپ (ﷺ) پیدا ہوئے تب سجدہ میں تھے، اور سر اٹھاتے ہی فرمایا: **لاالہ الا اللہ و انی رسول اللہ** ہر طرف نور پھیل گیا، کعبہ میں رکھے بت بھی منھ کے بل گر گئے۔

آپ (ﷺ) نے بی بی حلیمہ کا دودھ پیا، آج بھی بی بی حلیمہ کا نام رحمۃ للعالمین کے (دودھ پینے کے) طفیل سے دنیا میں مشہور ہے۔

بی بی حلیمہ فرماتی ہے کہ آپ (ﷺ) آٹھ ماہ کی عمر میں بولنے لگے، روایت میں آتا ہے کہ جب آپ کا دودھ چھڑایا گیا اور آپ (ﷺ) نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے یہ الفاظ منھ سے نکلے: ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا''

# تاریخ وفات

۱۲ ربیع الاول ۱۰ھ پیر کے دن چاشت کے وقت ۶۳، تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، اور منگل کے دن یا رات کو مدینہ طیبہ میں اپنے حجرہ شریف میں دفن کئے

گئے۔

# ازواج مطہرات

آنحضرت (ﷺ) کی گیارہ بیویاں تھیں ان کو ''ازواج مطہرات'' کہتے ہیں جو تمام امت کی مائیں ہیں، اس لئے انہیں ''اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ'' بھی کہتے ہیں، جن میں سے دو آپ (ﷺ) کے سامنے انتقال کر گئیں: (۱) حضرت خدیجہؓ (۲) حضرت زینبؓ۔

# ان گیارہ ازواج مطہرات کے نام یہ ہیں

(۱) حضرت خدیجہؓ (۲) حضرت زینبؓ (۳) حضرت سودہؓ (۴) حضرت عائشہؓ (۵) حضرت حفصہؓ (۶) حضرت ام سلمہؓ (۷) حضرت زینب بنت جحشؓ (۸) حضرت ام حبیبہؓ (۹) حضرت جویریہؓ (۱۰) حضرت میمونہؓ (۱۱) حضرت صفیہؓ۔

# اولاد رسول اللہ (ﷺ)

حضرت ماریہؓ سے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام حضرت ابراہیم ہے، اور بچپن میں وفات ہوئی۔

بی بی خدیجہؓ سے (ﷺ) کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں کل چھ اولاد تھیں۔: (۱) حضرت قاسم یہ بھی بچپن میں وفات پا گئے،

(۲) حضرت عبداللہ جو طیب اور طاہر کے نام سے مشہور ہیں اور یہ بھی بچپن



میں انتقال فرما گئے،

(۳) حضرت زینبؓ،

(۴) حضرت رقیہؓ،

(۵) حضرت ام کلثومؓ،

(۶) حضرت فاطمہؓ

حضرت فاطمہؓ کے علاوہ تینوں صاحبزادیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں انتقال فرما گئیں، ان کی شادیاں بھی ہو چکی تھیں:

(۱) حضرت زینبؓ کا نکاح ابوالعاص بن ربیعؓ کے ساتھ ہوا ان سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی۔ نسل نہ چلی۔

(۲) حضرت رقیہؓ کا نکاح ابولہب کے بیٹے عُتبہ کے ساتھ ہوا۔

(۳) حضرت ام کلثومؓ کا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ کے ساتھ ہوا، یہ دونوں نکاح بچپن میں ہوئے تھے، رخصتی کی نوبت نہیں آئی تھی کہ طلاق ہوگئی، بعد میں حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا، ان کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عثمانؓ سے ہوا۔

(۴) چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ جو عمر میں سب بہنوں میں چھوٹی ہیں کہتے ہیں کہ ان کا نام فاطمہ وحی یا الہام سے رکھا گیا۔ ان کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا تھا، بی بی فاطمہؓ حضرت رسول اکرم (ﷺ) کی وفات کے وقت موجود تھیں، اور چھ ماہ

کے بعد وہ بھی انتقال فرما گئیں، ان کو آپ (ﷺ) کی وفات کا بہت صدمہ ہوا تھا۔

حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں اور یہ جنت میں تمام بیبیوں کی سردار ہوگی۔

حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ آپ کے بیٹے ہیں اور جنت میں جوانوں کے سردار ہونگے۔

حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے بکثرت اولاد پیدا ہوئیں، ان حضرات سے جو اولاد ہوئیں وہی سادات کہلائے جاتے ہیں، اور جو اولاد حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہ کے بَطَن کے علاوہ ہیں ان کو علوی کہا جاتا ہے۔

## خلفاءراشدین

ہمارے نبی (ﷺ) کو جس نے ایمان کی حالت میں دیکھا ان کو ''صحابی'' کہتے ہیں، ان کے اللہ کے یہاں بڑے درجے ہیں، ان سے محبت رکھنا چاہئے۔ صحابہؓ کی گنتی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، مگر لاکھوں کی تعداد میں ہیں، بعض ایک لاکھ چودہ ہزار اور بعض نے سوا لاکھ کا اندازہ کیا ہے، بہرحال ان کی صحیح تعداد خدا ہی جانتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام صحابہؓ سے راضی ہوا، صحابہؓ میں سے افضل چار صحابیؓ ہیں: (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ، ان چاروں کو ''خلفائے راشدین'' کہتے ہیں۔



## خلافت

رسول اکرم (ﷺ) کی وفات کے وقت خلافت کا مسئلہ پیش آیا کہ کس کو خلیفہ بنایا جائے (یعنی دینی دنیوی کاموں کی باگ ڈور کس کے سپرد ہو) چنانچہ صحابہؓ کے اتفاق سے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفۂ اول مقرر کیا گیا، پھر حضرت عمرؓ کو، پھر حضرت عثمانؓ کو پھر حضرت علیؓ کو۔ کل مدت ان اصحابؓ کی خلافت کے انتیس سال نو ماہ چودہ دن ہیں۔

خلیفۂ اول حضرت ابوبکرؓ تین سال تین ماہ دس دن خلیفہ رہے۔ خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ دس سال چھ ماہ چار دن خلیفہ رہے، خلیفۂ سوم حضرت عثمانؓ بارہ سال خلیفہ رہے، خلیفۂ چہارم حضرت علیؓ پانچ سال تک خلیفہ رہے۔

## دس جنتی

صحابہؓ کی جماعت میں سے دس صحابہؓ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنائی تھی، ان کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت ابوبکرؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ (۶) حضرت طلحہؓ (۷) حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ (۸) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۹) حضرت سعد بن زیدؓ (۱۰) حضرت عبیدہ بن جرّاحؓ، ان حضرات کو عشرۂ مبشرہ کہتے ہیں۔

# چار فرشتے

فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے، جو نور سے بنے ہیں، وہ ہماری نظروں سے غائب ہیں، خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر کیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں، فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ہاں اتنا معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں:
(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کتابیں خدا کے احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ (۲) حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ (۳) حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش برسانے اور بندوں کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام جو مخلوق کی جان نکالنے کے کام پر مقرر ہیں۔

# چار پیغمبر

دنیا میں بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں، ان کی پوری گنتی تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے، ان میں سے چار پیغمبر مشہور ہیں، جن پر آسمانی بڑی بڑی چار کتابیں نازل ہوئی ان کے نام یہ ہیں:
(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام، آپ پر توریت نازل ہوئی۔
(۲) حضرت داؤد علیہ السلام، آپ پر زبور نازل ہوئی۔



(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، آپ پر انجیل نازل ہوئی۔
(۴) حضرت محمد (ﷺ) پر قرآن مجید نازل ہوا۔ آپ (ﷺ) تمام پیغمبروں میں افضل ہیں، خدا تعالیٰ کے بعد آپ (ﷺ) کا مرتبہ مخلوق میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔

# چار امام

اللہ تعالیٰ نے اور رسول اکرم (ﷺ) نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بتادی ہیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں، ایسی بات کو ''بدعت'' کہتے ہیں، بدعت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

البتہ بعض باریک باتیں جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتی بڑے پکے اور بزرگ اگلے زمانے کے عالموں نے علم کے ذریعہ سے قرآن وحدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بتلادیں، ایسے لوگوں کو ''مجتہد'' کہتے ہیں، مجتہد بہت ہوئے ان میں سے چار مشہور ہیں، ان کے نام یہ ہیں:
(۱) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
(۲) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
(۳) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
(۴) حضرت امام احمد بن حمبل رحمۃ اللہ علیہ

ان چاروں میں سے جس کی پیروی ہوگی ان کی طرف نسبت ہوگی، چنانچہ ہندوستان میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں، وہ حنفی

کہلاتے ہیں۔(تعلیم الدین)

## چار شیخ

اسی طرح نفس کو سنوارنے کے لئے جو طریقے قرآن وحدیث کے مطابق اللہ کے ولی لوگوں نے علم کی روشنی میں سمجھ کر بتائیں ہیں ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں، شیخ بہت ہیں مگر ان میں چار مشہور ہیں: (۱) خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۳) شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (۴) خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔

## سب سے پہلے ایمان لانے والے

(۱) بڑے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ

(۲) عورتوں میں حضرت خدیجہؓ

(۳) بچوں میں حضرت علیؓ

(۴) باندیوں میں حضرت ام ایمنؓ

(۵) غلاموں میں حضرت زیدؓ

یہ پانچ بزرگ سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

## اسلامی مہینوں کے مبارک دن

(۱) مُحرَّم: قمری سال کا پہلا مہینہ ہے، یہ مہینہ اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد بھی



حرمت اور عظمت والا مہینہ سمجھا جاتا تھا، اور بہت سے واقعات ۱۰، محرم کو پیش آئے، جن میں سے ایک واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا فرعون کے ظلم سے نجات پانا اور فرعون کا غرق ہونا، اسی کی یاد میں مدینہ کے یہود ۱۰، محرم کو روزہ رکھتے تھے، اور جب رسول اکرم (ﷺ) مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان یہودیوں سے زیادہ ہے، اس لئے ہم کو ان سے زیادہ خوشی منانے کا اور شکر ادا کرنے کا حق ہے، آپ (ﷺ) خود بھی روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے یہی روزہ مسلمانوں پر فرض تھا، اور ایک نہایت غم انگیز واقعہ جس کو یاد کر کے ہر مسلمان کا دل غمگین ہوتا ہے کہ نواسۂ رسول (ﷺ) جگر گوشۂ بتول حضرت حسینؓ کی شہادت ہے جو خاص عاشورہ کے دن پیش آئی، وہ اس دن یزید کے مقابلہ میں لڑتے ہوئے کربلا کے میدان میں ۱۰، محرم ۶۰ھ میں ۲۲، اکتوبر ۶۷۵ء کو شہید ہوئے اور ان کے خاندان کے اور بھی متعدد جوانمردوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔

(۲) ربیع الاول: یہ قمری سال کا تیسرا مہینہ ہے، اس کی ۱۲، تاریخ (مشہور قول کے مطابق) کو پیغمبر اسلام (ﷺ) کی ولادت ہوئی، دنیا کے اکثر ملکوں میں اس دن خوشی منائی جاتی ہے، بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں، جنہیں آنحضرت (ﷺ) کی حیات طیبہ اور آپ (ﷺ) کے پیغام اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے، اس کو ''میلاد'' اور

''مولودشریف'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

آپ (ﷺ) کے حالات خواہ کسی قسم کے ہوں ان کا بیان کرنا اور سنانا موجب برکت اور ثواب ہے لیکن چونکہ آجکل اس میں بہت سے خرافات کی باتیں ملادی گئیں ہیں، جیسا کہ جلوس نکالنا، اوراس میں DJ بجانا، کیک کاٹنا، عورتوں کا جلوس میں شریک ہونا وغیرہ، نیک کام کرنے کو کوئی منع نہیں کرتا، مگر بے ڈھنگا دین بُرا ہے، اس لئے اس کا کرنا ناجائز ہے۔

(۳) رجب: رجب یہ قمری سال کا ساتواں مہینہ ہے، اس کو عام لوگ مریم روزہ کا چاند کہتے ہیں اس کی ستائیسویں تاریخ میں روزہ رکھنے کو اچھا سمجھتے ہیں کہ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، اس مہینہ مس تبارک کی روٹیاں پکتی ہیں یہ بھی گڑھی ہوئی بات ہے۔اسی طرح ان تاریخوں میں رجب کے کونڈے یعنی کھیر پکا کر خود برکت کے لئے کھانا اور دوسروں کو کھانے کے لئے بلانا، یہ سب حرکتیں شریعت میں بے اصل ہیں، اس کام کو ثواب کی بات سمجھنا گناہ ہے۔

۲۷ رجب کی تاریخ بھی مسلمانوں میں متبرک سمجھی جاتی ہے، عام طور پر مشہور ہے کہ اس روز پیغمبر (ﷺ) کو معراج ہوئی تھی، اس لئے اس رات میں معراج کے بیان کو خاص کرنا بلکہ ستائیسویں رات کو لازم قرار دینا بدعت ہے، ماہ رجب ایک مبارک مہینہ ہے جس میں حضور (ﷺ) یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ برکت دے ہمارے لئے رجب اور شعبان میں اور پہنچا ہم کو رمضان تک۔ (بیہقی)



# فضیلت اور برکت والے دن

(۱) اسلامی نیا سال — محرم مہینے کی پہلی تاریخ۔

(۲) یوم عاشورہ — محرم مہینے کی دسویں تاریخ۔

(۳) یوم ولادت — ربیع الاول کی بارہویں تاریخ۔

(۴) معراج النبی — رجب کی ستائیسویں رات، جس میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو معراج کا عظیم الشان رتبہ عطا فرمایا۔

(۵) شب برات — شعبان کی پندرہویں رات۔

(۶) رمضان — رمضان شریف کا پورا مہینہ۔

(۷) یوم عرفہ — ذی الحجہ کی نویں تاریخ۔

(۸) ایام حج — مکہ مکرمہ میں۔حج ادا کرنے کے پانچ دن۔

# اسلامی تہوار

(۱) عید الفطر — شوال مہینہ کی پہلی تاریخ

(۲) عید الاضحیٰ — ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

# یاد رکھنے کی باتیں

(۱) وحی کس کو کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے احکام و پیغام جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے نبی یا رسول کو پہنچائے گئے ہوں ان کو وحی کہتے ہیں۔

**(۲) معجزہ کس کو کہتے ہیں؟** پیغمبر کی سچائی بتلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں ہیں جس کو اور لوگ نہیں کر سکتے ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

**(۳) معراج کس کو کہتے ہیں؟** ہمارے پیغمبر (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہان سے جہاں تک اللہ کو منظور تھا پہنچایا اور پھر مکہ شریف میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں

**(۴) فرشتے:** اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق ایسی پیدا فرمائی ہیں جو نور سے بنی ہے ان کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے ان کا مرد ہونا، عورت ہونا نہیں بتایا گیا، بہت سے کام ان کو سپرد کئے ہیں وہ کبھی خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے ان کو فرشتہ کہتے ہیں۔

**(۵) منکر و نکیر:** جب آدمی مر جاتا ہے، اگر دفن کیا جائے تو دفن کے بعد اور دفن نہ کیا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے؟ حضرت محمد (ﷺ) کے بارہمیں پوچھتے ہیں یہ کون ہے؟ تیرا دن کیا ہے؟ یہ سوال کرنے والے فرشتوں کو منکر و نکیر کہتے ہیں۔

**(۶) کراماً کاتبین:** ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں، ایک نیک کام لکھتا ہے، دوسرا بُرے کام لکھتا ہے، ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

**(۷) صحابی:** جس شخص نے ایمان کی حالت میں حضور (ﷺ) کی زیارت کی ہو یا آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے ہوں ان کو صحابی کہتے ہیں۔



**(۸) تابعی:** جس شخص نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی کی زیارت کی ہو اس کو تابعی کہتے ہیں۔

**(۹) ہجرت:** حضور (ﷺ) مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ شریف لے گئے اس کو ہجرت کہتے ہیں۔

**(۱۰) ہجری سن:** حضور (ﷺ) کی ہجرت سے جو تاریخ شروع ہوئی اس کو ہجری سن کہتے ہیں۔

**(۱۰) مہاجر:** جو خدا کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر چلا جائے اس کو مہاجر کہتے ہیں۔

**(۱۱) انصار:** مہاجروں کی مدد کرنے والے اور پناہ دینے والوں کو انصار کہتے ہیں۔

**(۱۲) مؤمن:** کلمۂ توحید کو دل سے سچا جان کر زبان سے اس کا اقرار کرنے والا اور ایمانی اعمال کرنے والے کو مؤمن کہتے ہیں۔

**(۱۳) کافر:** خدا اور اس کے رسول کو نہ ماننے والا یعنی انکار کرنے والا کافر کہلاتا ہے۔

**(۱۴) مشرک:** خدا کے ساتھ شریک کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔

**(۱۵) ولی:** مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے، اور گناہوں سے بچتا ہے، اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔

**(۱۶) کرامت:** اس شخص سے یعنی ولی سے کبھی ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہوتیں ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

**(۱۷) جن:** اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے ان کو جن کہتے ہیں۔

**(۱۸) ابلیس:** یعنی شیطان، جو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہوا، ان کی اولاد بھی ہوتی ہیں، ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس شیطان ہے۔

**(۱۹) جہری نماز:** جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے انہیں جہری نماز کہتے ہیں، جیسے فجر، مغرب، عشاء کی نمازیں۔

**(۲۰) سرّی نماز:** جن نمازوں میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے انہیں سرّی نمازیں کہتے ہیں جیسے ظہر، عصر کی نمازیں۔

**(۲۱) فرض:** وہ حکم ہے جو کلام مجید کی آیت سے بلا اختلاف ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

**(۲۲) واجب:** وہ حکم ہے جو کلام مجید یا حدیث سے ثابت ہو، اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا، ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

**(۲۳) سُنّت:** اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اکرم (ﷺ) نے یا صحابہؓ نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔

**(۲۴) نفل:** ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو، ان



کے کرنے میں ثواب ہو اور چھوڑنے میں گناہ نہ ہو، اُسے مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں۔

## نماز کے ضروری حصے اور انکے نام

(۱) رفع یدین: دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

(۲) قیام: کھڑا ہونا

(۳) رکوع: جھکنا

(۴) قومہ: رکوع سے کھڑا ہونا

(۵) سجدہ: زمین پر چہرہ رکھنا

(۶) جلسہ: دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا

(۷) قعدہ: دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔

## ہم کیا کریں گے؟

(۱) ہم اللہ کو ایک مانیں گے، اس لئے کہ اللہ ایک ہے اور اکیلا ہے۔

(۲) ہم رسول اللہ (ﷺ) کو اللہ کا رسول مانیں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

(۳) ہم حضور (ﷺ) کو آخری نبی مانیں گے، اس لئے کہ اب قیامت تک کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔

(۴) ہم قرآن مجید پر عمل کریں گے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

(۵) ہم قرآن مجید ہمشیہ پڑھیں گے اس لئے کہ اس کو پڑھنے سے بہت ثواب ملتا ہے۔

(۶) ہم قرآن مجید پکڑنے سے پہلے وضو کریں گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

(۷) ہم پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں گے، اس لئے کہ نماز برائیوں سے بچاتی ہے، اگر نماز کے وقت کوئی دنیا کا کام پیش آ گیا تب بھی اس کو چھوڑ کر پہلے نماز پڑھ لیا کریں گے۔

(۸) ہم رمضان شریف میں روزے رکھیں گے، اس لئے کہ جو بچے روزہ ان کو بہت ثواب ملتا ہے۔

(۹) ہم زکوۃ اور خیرات دیکر غریبوں کی مدد کریں گے اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔

(۱۰) ہم مکہ شریف جا کر حج کریں گے، اس لئے کہ حج کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) ہم ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں گے اس لئے کہ اس سے برکت ہوتی ہے۔

(۱۲) ہم قبلہ کی طرف پاؤں نہیں پھیلائیں گے اور نہ اس کی طرف تھوکیں گے اور نہ اس کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کریں گے، اس لئے کہ بے ادبی ہوتی ہے۔



(۱۳) ہم بھوکوں کو کھانا، ننگوں کو کپڑا، اور پیاسوں کو پانی پلائیں گے، لاچاروں کی مدد کریں گے اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۴) ہم اپنے ماں باپ، بڑے بوڑھوں کی عزت کریں گے اس لئے کہ ان کو ناراض کرنے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں۔

(۱۵) ہم بیماروں اور کمزوروں کی خدمت کریں گے اس لئے کہ خدمت سے خدا ملتا ہے۔

(۱۶) ہم کسی سے جھگڑا نہیں کریں گے اس لئے کہ جھگڑا شریفوں کا کام نہیں۔

(۱۷) ہم کسی کی غیبت نہیں کریں گے اس لئے کہ کسی کو اس کے پیچھے بُرا کہنا بڑا گناہ ہے۔

(۱۸) ہم کسی کو طعنہ نہیں دیں گے اس لئے کہ اس سے دشمنی بڑھتی ہے۔

(۱۹) ہم جھوٹ اور گالی نہیں بولیں گے اس لئے کہ اس سے اخلاق بگڑتے ہیں۔

(۲۰) ہم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ خراب برتاؤ نہیں کریں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے۔

(۲۱) ہم اپنا بدن اور کپڑے پاک صاف رکھیں گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو صفائی بہت پسند ہے اور لوگ بھی ایسے لڑکوں سے پیار کرتے ہیں۔ (۲۲) ہم میلے کچیلے نہیں رہیں گے اس لئے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے اور لوگ بھی گھن کرتے ہیں۔

(۲۳) صبح کو اٹھنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے مسواک سے دانت صاف کریں گے، اس لئے کہ اس سے منہ میں بد بو نہیں رہتی۔

(۲۴) ہم روزانہ نہالیا کریں گے، اسلئے کہ اس سے تندرستی بڑھتی ہے۔

(۲۵) ہم کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھولیا کریں گے اس لئے کہ ہاتھ کا میل پیٹ میں نہ جائے۔

(۲۶) ہم مدرسہ ہمیشہ پابندی سے جایا کریں گے، اس لئے کہ وہ علم حاصل کرنے کا زریعہ ہے۔

(۲۷) ہم مدرسہ میں استاذ کا ادب کریں گے، اوران کی نصیحتوں پر عمل کریں گے، اس لئے کہ بے ادب بے نصیب ہوتا ہے۔

(۲۸) ہم مدرسہ میں جا کر خوب محنت سے علم حاصل کریں گے اس لئے کہ بغیر محنت کے علم حاصل نہیں ہوتا۔

(۲۹) ہم مدرسہ میں بچوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں گے اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے راضی ہوتے ہیں

(۳۰) ہم کو راستہ میں کوئی ملے یا گھر اور مسجد، مدرسہ جاتے ملے تو ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ'' کہیں گے اور اگر کوئی ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ'' کہے گا تو ہم ''وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ'' کہیں گے۔



# بزرگانِ دین کی باتیں

## (۱) علم کی چاٹ

امام ابو یوسفؒ اپنی طالب علمی یعنی پڑھنے کے زمانے کا قصہ سنانے لگے کہ بہت سے لڑکے پڑھنے جایا کرتے تھے، لیکن علم انہیں کو ملا جن کے دل دہی کھا کر پک گئے تھے، صبح ہوتے ہی باسی روٹی پر دہی چپڑ لیتے اور ناشتہ کر کے فوراً پڑھنے کے لئے گھر سے نکل جاتے۔

لیکن ہمارے چٹورے ساتھی مزیدار کھانیکی چاٹ میں رُکے رہتے، اور اس وقت مدرسہ میں پہنچتے جب ہم بہت سا حصہ پڑھ لیتے تھے، اسی طرح یہ چٹورے ساتھی علم کی چاٹ سے محروم رہے۔

**فائدہ:-** اس سے معلوم ہوا کہ علم کو حاصل کرنے کے لئے کتنی فکر اور پابندی سے وقت پر مدرسہ میں پہنچنے کی ضرورت ہے، جو بچے اس بات کا خیال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں علم سے نوازتے ہیں۔

اور جو بچے لاپرواہی اور سُستی سے برتتے ہیں وہ علم سے محروم رہتے ہیں اور علم سے محروم رہنا گویا دین و دنیا کی بھلائیوں اور برکتوں سے محروم رہنا ہے۔

**(العیاذ باللہ)**

## (۲) صُلح

ایک جگہ دو درویش لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے، ایک نے کہا کہ اگر ایک بھی گالی دی تو ایک کے بدلے ہزار گالیاں دوں گا۔ اتفاق سے مولانا رومؒ کا گذر ادھر سے ہوا، آپ نے دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ لڑنا جھگڑنا اچھا نہیں ہے جو کچھ کہنا ہے مجھ سے کہہ لو، اگر ہزار گالیاں دوگے تو ایک بھی نہ سنو گے، وہ دونوں مولانا کی بات سُن کر متأثر ہوئے اور آپس میں صلح کر لی۔

**فائدہ:-** اول تو اپنی زبان سے گالی بولنا ہی بہت برا ہے، ایسا آدمی جو گالیاں بولتا ہے اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے اس کو کوئی چیز اور کوئی مرتبہ چاہے (چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو) کامیاب نہیں کر سکتا۔

اگر دوسرا کوئی بدکلامی کرے تو اس سے الجھے نہیں بلکہ اس دور ہو جائے اور صبر کرے کیونکہ صبر کرنے سے خدا کی پوری مدد نصیب ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

## (۳) شکر

ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ جب رات میں آنکھ کھلتی تو چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور کلمۂ شہادت پڑھتے، کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ فرمایا کہ کلمہ تو یہ معلوم کرنے کے لئے پڑھتا ہوں کہ دل میں ایمان باقی ہے یا نہیں؟ کیونکہ میرے اعمال تو ایسے نہیں جیسے ایک مومن کے ہونے چاہیے۔



اور چہرے پر ہاتھ اس لئے پھیرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ میری بداعمالی کی نحوست سے چہرہ بدل تو نہیں گیا، (جیسا کہ اگلے زمانے میں گناہوں کی وجہ سے انسان کی شکل کو بدل کر جانوروں کی شکل بنا دی جاتی تھی)

جب ایمان کو اور شکل کو سلامت پاتا ہوں تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا ہے، اور میری بداعمالیوں کی مجھ کو کوئی سزا نہیں دی گئی۔

**فائدہ:-** بعض گناہ ایسے ہیں کہ اس کو ہمیشہ کرنے سے اور اس کی عادت بنا لینے سے مرتے وقت ایمان سلب ہو جاتا ہے، یعنی ایمان سے محروم کر دیا جاتا ہے جیسے شراب پینا، گانا بجانا، غیبت کرنا، چغلی کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ اس سے مرتے وقت ایمان سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

البتہ حضور (ﷺ) کی دعا کی برکت سے اب گنہگاروں کی صورتیں نہیں بدلی جائیگی، لیکن گناہوں کا وبال انسان کو دوسرے طریقے سے برباد کرتا ہے، اس لئے گناہوں سے بچیں اور نیکی کرتا رہے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ایمان پر خاتمہ فرمائیں گے۔

# پانچ کلمے

## اسلام کا پہلا کلمۂ طیّبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

# اسلام کا دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

# اسلام کا تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

# اسلام کا چوتھا کلمہ توحید

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

# اسلام کا پانچواں کلمہ ردکفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ وَ الْمَعَاصِىْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَ اٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

# التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰةُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.



# درود ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد

# دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم

# قنوت

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ" (طبرانی)

# ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى

جَدُّکَ وَ لَآاِلٰهَ غَیْرُکَ.

اگر جنازہ کی نماز ہو تو اس میں جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ پڑھے۔

# عام معلومات

## اسلامی مہینوں کے نام

(۱) محرم، (۲) صفر، (۳) ربیع الاول، (۴) ربیع الآخر، (۵) جمادی الاول (۶) جمادی الآخر، (۷) رجب (۸) شعبان (۹) رمضان، (۱۰) شوال، (۱۱) ذی قعدہ (۱۲) ذی الحجہ۔ (یہ نام عربی مہینوں کے ہیں)

## (۲) یہ گنتی عورتوں نے کی ہے

(۱) محرم، (۲) تیزی (۳) بارہ وفات (۴) میراجی (۵) شاہ مدار (۶) خواجہ جی (۷) رجب (۸) سُبرات (۹) رمضان (۱۰) عید (۱۱) خالی (۱۲) بقر عید () یہ نام عورتوں نے رکھے ہیں۔

## (۳) ہندی مہینوں کے نام یہ ہیں:

(۱) کاتک (۲) اگہن (۳) پوس (۴) مہا (۵) پھاگن (۶) چیت (۷) بیساخ (۸) جیٹھ (۹) اساڑھ (۱۰) ساون (۱۱) بھادو (۱۲) کنوار



## (۴) انگریزی مہینوں کے نام یہ ہیں

(۱) جنوری (۲) فروری (۳) مارچ (۴) اپریل (۵) مئی (۶) جون (۷) جولائی (۸) اگست (۹) ستمبر (۱۰) اکتوبر (۱۱) نومبر (۱۲) دسمبر

## دنوں کے نام

(۱) سنیچر (۲) اتوار (۳) پیر (۴) منگل (۵) بدھ (۶) جمعرات (۷) جمعہ (یہ اردو نام ہیں)

## فارسی نام

(۱) شنبہ (۲) یکشنبہ (۳) دوشنبہ (۴) سہ شنبہ (۵) چہار شنبہ (۶) پنج شنبہ (۷) آدینہ (یہ فارسی نام ہیں)

## عربی نام

(۱) یَوْمُ الْاَحَدِ (۲) یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ (۳) یَوْمُ الثُّلٰثَاءِ (۴) یَوْمُ الْاَرْبَعَةِ (۵) یَوْمُ الْخَمِیْسِ (۶) یَوْمُ الْجُمْعَةِ (۷) یَوْمُ السَّبْتِ (یہ عربی نام ہیں)

## سمتوں کے نام

(۱) مشرق (۲) مغرب (۳) شمال (۴) جنوب (یہ عربی نام ہیں)

(۱) پورب (۲) پچھّم (۳) دکھن (۴) اتر (یہ اردو نام ہیں)

(۱) ایسٹ (۲) ویسٹ (۳) نورتھ (۴) ساؤتھ (یہ انگریزی نام ہیں)

## مفید کھیل

جن کھیلوں سے کچھ دینی یا دنیوی فائدے حاصل ہوسکتے ہیں وہ جائز ہیں، بشرطیکہ ان کو فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے کھیلا جائے، محض لہوولعب یعنی کھیل تماشہ نہ ہو، ہاں اس کی بازی پر کوئی رقم یا انعام مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔

مثلاً گیند کا کھیل کہ اس سے جسمانی ورزش ہوتی ہے، یا لاٹھی وغیرہ کے کھیل یا پہلوانوں کی کشتی جو جہاد وغیرہ میں مددگار رہتے ہیں، اگر یہ کھیل کرنے میں نمازیں فوت ہوتی ہو تو یہ بھی جائز نہیں۔

## بے فائدہ کھیل تماشے

ایسے کھیل تماشے جس کا کوئی فائدہ دین ودنیا کا یقینی نہیں ہے وہ سب کھیل ناجائز اور حرام ہیں، چاہے اس پر بازی لگائی جائے۔ یا اکیلا کھیلا جائے، بہرحال ایسے بیکار کھیل ناجائز ہیں۔ جیسے کبوتر بازی، بیٹر بازی، مرغ بازی، چوسر، شطرنج، تاش کھیلنا، پتنگ بازی وغیرہ یہ سب ناجائز ہیں۔

## ناول اورافسانے

آجکل سب سے بڑی آفت جو مسلم گھروں میں تیزی سے پھیلی ہیں وہ ننگی تصویریں اور گندی فلمیں، جو موبائل، ٹیوی، اور نیٹ اور واٹ ساب پر دیکھی جاتی ہیں،



جو سراسر بے حیائی سکھانے والے ہیں، جن میں ننگی تصویریں اور گندی باتیں ہوتی ہیں، ان کو دیکھنے سے گندے خیالات دماغ میں جم جاتے ہیں، جس کے نتیجہ میں بڑی خرابیاں، بدچلنی، بے حیائی، بدکاری کے قصے جو آجکل دیکھے جاتے ہیں وہ انہیں گندے پروگراموں کو دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی پیسہ بھی برباد اور زندگی بھی برباد، دین وایمان اور انسانیت والی زندگی بھی برباد، اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

## مفید کتابیں

بچوں کے لئے کچھ مفید کتابوں کے نام لکھے ہیں، اپنی گنجائش اور حیثیت کے مطابق کتابوں کو خرید کر اپنے پاس رکھیں اور پڑھکر عملی زندگی بنائیے، انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہیں۔

## اردو کتابیں

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | تعلیم الاسلام مکمل | مفتی کفایت اللہؒ |
| ۲ | آسان دینیات | اساتذہ بیت العلم |
| ۳ | ارکان اسلام | مولانا احتشام الحق کاندھلویؒ |
| ۴ | جنت کی کنجی | مولانا احمد سعید دہلویؒ |
| ۵ | بچوں کی قصص الانبیاء | امۃ اللہ تسنیم |
| ٦ | محمد رسول اللہ (ﷺ) | مولانا محمد میاں صاحبؒ |

| | | |
|---|---|---|
| ۷ | اسلام کیا ہے؟ | مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ |
| ۸ | اسماء حسنٰی | اساتذہ بیت العلم |
| ۹ | بہشتی زیور | مولانا اشرف علی تھانویؒ |
| ۱۰ | رسول اللہ (ﷺ) کی سنتیں | حکیم محمد اختر صاحب |
| ۱۱ | مسنون دعائیں | مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ |

## گجراتی کتابیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | تعلیم الاسلام مکمل | ۲ | اسلام کیا ہے؟ |
| ۳ | جنت کی کنجی | ۴ | رسول اللہ (ﷺ) کی سنتیں |
| ۵ | گلدستۂ اطفال | ۶ | مومن صبح وشام اور وظائف |
| ۷ | جوانی کا انمول خزانہ | ۸ | نیک انجام |
| ۹ | علم کی روشنی | ۱۰ | تحفہ تربیت |
| ۱۱ | طریقۂ وصیت | ۱۲ | جنّات، شیاطین اور دجّال |

## دینی کتابوں کے فضائل اور فائدے

آدمی کا بہترین دوست اور ہم نشین کتاب ہے، کوئی دوست کتنا ہی اچھا اور ہمدرد کیوں نہ ہو لیکن وہ ہر وقت آپ کے کام کے لئے فارغ نہیں ہوسکتا، کبھی آپ کو



فرصت نہیں، کبھی اس کو نہیں لیکن کتاب کو جب بھی اٹھا کر پڑھنا شروع کردو وہ کوئی عذر بیان نہیں کریگی۔

ہوسکتا ہے کہ آپ کا دوست لمبی بات چیت سے اکتا جائے لیکن کتاب برابر آپ سے ہم کلام یعنی بات چیت کرتی رہیگی، جب تک آپ اس کو اُکتا کر چھوڑ نہ دیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کے اکتانے سے کتاب کو کوئی شکایت نہ ہوگی جبکہ دوست کو آپ کے اکتانے سے ناگواری ہوسکتی ہے۔

دوست کی جو بات آپ کو پسند آئی ہو اس کو آپ دوبارہ دہرانے کو کہیے تو وہ اسطرح دوبارہ دوہرا نہ سکیں لیکن کتاب میں اسی بات کو بار بار انہی الفاظ میں پڑھتے رہیئے جتنی بار دل چاہے پڑھتے رہیئے۔

مطلب یہ کہ کتاب ایک ایسا خاموش مخلص اور اپنے قابوں کا نصیحت کرنے والا ہمدرد دوست ہے، اس سے فائدہ ہی فائدہ ہے، اللہ والوں کی کتابوں میں نور ہوتا ہے اور بے دین لوگوں کی کتابوں میں ظلمت ہوتی ہے، جس کے دل میں کچھ احساس ہوگا وہ ضرور اس فرق کو محسوس کریگا۔

## ہم کیوں پڑھتے ہیں؟

جہالت دور کرنے کے لئے کیونکہ جہالت بیماری ہے، اس کا علاج علم ہے، شریعت کا علم حاصل کرکے دین کی سمجھ پیدا کرنے کے لئے اور برائیوں سے بچنے کے لئے اور زندگی میں ایمانی صفات اور اخلاق وکردار کو حاصل کرنے کے لئے دینی

کتابیں پڑھتے ہیں اورانشاءاللہ پڑھتے رہیں گے۔

## ٹی وی، وی سی آر، اور ڈش انٹینا کا بھیانک فتنہ

پوری انسانیت کے لئے اور خاصکر امت مسلمہ کے لئے اس دور کا سب سے زیادہ خطرناک اور بھیانک فتنہ ٹیلی ویژن ہے، اس کے ساتھ وی سی آر اور ڈش انٹینا، ٹیلی ویژن کے فتنے سے ہزار گنا بڑا ہے۔

یہ لعنت جس گھر میں داخل ہوتی ہے وہ گھر دینی یا دنیوی اعتبار سے کتنا ہی اچھا ہو پھر بھی اس گھر سے اسلامی تہذیب اور اسلامی اخلاق کا جنازہ نکل جاتا ہے، لباس کا ڈھنگ بدل جاتا ہے، بات چیت کا انداز بدل جاتا ہے، سروں سے ٹوپیاں اور اوڑھنیاں رخصت ہوجاتی ہیں، چہروں سے ڈاڑیاں اور پردے غائب ہوجاتے ہیں بلکہ ڈاڑھی اور پردہ کو عیب سمجھتے ہیں، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور بڑوں کی بے ادبی کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ بن جاتا ہے، الغرض دین سے غافل ہوجاتے ہیں۔

ٹیوی کے پروگرام دیکھنے والے عام طور پر نمازوں میں غفلت کرتے ہیں، جماعت کا اہتمام نہیں کرتے، اور جب کوئی خاص پروگرام آتا ہے تو تمام دینی اور دنیوی کاموں کو چھوڑ کر اس میں مشغول ہوجاتے ہیں، ظاہر ہے کہ جو چیز لوگوں کو دین و دنیا سے غافل کردے وہ کیسے جائز اور مفید ہوسکتی ہے۔

آج یہ بھیانک فتنہ گھر گھر پھیل گیا ہے اور اس کی نحوست اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ گھر کے سب ماں باپ، بیٹا، بیٹی بھائی بہن ایک ساتھ ملکر دیکھتے اور سنتے ہیں، گویا یہ



چیزیں زندگی بسر کرنیکے لئے ضروری سمجھی جانے لگی ہے، یہ چیزیں بڑائی اور ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو ہمت باندھ کر اس بھیانک فتنے کو اپنے گھروں سے نکالدینا چاہیئے، اور مسلمانوں کے دینی پیشواؤں کو اور قوم کے ہمدرد حضرات کو اس کی اصلاح کے لئے کمر باندھ لینا چاہیئے ورنہ اس کا خمیازہ پوری امت کو بھگتنا پڑیگا۔

حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم ہے کہ گانے بجانے کے سامان اور جاہلیت کی چیزوں کو مٹادوں۔ آنحضرت (ﷺ) سے محبت کرنے والے ایسی گندی چیزوں سے محبت کرسکتے ہیں؟

## ماحول کا اثر

ماحول انسان کوخراب کردیتا ہے، اس لیے جہاں تک ہوسکے بُروں کی صحبت سے بچنا چاہیئے، اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہیئے، خصوصاً بچوں کو بُری صحبت سے بچانا بہت ضروری ہے، بے پرواہی کرنے سے وہ اپنی زندگی خراب کردیں گے اور معاشرہ کے لئے مصیبت بن جائیں گے۔

ماں باپ بچوں کو بہت محبت و پیار سے رکھتے ہیں اور ان غلط حرکت پر کوئی روک ٹوک نہیں کرتے، پھر جب وہ بگڑ جاتے ہیں اور ماں باپ کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں تو روتے پھرتے ہیں۔

صرف بڑوں کا نیک اور اچھا ہونا معاشرہ کو ہمیشہ نیک اور پاکیزہ نہیں رکھ سکتا، بڑے آج ہیں کل نہیں ہونگے، اور یہی بچے کل دنیا کے مالک ہونگے، اگر یہ نیک نہیں ہونگے تو معاشرہ کبھی پاکیزہ نہیں ہوسکتا۔

## صحت اور تندرستی

(۱)غذا پر غذا کھانا تمام بیماریوں کی جڑ ہے، ایک غذا جب تک برابر ہضم نہ ہوجائے وہاں تک دوسری غذا ہرگز نہ کھائیں، اصول یہ ہے کہ کھانا تو جب بھوک خوب لگے تب ہی کھائیں اور تھوڑی بھوک باقی رہے اور کھانا چھوڑ دیں۔

(۲) بعض چیزیں بعض چیزوں کے ساتھ کھانا نقصان دیتا ہے اس کے جاننے کے لئے علم طب کی ضرورت ہے، جو ہر شخص نہیں جانتا، پس آسان اور عمدہ بات یہ ہے کہ ایک وقت میں بس ایک ہی سالن کھائیں۔

(۳) مولی اور دہی اور سرکہ اور چاول اور انڈا اور چاول اور سری پائے اور انگور اور دودھ اور کھٹائی، دودھ چاول اور ستّو چاول اور تربوز ایک وقت میں نہ کھائیں (۴) کھانا کھانے کے بعد فوراً ہی دماغی کام یا جسمانی محنت میں مشغول ہونا صحت کو نقصان دیتا ہے، دوپہر کو قیلولہ اور رات کو تھوڑی چہل قدمی کرلیا کریں اور کھانا کھانے کے بعد غسل نہ کریں۔

(۵) رنج اور غصہ کی حالت میں کھانا نہ کھائیں بلکہ طبیعت کو اعتدال پر آنے دیں۔

(۶) دودھ ٹھنڈا نہ پیئیں نہ بہت گرم۔



(۷) جس دن ہاضمہ ٹھیک نہ ہو تو چائے میں دودھ ڈالنے کے بجائے لیموں کا تھوڑا سا رس ڈالکر پیئیں۔

(۸) آرام طلبی بہت بُری چیز ہے، جو لوگ محنت اور ورزش کرنیکے عادی نہیں ہوتے وہ زیادہ بیمار رہتے ہیں، اور جلدی بڑھاپا آجاتا ہے، ہمیشہ ورزش کرتے رہیں، صبح کا ٹہلنا کبھی نہ چھوڑیں، اگر دیر ہوجائے تب بھی ناغہ نہ کریں، جن کو ٹہلنے کا موقع نہ ملے وہ کم ازکم ۴۵ منٹ گھر میں ہی ٹہل لیا کریں، عورتوں کے لئے گھر کا کام کاج، اور صبح کو چکّی پسنا اعلیٰ قسم کی ورزش ہے۔

(۹) رات کو دیر تک جاگنا اور صبح کو دیر تک سونا تندرستی کے لئے بھی بُرا ہے، اور لوگوں کے نزدیک بھی پسند نہیں، پس ایسی عادت ہرگز نہ ڈالیں۔

(۱۰) مچھلی ہمیشہ تازی خریدیں، مچھلی کھا کر پانی کم سے کم پیئیں، زیادہ پانی پینا سخت نقصان کرتا ہے، مچھلی کے ساتھ دودھ اور انڈا نہ کھائیں، مئی، جون اور جولائی کے مہینے میں، سخت سردی میں مچھلی نہ کھانا بہتر ہے، اور مچھلی اور کھیر رات کو نہ کھانا چاہئے۔

(۱۱) خدا تعالیٰ نے جس موسم میں جو چیز پیدا کی ہے اس میں بہت مصلحتیں اور فائدے ہیں، پس موسم کی ہر چیز کم ازکم ایک مرتبہ ضرور کھانی چاہیے، اگر کچھ بیماری ہو، طبیب نے منع کیا ہو تو الگ بات ہے، تب تو اس کا چھوڑنا ہی مناسب ہے۔

## حکایت سعدیؒ

عجم کے بادشاہ نے ماہر طبیب کو حضور (ﷺ) کی خدمت میں بھیجا، وہ کئی

سال تک عرب کے ملک میں رہا، کوئی شخص کسی قسم کے علاج کے لئے نہ آیا، وہ حکیم حضور (ﷺ) کے پاس آیا اور شکایت کی کہ اس خادم کو خاص طور پر آپ کے ساتھیوں کے علاج کے لئے جناب کی خدمت میں بھیجا ہے لیکن اتنی مدت میں کسی نے میری طرف توجہ ہی نہیں کی کہ میں علاج کرتا۔

حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ ان لوگوں کا طریقہ ایسا ہے کہ جب تک بھوک مجبور نہیں کرتی وہاں تک یہ نہیں کھاتے اور ابھی بھوک باقی ہوتی ہے کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں، طبیب بولا تندرستی کا یہ سبب ہے۔ دربار کی زمین کو بوسہ دیا اور چلا گیا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

## بیماری بھی نعمت ہے

ایک حدیث میں حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو جاتا ہے اور اپنے کام نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے صحت کے زمانے کے کاموں کا ثواب دیتا ہے۔

مثلاً کوئی شخص تندرستی کے زمانہ میں نماز باجماعت کا عادی تھا مگر بیمار پڑنے کی وجہ سے جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا تو اس کو جماعت کا ثواب ملیگا۔

اسی طرح نوافل اور وظائف کا ثواب بھی بیماری کے زمانے میں ملتا رہتا ہے یہ فضل خداوندی کی بات ہے۔

مؤمن کے حق میں بیماری گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، اور اس پر ثواب ملتا ہے۔



اس کے ساتھ تندرستی کے زمانے میں جو نیکی ہوتی تھی اور مرض کی وجہ سے بند ہوگئی اس کا ثواب بھی ملتا ہے اس لئے بیماری مومن کے لئے رحمت ہے۔

## عمل کے لئے مختصر یادداشت

اب ہم کتاب کو ختم کرتے ہیں، اس کو بار بار پڑھو، دوستوں کو، پڑوسیوں کو سناؤ اور عمل کراؤ، آخر میں ہر وقت دیکھکر یاد کرنے کے لئے یادداشت کے طور پر چند باتیں لکھتے ہیں:

(۱) کلمۂ طیبہ کے الفاظ اور معنیٰ مطلب صحیح یاد کرو اور اس کے مطالبے پورے کرو۔

(۲) نماز کی پابندی کرو، دل لگا کر پڑھو، رکوع، سجدہ، ٹھیک ادا کرو، جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے ٹھیک یاد کرو، نفل نمازیں بھی پڑھا کرو۔

(۳) جہاں تک ہوسکے ہر وقت اللہ کی یاد میں لگے رہو، کم از کم صبح شام ۱۰۰، مرتبہ تیسرا کلمہ۔۱۰۰، مرتبہ درود شریف۔ ۱۰۰، مرتبہ استغفار پڑھا کرو، روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرو، صبح کو روزانہ سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی، چاروں قل اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو، روزانہ قرآن مجید کا ایک پارہ پڑھو۔

(۴) بندوں کے حقوق کا خیال رکھو، کسی کا کوئی حق اپنے ذمہ نہ رکھو، کسی کو آگے پیچھے بُرا نہ کہو، نہ گالی دو، نہ طعنہ دو، نہ لعنت کرو۔ اور سب کو راحت پہنچاؤ۔

(۵) ماں باپ کو ہرگز نہ ستاؤ، ہر وقت ان کی خدمت کرو، عمر بھر انکی راحت کا خیال رکھو۔

(٦) پڑوسیوں کو نہ ستاؤ، ان کو ہدیہ لیا دیا کرو، ان کے بچوں سے پیار محبت کا برتاؤ کرو۔

(۷) ہر کام خدا کو راضی کرنے کے لئے کرو، خاص کر نماز، روزہ، خیرات کرنے میں ریا کاری اور بڑائی سے پرہیز کرو، صرف اللہ کو راضی کرنے کے لئے عمل کرو۔

(۸) زبان کی حفاظت کرو، بے کار باتوں سے اور برائی کی باتوں سے، لعنت اور پھٹکار اور گالی گلوچ سے زبان کو پاک رکھو۔

(۹) مال فضول نہ اُڑاو، آمدنی سے زیادہ کرچ نہ کرو، سینمانہ دیکھو، ٹی وی سے دور رہو، فوٹو گھر میں نہ آنے دو، شطرنج، چوسر وغیرہ بُرے کاموں سے پرہیز کرو۔

(۱۰) جو دعائیں ہر وقت کی حدیثوں میں آئی ہیں ان کو منھ پر یاد کرو اور ہر موقعہ پر اس کو پڑھو۔

(۱۱) گناہوں سے بچو، دین کے حکم پر چلو، کسی کے سامنے دین کی بات کہنے میں مت جھجکو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے اور اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبارک طریقے پر چلائیں۔ (آمین)



وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

بحمد اللہ تم